New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE
تیری خاطر
از قلم علینہ فرید
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(Complete Novel)

تیری خاطر

از قلم علینہ فرید

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

سید اصحاذ شاہ؛

بزنس کی دنیا کا بے تاج بادشاہ، شاہ فیملی کا چشم و چراغ، نہایت نرم خو، قابل اور ذہین، کالی جھیل جیسی آنکھوں کا مالک۔ چھ فٹ سے نکلتا قد، کسرتی جسم، کالے رنگ کا عاشق، بلا کا خوبصورت۔ اس کی ایک عادت ہے کہ وہ ایک ہی بار میں اگر کسی کو دیکھ لے تو پھر اسے بھولتا نہیں۔ چاہے وہ کوئی لڑکی ہو یا پھر کوئی لڑکا۔ اس کی شخصیت کا خاصہ ہے کہ وہ جلدی بھروسہ نہیں کرتا۔ لیکن محبت اس ایک سے کرتا ہے جو بدلے میں اس سے محبت تو کیا نفرت بھی نہیں کرتی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

افرہ شیخ؛

گرے چمکتی آنکھوں کی مالکن، قابل اور ذہین، بہن بھائیوں میں دوسرے نمبر پر لیکن خاندان بھر کی لاڈلی، کالج ٹاپر، گائناکالوجسٹ بننے کی شوقین، اونچے خواب دیکھنے والی اور انھیں پورے کرنے کا عزم اور حوصلہ رکھنے والی۔ اس کی ایک ہی خامی ہے کہ وہ بار بار ایک ہی بندے پر بھروسہ کرتی ہے۔ ظاہر سی بات ہے نقصان تو اٹھائی گی نہ۔ لیکن ان سب کے باوجود وہ کسی کے دل کی دھڑکن ہے۔

شانزل؛

انڈر ورلڈ دنیا کا بادشاہ، سمگلنگ، گیمبلنگ، شراب نوشی، کڈنیپنگ، مار دھاڑ، لاتعداد لڑکیوں کے ساتھ افئیرز، ایسا کوئی کام نہیں جو وہ نہ کرتا ہو، نیلی آنکھوں کا مالک، خوبصورتی اور مردانہ وجاہت کا بھرپور شاہکار، ہر کام اتنی صفائی سے کرتا ہے کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ اپنے پیچھے کام کرنے کا کوئی نشان نہیں چھوڑتا سوائے '$' اس نشان کے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قرات العین عرف عینی؛

دیکھنے میں سیدھی سادھی اور معصوم سی لیکن کام شیطانوں والے کہ شیطان بھی پناہ مانگے۔ اصحاذ کی کزن، اس کی بزنس پاٹنر اور شوقیہ طور پر فیشن ماڈل، کم عمری سے ہی محبت کی دنیا میں قدم رکھ کر اپنے خواب سجانے والی، انھی خوابوں کو پورا کرنے کی جدوجہد میں مصروف لڑکی۔ اس بندے کی عشق میں مبتلا ہوئی جسے اس کی محبت کی کوئی قدر ہی نہیں۔

****

سید بہرام شاہ کے دو بیٹے تھا؛سید سکندر شاہ اور سید طلال شاہ۔ پھر سید سکندر شاہ کا بھی ایک ہی بیٹا تھا، 'سید اصحاذ شاہ'۔ جبکہ سید طلال شاہ کی ایک ہی بیٹی تھی۔ قرات العین شاہ(اس کے ماں باپ کا انتقال بچپن میں ہو چکا تھا؛اس کے والدین کے بعد اس کے تایا سکندر شاہ نے اسے پالا۔اس لیئے وہ بھی ان کے ساتھ ہی رہتی ہے)

'اصحاذ شاہ' سید گھرانے کا اکلوتا چشم وچراغ؛بہت ہی ذہین اور قابل؛کم عمری میں اپنے باپ دادا کا بزنس سنبھالنے والا اور کم عمری میں ہی بزنس ٹائیکون بننے والا 'سید اصحاذ شاہ' اپنے نام کی طرح لاکھوں میں ایک۔کالی جھیل جیسی گہری آنکھوں والا جو ہر دل کی دھڑکن ہے، چھ فٹ سے نکلتا قد، کسرتی جسم، نرم مزاج، جو ایک بار دیکھ لے تو بار بار مڑنے پر مجبور ہو جائے لیکن اس کی شخصیت کا خاصہ ہے کہ وہ جلدی لوگوں پر بھروسہ نہیں کرتا۔وہ دوستوں کا دوست اور دشمنوں کا دشمن ہے۔

اپنے بابا کے ساتھ ملکر بزنس سنبھالتا ہے۔دونوں باپ بیٹے میں دوستی مثالی ہے۔
دونوں ہی ایک دوسرے کے لیئے جیتے ہیں لیکن شیطان کی پرکالہ یعنی عینی بھی ان کے
ساتھ ہوتی ہے جو سیدھی سادھی ہی معلوم ہوتی ہے لیکن کام ایسے کہ شیطان بھی پناہ
مانگے۔

ویک اپ مائی سن!!! یو آر گیٹنگ لیٹ فار دی آفس۔اصحاذ کے بابا اس کے روم میں
آکر اسے جگانے لگے جو خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا بس ٹو منٹس مور۔یہ کہہ کر اصحاذ نے کمبل دوبارہ چہرے تک کھینچا اور سونے لگا

نو مور ٹو منٹس۔عینی تمھارا انتظار کر رہی ہے بیٹا۔سکندر شاہ نے پھر سے اس کا کمبل
کھینچا اور اسے عینی کے بارے میں بتایا

عینی؟ وہ کب آئی بابا؟ عینی کے نام پر اس کے سارے حواس بیدار ہوئے اور وہ نہایت بے تابی سے پوچھنے لگا

بیٹا جی وہ کل رات ہی آئی ہیں لیکن آپ کو اس لیئے نہیں پتہ کیونکہ آپ خود لیٹ آئے تھے۔ سکندر شاہ نے اس کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے کہا اور اسے جلدی آنے کا کہہ کر باہر چلے گئے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اووہ۔ اصحاذ نے ہونٹوں کو اوہ کی شکل میں گول کیا اور پھر بیڈ سے اتر کر واش روم کا رخ کیا

تیس منٹ بعد وہ نک سک سا ڈریسنگ کے سامنے موجود تھا۔ کالا رنگ اسے ویسے ہی بہت پسند تھا یا پھر یوں کہہ لیں کہ اسے کالے رنگ سے اسے عشق تھا۔ وہ جو بھی سوٹ لیتا؛ چاہے وہ ڈریس پینٹ ہو یا پھر سمپل شلوار قمیض وہ کالا رنگ ہی پریفر کرتا۔

زیادہ تر وہ ڈراک شیڈز ہی پہنتا۔اس کے بابا اور عینی بھی اسے کہتے کہ لائیٹ کلر بھی پہن لیا کرے لیکن وہ اصحاز ہی کیا جو دوسرے کی بات کو فوقیت دے۔

ابھی بھی اس نے کالے رنگ کا ڈریس پینٹ پہنا ہوا تھا۔اس نے ڈھیر سارا پرفیوم خود پر چھڑکا اور ایک نظر خود کو دیکھ لینے کے بعد کمرے سے باہر چلا گیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آیئے آیئے جناب !!آپ کا ہی انتظار ہو رہا تھا۔یہ کہنے والی قرات العین عرف عینی تھی

ساری دنیا میرا انتظار کرتی ہے۔ایک تم بھی کر لو کیا ہو جائے گا؟اس نے چڑانے والے انداز میں کہا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا

ہاں ہاں !!!جیسے سب مرے جا رہے ہیں تمھارے لیئے۔ہنہہ !!!عینی نے بھی جوابی کاروائی کی

ہاں بھئی وہ تو نظر آرہا ہے۔اصحاذ نے اس کا مذاق اڑایا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عینی صرف اس کا ویٹ کرتی ہے۔چاہے وہ ناشتے کی ٹیبل پر ہو یا پھر کہیں بھی آنا جانا ہو۔دونوں میں کزنز سے بڑھ کر دوستی کا رشتہ ہے۔

اص۔۔۔ ابھی وہ بات کرتی کہ سکندر شاہ نے اسے ٹوکا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس کرو تم دونوں۔کیا بچوں کی طرح لڑتے رہتے ہو؟چپ چاپ ناشتہ کرو اور آفس کے لیئے نکلو۔سکندر شاہ کی گرجدار آواز گونجی

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر زبان چڑائی اور پھر ناشتے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

دونوں ناشتہ کرنے کے بعد آفس کے لیئے نکل گئے۔

****

اس کی آنکھ صبح کے اذانوں کی آواز کے ساتھ کھلی۔اس نے اذان کا جواب دیا اور تھوڑی دیر چت لیٹ کر چھت کو گھورنے کے بعد اس نے بال باندھے اور واشروم کا رخ کیا۔ تھوڑی دیر جب وہ باہر آئی تو اس کے چہرے اور ٹھوڑی سے پانی کی ننھی ننھی بوندے ٹپک رہی تھی۔ جس سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ وضو کر کے آئی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے آستین نیچے کیئے اور پھر دوپٹہ حجاب کی طرح اوڑھ کر نماز کی نیت ادا کرنے لگی۔ نماز پڑھنے کے بعد اس نے دعا مانگی اور پھر باہر لان کی طرف چلی گئی۔ یہ اسکے روز کا معمول تھا کہ وہ نماز پڑھنے کے بعد چہل قدمی کرتی تھی اور پھر ناشتہ بھی کبھی کبھار بنالیا کرتی تھی۔

یہ ہے 'افرہ شیخ' حامد شیخ اور صلہ شیخ کی منجھلی بیٹی، حماد شیخ اور حسیبہ شیخ کی بہن۔ گرے

چمکتی آنکھیں کی مالکن، خوبصورت نین نقش، جب ہنستی ہے تو دل کرتا ہے کہ بندہ اسے ہی بس دیکھتا رہے، اپنے پورے فیملی کی لاڈلی، آج کل میڈ کل (ایم بی بی ایس) میں سکینڈ ائیر کی طالبہ ہیں۔ فرسٹ ائیر تو ویسے بھی اس نے ٹاپ کیا تھا اور اب آگے وہ گائناکالوجسٹ بننے کا عزم لیئے پڑھ رہی ہے۔ لیکن اس میں ایک خامی ضرور ہے کہ وہ ایک بندے پر بار بار بھروسہ کرتی ہے۔

ارے چھوٹی بی بی!!! آپ یہاں؟ مجھے اٹھالیا ہوتا نہ۔ آپ کیوں یہ سب کرتی ہیں؟ بڑی بی بی پھر مجھے ڈانٹتی ہیں۔ نظیرہ (ملازمہ) نے آکر اس سے کہا جو اب املیٹ بنا رہی تھی

ارے بوا کچھ نہیں ہوتا!!! میں نے نماز پڑھ لی تھی تو پھر نیند نہیں آرہی تھی اس لیئے سب کے لیئے ناشتہ بنانے لگی۔ اب تو ناشتہ بھی بن چکا ہے۔ افرہ نے کہہ کر آملیٹ کی سائیڈز فولڈ کی

چھوٹی بی بی وہ تو ٹھیک ہے لیکن۔۔۔۔ نظیرہ کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ افرہ نے بیچ میں ہی کاٹ دی۔

لیکن ویکن کچھ نہیں ہوا۔آئیں میرے ساتھ ناشتہ لگوائیں۔افرہ نے کہہ کر ٹرے اسے تھمائی اور خود بھی ان کے پیچھے پیچھے کچن سے باہر چلی گئی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گڈ مارننگ مام،ڈیڈ!!!افرہ اپنے والدین کے کمرے میں آئی اور انھیں مارننگ وش کیا

گڈ مورننگ میرا بچہ!!!اس کے ڈیڈ نے اس کا ماتھا چوما

مام!!آپ بھی اٹھیں نہ۔افرہ اب اپنی ماں کی طرف آئی جواب بھی سو رہی تھیں

بیٹا جی !! میں بھی اٹھ گئی۔صلہ شیخ نے بھی کہہ اس کا ماتھا چوما

او کے۔آپ دونوں فریش ہو جائیں اور جلدی سے باہر آئیں۔ناشتہ ریڈی ہے۔افرہ نے چٹکی بجاتے ہوئے کہا

آج پھر تم نے ناشتہ بنایا ہے؟حامد شیخ نے آئیبر واچکا کر پوچھا

جی ڈیڈ۔اس نے سر اثبات میں ہلا کر کہا

پھر تو جلدی چلنا پڑے گا۔یہ کہہ کر وہ واشروم میں بند ہو گئے اور افرہ بھی روم سے باہر چلی گئی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افرہ جب باہر آئی تو دیکھا کہ ٹیبل پر اس کے بھائی پہلے سے ہی بیٹھے ہوئے ہیں۔

گڈ مارننگ بھیا!!!افرہ نے آکر بھائی کو گڈ مارننگ کہا

گڈ مارننگ سویٹی!!!حماد نے اسے کہا جواب اس کے سامنے بیٹھ چکی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مام ڈیڈ اٹھ گئے؟حماد نے افرہ سے پوچھا

جی بھیا!!اس نے دھیمے لہجے میں کہا

اوکے!!ویسے تم آج کالج نہیں جا رہی کیا؟حماد نے اسے دیکھا جو ابھی تک گھر کے

کپڑوں میں تھی

ہاں بھیا!!!آج کلاس تھوڑا لیٹ ہے اس لیئے لیٹ جاونگی۔افرہ نے بھائی کو تفصیل سے آگاہ کیا

ہمم۔!!!حماد نے ہمم کہنے پر اکتفا کیا اور اسے دیکھنے لگا جو سر پر حجاب سٹائل دوپٹہ اوڑھے نہایت معصوم سی پری نظر آرہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حالانکہ وہ جس کلاس سے تعلق رکھتے تھے وہاں دوپٹہ پہننا بھی معیوب سمجھا جاتا تھا لیکن افرہ کو ان سب سے کوئی غرض نہیں تھا اور ویسے بھی جب اس کے والدین کچھ نہیں کہتے تھے تو پھر وہ دوسرے کی بات کو بھی اہمیت نہیں دیتی تھی۔

ہاں بھئی!!ناشتہ شروع کرو۔افی(افرہ)کو کالج بھی جانا ہے۔حامد شیخ نے آکر ان سے

کہاجوان کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے

ڈیڈبس آپ ہی کاانتظار تھا۔افرہ نے ان سے کہا

چلوناشتہ شروع کرو۔صلہ شیخ نے ایک نوالہ بناکراس کے منہ میں ڈالااور پھراسے ناشتہ کرنے کی تلقین کی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب نے خاموشی کے ساتھ ناشتہ کیااور تھوڑی دیر بعدافرہ بھی کالج جانے کے لیئے تیار ہو گئی اور پھر نیچے آکرمام،ڈیڈسے ڈھیر ساری دعائیں اور پیار لیکر کالج کی طرف روانہ ہو گئی۔بھائی توپہلے ہی آفس کے لیئے نکل چکا تھا۔وہ کالج جاتے وقت حجاب کے ساتھ نقاب بھی لیتی تھی یوں آج تک کسی نے اس کا چہرہ نہیں دیکھا تھا۔

****

حامد شیخ اور صلہ شیخ کی شادی پسند سے ہوئی تھی۔ان کے تین بچے ہیں۔بڑا بیٹا حماد شیخ، پھر منجھلی بیٹی افرہ شیخ اور پھر چھوٹی بیٹی حسیبہ شیخ۔حسیبہ شیخ شادی شدہ ہے اور اپنے شوہر کے ساتھ کینیڈا میں مقیم ہے اور سال میں ایک دو دفعہ پاکستان ضرور آتی ہے۔ پھر آتے ہیں حماد شیخ کی طرف جو کہ ابھی تک کنوارے ہیں اور اپنے ڈیڈ کے ساتھ ملکر شیخ انڈسٹریز میں بطور سی-ای-او کام کرتے ہیں۔افرہ شیخ کو پوری فیملی کی سپورٹ حاصل ہے یا یوں کہہ لیں کہ وہ سب کی لاڈلی ہے۔اس کی آنکھوں کا رنگ بھی سب سے مختلف ہے۔جو اسے اور بھی جاذب نظر بناتا ہے۔(افرہ شیخ کا نکاح ہو چکا ہے اور اس کا نکح باہر ملک میں ہی رہتا ہے)

****

آج کوئی میٹنگ ہے؟اصحاذ نے عینی سے پوچھا جو اس کے ساتھ ہی آفس کے کوریڈور

سے گزر رہی تھی

نہیں۔آج تو کوئی میٹنگ نہیں ہے۔عینی نے اس سے کہا

اچھا۔ویسے تمھارا شوٹ کیسا رہا؟اصحاز نے عینی سے پوچھا جواب لفٹ کا بٹن دبا رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا ہوا۔ویسے مسٹر رات کو دیر سے کیوں آئے تھے؟میں نے انتظار کیا تھا لیکن تم آئے نہیں۔جواب دینے کے ساتھ شکوہ بھی کیا گیا

وہ میں دوستوں کے ساتھ تھا،آتے وقت لیٹ ہو گیا اور مجھے کیا پتہ تھا کہ تم رات کو ہی آو گی۔تم نے تو کہا تھا کہ دو دن بعد آو نگی۔اس لیئے میں لیٹ آیا تھا۔اصحاز نے اسے تفصیلی جواب دیا

اوکے اوکے۔ لیکن میں تو انکل اور تمھیں سرپرائز دینا چاہتی تھی۔اس لیئے دو دن بعد کا کہا۔عینی نے لفٹ سے نکل کر اس سے کہا

چلو چپکلی!!اب آفس آ ہی گئی ہو تو اپنے روم میں جاو اور کام کرو جا کر۔آفس میں فضول باتیں مجھے نہیں پسند۔اصحاز نے اس پر رعب جھاڑتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہا!!!!!تم خود ہو گے چپکلی!!!وہ عینی ہی کیا جو جواب چھوڑ دے

ہاں بلکل!!!جو خود جیسا ہوتا ہے ویسا اسے دوسرے بھی نظر آتے ہیں۔یہ کہہ کر اصحاز نے اپنے آفس کا دروازہ بند کر دیا اور پیچھے عینی اپنا بدلہ لینے کی پلیننگز کرتی رہی۔

****

جو کام کرنے کو کہا تھا اس کا کیا بنا؟ تاریک کمرے میں بھاری رعب دار آواز گونجی

کل تک ہو جائے گا باس۔ سامنے کھڑے آدمی نے کہا

جتنی جلدی ہو سکے، اس پر کام شروع کرو۔ مجھے ہر حال میں اس کی پل پل کی رپورٹ ملنی چاہیئے۔ سمجھ گئے؟ اس شخص نے کہا جس کی صرف نیلی آنکھیں ہی نظر آرہی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی باس سمجھ گیا۔ سامنے کھڑے شخص نے مودب ہو کر جواب دیا

تم جانتے ہو نہ کہ جو میرا کام نہیں کرتا، میں اس کا کیا حال کرتا ہوں؟ پھر سے نیلی آنکھوں والے شخص نے کہا

ج۔۔جی جی باس۔ جانتا ہوں۔ سامنے کھڑے شخص نے کچھ ہکلاتے ہوئے کہا

اب تم جاو۔ سامنے بیٹھے نیلی آنکھوں کے مالک 'شازل' نے کہا

جی باس۔وہ آدمی بھی ایسے بھاگا جیسے کہ وہ اسی موقع کے تلاش میں تھا

بہت جلد تم سے ملاقات ہو گی۔ہاہاہا۔اس سناٹے میں شانزل کے خوفناک قہقہوں کی آواز گونجی۔

کالج آنے کے بعد اسے پتہ چلا کہ ان کے پروفیسر چینج ہو چکے ہیں۔لہذا آج سے نئے پروفیسر پڑھائیں گے۔اس لیئے وہ تیز تیز قدم لیتی کلاس کی جانب بڑھ رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مے آئی کم ان سر؟اس نے سامنے کھڑے شخص کو مخاطب کیا جو کہ نیا پروفیسر لگ رہا تھا لیکن اس کی آنکھیں نیلے رنگ کی تھی اور اس کا تاثر کافی سرد تھا۔

یو آر ٹین منٹس لیٹ مس؟

افرہ شیخ۔افرہ نے اس کی بات اچک کر کہا

اوکے۔اٹس یور فرسٹ ڈے ودھ می سو آئی ول سے نتھنگ۔ٹیک کیئر نیکسٹ ٹائم۔

ناو بھی سیٹڈ۔اس شخص نے اسے اچھا خاصا لتاڑا

وہ بھی منہ بناتی کلاس کے اندر چلی گئی اور اپنی سیٹ سنبھال لی۔یہ تو اچھا تھا کہ اس کا منہ نقاب کی وجہ سے چھپ چکا تھا ورنہ ایک اور بار بے عزتی ہو جاتی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکچر کے دوران اسے ایسا لگتا کہ جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہے لیکن جب وہ سر اٹھا کر دیکھتی تو کوئی بھی نہیں ہوتا تھا۔اس نے اپنا وہم سمجھا اور پھر سے کام کی طرف متوجہ ہو گئی۔

اس کا پورا دن اسی طرح مصروف گزرا۔میڈیکل کی پڑھائی ویسے بھی کافی مشکل ہوتی

ہے۔اس لیئے وہ بھی دن رات محنت کر رہی تھی اور مزے کی بات یہ کہ اس کی کوئی دوست بھی نہیں تھی یا وہ رکھنا نہیں چاہتی تھی۔

ابھی بھی وہ کام ختم کر کے جا رہی تھی کہ اسے لگا کہ پیچھے کوئی ہے جو اسے گھور رہا ہے۔ وہ بے اختیار پیچھے مڑی۔

اس نے دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔پھر سے اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹکا اور پارکنگ میں کھڑی گاڑی کی طرف بڑھ گئی اور اس میں بیٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہو گئی۔

دور کھڑی گاڑی میں بیٹھا شخص اسے دیکھ کر ہولے سے ہنسا اور شیشہ چڑھا کر وہاں سے چلا گیا۔

****

کافی۔عینی نے اصحاز کی طرف کافی کا کپ بڑھایا

تھینکس۔اصحاز نے بنا دیکھے کپ ہونٹوں سے لگایا جبکہ عینی شیطانی مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کافی پیتے ہوئے اصحاز کو لگا کہ جیسے اس کے منہ میں کچھ آ چکا ہے۔اس نے کافی واپس کپ میں منہ سے گرادی اور جو دیکھا تو بھاگ کر واش روم کا رخ کیا

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔پیچھے سے عینی اس کا ریکشن دیکھ کر قہقہہ لگا کر ہنس دی

یخخخ تو۔۔۔اصحاز بار بار منہ میں پانی ڈال رہا تھا

کیاہواڈیئر کزن ؟عینی اس کے پیچھے واش روم تک آئی اور پھر انجان بن کر اس سے پوچھنے لگی

یہ کیاتھا؟گندی!!!یخخخ!!!اصحازنے اس سے کہہ کر پھر سے منہ میں پانی ڈالا

چیپکلی تھی اور کیاتھا؟تم نے صبح صبح اس کاذکر کیاتھاتو میں نے سوچاکیوں نہ تمھاری اور اس کی ملاقات کروائی جائے۔اس لیئے میں نے اسے تمھارے فیورٹ کافی مگ میں ڈال کر اسے ملاقات کاشرف بخشا۔عینی نے انتہائی ڈرامیٹک انداز میں آنکھیں پٹپٹاکر بات مکمل کی

گندی چیپکلی!!!!نکلو یہاں سے۔اصحاز باہر کی طرف بڑھ گیااور ساتھ میں اسے بھی آفس سے باہر کردیا

پھر سے چیپکلی ؟؟ اگر بہت یاد۔۔۔۔

بس بس۔میری نسلوں کی بھی توبہ !!! آئیندہ نہیں کہوں گا تمھیں چیپکلی۔اب جاؤاور مجھے کام کرنے دو۔اصحاز نے توبہ کرنے والے انداز میں کہااور آفس ڈور اس کے منہ پر بند کر دیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاہاہاہا۔باہر سے اسے عینی کا قہقہہ بخوبی سنائی دیااور وہ سر جھٹک کر دوبارہ سے کام کی طرف متوجہ ہو گیا۔

****

اسلام و علیکم مام!!!گھر آکر افرہ نے صلہ بیگم کو سلام کیا

وعلیکم اسلام بیٹا۔انھوں نے جواب دیا اور پھر ساڑھی کا پلو ایک طرف سے پکڑ کر اپنے دوسرے کندھے پر ڈال دیا

مام آپ کہیں جا رہی ہیں ؟افرہ نے ان کی تیاری دیکھ کر کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں!!وہ سمیر آج آنے والا ہے نہ تو اسے ریسو کرنے ائیر پورٹ جانا ہے۔صلہ بیگم نے جلدی سے اسے جواب دیا اور باہر کی جانب بڑھ گئی۔

سمیر کے نام پر افرہ کا دل زور سے دھڑکا اور اس کے گال اس کے نام سنتے ہی دہکنے لگے۔اس نے اپنی بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالنے کے لیئے ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھا اور پھر بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

افرہ کا نکاح تین سال پہلے اس کے ڈیڈ کی مرضی سے ان کے دوست اور بزنس پارٹنر ساحل آفندی کے بیٹے سمیر آفندی سے ہوا تھا۔ نکاح کے فورا بعد ہی سمیر باہر ملک چلا گیا۔ان تین سالوں میں ان کے بیچ زیادہ تر بات فون پر ہی ہوتی تھی لیکن جب سے اس نے میڈیکل کالج میں داخلہ لیا تھا؛تب سے ان کے بیچ بات کم ہو چکی تھی۔

اب سمیر پورے تین سال بعد واپس آرہا تھا۔اس لیئے جب اس نے اس کے آنے کا سنا تو اس کا دل بے اختیار ہی تیز تیز دھڑکنے لگا کیونکہ وہ سمیر آفندی سے محبت کر بیٹھی تھی اور کیوں نہ کرتی آخر اس کا مجازی خدا تھا۔محبت ہونا تو پھر فطری عمل ہے۔

****

وہ جلدی سے کمرے کی جانب بڑھ گئی اور الماری کا رخ کیا۔اپنے لیئے ایک نیوی بیلو کلر کا ڈریس نکالا اور فریش ہونے کے لیئے واش روم چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ نکلی تو اس

نے تولیئے سے اپنے بال رگڑے اور پھر جلدی جلدی انھیں ڈرائیر سے خشک کرنے لگی۔

افرہ نے بالوں کو لوز کرل کیا اور کچھ آگے تو کچھ پیچھے رہنے دیئے۔ میک اپ کے نام پر گلوز لگایا اور آنکھوں میں کاجل اور آئی لائینز لگایا۔ وہ اس سادگی میں بھی غضب ڈھا رہی تھی۔ اس نے ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھا اور پھر باہر کی جانب بڑھ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نظیرہ بوا۔ سب تیار ہے؟ اس نے کچن میں جا کر پوچھا

جی چھوٹی بی بی۔ سب تیار ہے۔ ماشاءاللہ آپ تو بہت پیاری لگ رہی ہیں۔ بوا نے اس کی دل سے تعریف کی

جزاک اللہ۔ اس نے مسکرا کر کہا اور کچن سے باہر چلی گئی۔ کمرے سے آتے وقت اس

نے سر پر ڈوپٹہ پھر سے اوڑھ لیا تھا۔

وہ لاونج میں آ کر بیٹھ گئی اور اپنی فیملی اور سمیر کا انتظار کرنے لگی۔ کچھ کالج سے آنے کی تھکن تھی تو کچھ ادھر ادھر کی بھاگ دوڑ نے اسے تھکا دیا تھا۔ اس لیئے انتظار کرتے کرتے اس کی آنکھ لگ گئی۔

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چھوٹی اٹھ جاو بھئی۔ دیکھو کون آیا ہے؟ کسی شناسا آواز نے اسے پکارا

اس نے موندی موندی آنکھیں کھول دیں تو دیکھا اس کا بھائی سامنے چہرے پر مسکراہٹ سجائے دیکھ رہا تھا

بھائی آپ آ گئے؟ سمیر آئے ہیں؟ جلدی میں اس کے منہ سے پھسلا

ہاہاہا۔ہاں بھئی خود ہی دیکھ لو۔اس کا بھائی سامنے سے ہٹا تو سمیر اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا

اس۔۔۔اسلام علیکم۔شرم و حیا سے اس کے گال گلابی ہو گئے اور اس نے نظریں جھکا کر سلام کیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وعلیکم اسلام۔کیسی ہو؟ سمیر نے اس سے استفسار کیا جو انگلیوں کو آپس میں مروڑ رہی تھی

میں ٹھیک۔آپ کیسے ہیں؟افرہ نے اسی انداز میں پوچھا

میں تو ٹھیک ہوں لیکن آپ ان معصوم سی انگلیوں پر بلاوجہ ظلم کر رہی ہیں۔ سمیر نے کہہ کر اس کی انگلیوں کو آزاد کیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر ہونٹوں سے لگا لیا۔

یہ کیا کر رہے ہیں؟ کوئی دیکھ لے گا۔ افرہ اس کا لمس اپنی انگلیوں پر محسوس کر کے سرعت سے اپنا ہاتھ کھینچا اور ادھر ادھر دیکھ کر اس سے کہنے لگی

آج تو ہاتھ کھینچ لیا تم نے۔ آئیندہ منع کیا تو بہت برا ہو گا۔ سمیر نے چہرے پر مسکان سجا کر اسے دھمکایا اور پھر سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کیوں میرا ہاتھ۔۔۔ہاتھ پکڑ رہے ہیں؟ اس نے روہانسی ہو کر پوچھا

میری بیوی ہو۔ اس کے لیئے مجھے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ سمیر نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا

بیوی نہیں ہوں ابھی۔ صرف منکوحہ ہوں آپ کی۔ مت بھولیں آپ۔اس نے پھر سے اپنا ہاتھ کھینچا اور اٹھ کر جانے لگی

اچھا سوری۔آئیندہ ایسا نہیں ہوگا۔ سمیر نے باقاعدہ معافی مانگی اور معصوم سی افرہ نے اسے معاف بھی کر دیا یہ جانے بنا کہ آگے چل کر زندگی اس کے ساتھ کیا کرنے والی ہے؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دور کھڑی دو سرد نگاہوں نے یہ منظر سلگتی نگاہوں سے دیکھا اور وہاں سے چلا گیا۔

****

تم سے ملنا پڑیگا اب تو!!! شانزل نے ایک تصویر اٹھائی اور اس سے کہنے لگا جس میں

صرف آنکھیں نمایاں تھی اور پورا چہرہ چھپا ہوا تھا

بہت خوبصورت ہیں تمھاری آنکھیں لیکن افسوس یہ بھی میرا دل موم نہیں کر سکتی۔

اس نے ہاتھ میں پکڑی سگریٹ اٹھائی اور اس تصویر کے قریب کر کے اسے جلانے لگا

ہاہاہا۔ بہت جلد سرپرائیز دونگا تمھیں۔ بہت جلد۔ ہاہاہا۔ وہی تاریک رات اور تاریکی میں ڈوبا ہوا کمرہ تھا اور وہی خوفناک قہقہے خاموشی میں گونجنے لگے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھوڑی دیر کے بعد اس نے اپنے خاص ملازم کو آواز دی

'خان'۔

جی باس۔وہ فوراً بوتل کی جن کی طرح حاضر ہوا

کام کہاں تک پہنچا؟اس نے دوسرا سگریٹ سلگا کر پوچھا

سب اے ون ہے۔بس آپ کے حکم کا انتظار ہے۔خان نے اس سے تفصیل سے آگاہ کیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گڈ۔اب تم جاو۔اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے باہر جانے کا کہا

بس کچھ دن اور،کچھ دن اور تم میرے پاس۔ہاہاہا۔لیکن اس سے پہلے تم سے ایک ملاقات تو بنتی ہے۔اس نے خود سے کہا اور کمرے میں موجود ڈریسنگ کی طرف بڑھ گیا۔

****

سمیر کے جانے کے بعد وہ بیڈ پر لیٹی اس کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

مجھے کیوں وحشت سی محسوس ہو رہی تھی ان کی نظروں سے، ان کے لمس سے؟ وہ مسلسل اس کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاید ایسا پہلی بار ہوا ہے اس لیئے مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے۔ اپنے سوال کے خود ہی جواب دیتی وہ ادھر ادھر دیکھتی اپنا مطلوبہ کتاب دیکھنے لگی۔

وہ کتاب کھول کر پڑھنے لگی اور پڑھتے پڑھتے وہی بیٹھ کر ہی سو گئی۔ اس کے بال اس کے چہرے پر بکھرے پڑے تھے جس کی وجہ سے اس کا چہرہ صاف نظر نہیں آ رہا تھا۔

افرہ!!! کسی نے اس کا نام پکارا

تمھیں پتہ ہے کہ تمھاری آنکھیں بہت خوبصورت ہیں۔ سرگوشی نما اس کے کان میں کسی نے کہا

لیکن میں آج بھی تمھیں ہاتھ نہیں لگاؤں گا کیونکہ مجھے ایسا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ مسلسل کوئی اس کے کان میں بول رہا تھا، وہ تو اس کی آہٹ پر ہی جاگ چکی تھی لیکن ڈر کے مارے آنکھیں بند ہی رکھی تھیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں جانتا ہوں کہ تم جاگ رہی ہو اس وقت! وہ آواز اور اس کی سانسوں کی تپش اسے اپنی گردن پر محسوس ہوئی۔

لیکن وہ کیا ہے نہ کہ تمھارا چہرہ دیکھنے کی خواہش مجھے یہاں کھینچ لایا ہے۔ پھر سے

سرگوشی کی گئی۔

اس کی بات سن کر افرہ کے ماتھے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں چمکنے لگی اور اس نے جھٹ سے رخ موڑا

ہاہاہا۔ میں جانتا تھا کہ تم ایسے ہی کرو گی لیکن آج تو میں چھوڑ رہا ہوں بے بی۔ اگلی بار نہیں چھوڑونگا۔ وہ آواز اسے بہت نزدیک سے سنائی دی لیکن اس کی سانسوں کی تپش اسے اپنی گردن پر محسوس ہو رہی تھی

اس نے جھٹ سے آنکھیں کھول دیں اور پھر جلدی سے پیچھے کی طرف رخ کیا لیکن وہاں کوئی ہوتا تو اسے نظر آتا نہ۔ وہ بیڈ سے اتری اور کھڑکی کی طرف آئی لیکن کھڑکی بھی بند تھی۔ اس نے دروازہ چیک کیا وہ بھی لاکڈ تھا۔

وہ ڈرتے ڈرتے واپس اپنے بیڈ کی طرف آئی اور سونے کی کوشش کرنے لگی۔ جب تک اسے نیند نہیں آئی تھی تب تک وہ مختلف سورتوں کا ورد کر کے خود پر دم کرتی رہی اور پھر یوں ہی سورتیں پڑھتے پڑھتے وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی جبکہ باہر کھڑا شخص

اس کے کمرے کی لائٹ آف ہوتے دیکھ کر وہاں سے جس خاموشی کے ساتھ آیا تھا اسی خاموشی کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

ان کے نئے پروفیسر کو آئے ایک مہینہ ہو چکا تھا لیکن اسکے ساتھ پروفیسر کا رویہ ویسا ہی سرد تھا۔ وہ جان بوجھ کر اسے اتنا ذیادہ کام دیتا کہ وہ مجبوراً دیر تک رکی رہتی لیکن ہمیشہ سے اسے محسوس ہوتا کہ جیسے وہ کسی کے نظروں کے حصار میں ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں البتہ اس کے کمرے میں دوبارہ کوئی نہیں آیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ بھی پرسکون ہو گئی تھی۔ لیکن اس کا سکون تب غارت ہوا جب اس کی مام نے اسے یہ کہا کہ آج سمیر اسے لینے آرہا ہے اور وہ لوگ رات دیر تک باہر ہی رہیں گے کیونکہ کل ویسے بھی اتوار کا دن تھا اور ان کی ساری فیملی کسی فنکشن میں جا رہی تھی تو اس کا گھر رکنے سے بہتر سمیر کے ساتھ جانا تھا۔

بیٹا میں نے آپ کے لیئے ڈریس رکھ دیا ہے۔آپ وہی پہن کر جانا۔اوکے ؟اس کی مام نے اس کا گال تھپتھپا کر کہا

اوکے مام۔اس نے بھی سر اثبات میں ہلا کر ہامی بھری

ہم لوگ نکل رہے ہیں۔آپ جلدی سے تیار ہو جاو۔سمیر بھی آنے والا ہے۔صلہ بیگم نے اس سے کہااور خود باہر کی جانب بڑھ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افرہ واپس کمرے میں آئی اور ڈریس کو دیکھنے لگی۔ابھی وہ ڈریس دیکھ رہی تھی کہ پیچھے سے دروازہ کلک کی آواز سے کھل گیا۔

افرہ ڈر کے مارے پیچھے بھی نہیں مڑی اور جہاں کھڑی تھی وہی کھڑی رہ گئی کیونکہ وہ قدموں کی آہٹ پہچان چکی تھی کہ کون اندر آیا ہے؟

ک۔۔۔کون ہے ؟افرہ کے حلق سے بہ مشکل آواز نکلی

میں ہوں۔وہی سر گوشی نما آواز

پل۔۔۔پلیز۔مجھے کچھ مت کرنا۔می۔۔۔میں نے تو آج تک کسی کو کچھ نہیں کہا۔افرہ روتے ہوئے اس سے التجا کرنے لگی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا میں نے کچھ کہا تم سے سویٹ؟وہی ریڑھ کی ہڈی کو سنسناتی ہوئی آواز اسے بلکل قریب سے سنائی دی

لی۔۔۔لیکن تت۔۔۔تم ہو کون ؟اور کیوں آتے ہو یہاں ؟اب کے افرہ کی آواز میں لڑکھڑاہٹ تھوڑی کم ہوئی

یہ ڈریس پہن کر تم کہیں نہیں جاو گی۔اس کی بات کو نظر انداز کر کے حکم جاری کیا گیا

تم ہوتے کون ہو مجھ پر حکم چلانے والے ؟اب کی بار افرہ کی آواز بلند ہو گئ

انٹرسٹنگ۔وہ اس کے بلند ہوتی آواز کے باوجود سرگوشی میں بات کر رہا تھا اور بات کرتے وہ اس کے گرد سحر پھونک رہا تھا یعنی اپنی باتوں کے سحر میں جکڑ رہا تھا

مجھے تمھاری جیسی لڑکیاں بہت پسند ہیں افرہ جو اپنے حق کے لیئے لڑتی ہیں۔ تھوڑی دیر بعد وہی سرگوشیانہ مدھم لہجہ اسے سنائی دیا

تم کون ہو؟افرہ آنکھیں بند کیئے اس سے پوچھ رہی تھی

تمھارے بہت قریب ہی رہتا ہوں۔ ہر قدم پر مجھے ہی پاوگی اپنے ساتھ، اپنے پاس۔

اس کا شخص کا دھیما لو دیتا لہجہ اس کے تو کیا کسی بھی شخص کے حواس معطل کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا

چلے جاو یہاں سے۔ خدا کے لیئے چلے جاو۔ افرہ نے پلٹ کر اس کے سامنے ہاتھ جوڑے

پلیز چلے جاو۔ میری زندگی عذاب مت بناو۔ جاو پلیززز۔ وہ بدستور ہاتھ جوڑے التجاء کر رہی تھی

جب بہت دیر تک آواز نہیں آئی تو اس نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھول دیں اور سامنے دیکھا تو کوئی بھی نہیں تھا

وہ تیزی سے کمرے سے نکل کر نیچے کی طرف بھاگی اور وہاں سے باہر کی طرف۔ لیکن وہاں تو دور دور تک کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔

وہ واپس اندر کی طرف آئی اور اپنی بے ترتیب سانسوں کو بحال کرنے لگی اور پھر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے جلدی سے واش روم میں بند ہوگئی اور وہی ڈریس ہاتھ میں لیئے چینجنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔

پیچھے وہ اس کی جلد بازی کی داد دیتا وہاں سے پلٹ گیا۔ کیونکہ وہ کمرے سے نکل کر اس کے بائیں جانب کھڑا تھا جب افرہ کمرے سے نکلی اور جلد بازی میں ہی نیچے اتری۔ اسے محسوس بھی نہیں ہوا کہ وہ اس کے بائیں جانب کھڑا ہے۔

سلی گرل۔ وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا تھا اور پیچھے وہ بھی سمیر کے ساتھ گھر سے باہر

چلی گئی۔

****

یہ تم آفس سے دو گھنٹے کے لیئے کہاں غائب ہو جاتے ہو؟عینی نے آئیر واچکا کر پوچھا

میں کب؟اصحاذ نے ناسمجھی سے پوچھا

یہ بھی میں بتاوں؟ٹھیک ہے! دس سے بارہ بجے کے درمیان تم کہاں ہوتے ہو؟عینی نے سینے پر بازو باندھ کر اس سے پوچھا

اور فن اتیج جاتاہوں۔ تمھیں تو پتہ ہے کہ ایسے بچے مجھے کتنے عزیز ہیں؟اس لیئے یہ دو

گھنٹے ان کے ساتھ گزارتا ہوں۔اصحاذ نے مکمل اطمینان سے جواب دیا

اور یہ کب سے آنا جانا شروع ہوا ہے تمھارا وہاں؟ عینی نے سوالیہ نظریں اس کی جانب اٹھائیں

ایک سال سے۔اصحاذ کے چہرے پر وہی مطمئن کر دینے والی مسکراہٹ تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے یار!!! بتا کر جایا کرو نہ۔آج کل ویسے ہی حالات سازگار نہیں ہیں۔عینی نے اپنا خدشہ ظاہر کیا

اچھا کس سے ڈر لگتا ہے؟ اصحاذ نے یکدم پوچھا

وہ شانزل سے۔ عینی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا

وہ نیلی آنکھوں والا بدمعاش۔ اصحاذ نے تکا لگایا

ہاں وہی لیکن یو نو؟ مجھے اس کی آنکھوں سے عشق ہے۔ عینی نے آج اس پر اپنا بھید ظاہر کر دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیاااا؟؟ ایک بدمعاش تمھیں پسند ہے؟ اصحاذ نے تقریباً چلتے ہوئے پوچھا

ہاں تو۔ اس میں کیا ہے؟ تمھیں کیا پتہ 'محبت' ہوتی کیسے ہے؟ یہ تو ہو جانے والی چیز ہے۔ کسی سے بھی ہو جاتی ہے۔ یہ نہ بدمعاش دیکھتی ہے اور نہ ہی شریف زادہ۔ ہونے والی چیز ہے ہو جاتی ہے۔ اختیار کب کسی کا اپنے دل پر رہا ہے جو مجھے حاصل ہو گا؟ عینی نے دوبدو جواب دیا

لیکن کیا وہ تمھارے جذبات سے واقف ہے؟اصحاذ نے آئیبرو اچکا کر پوچھا

نہیں۔ایک لفظی جواب آیا

کیوں نہیں؟الٹا سوال کیا گیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیونکہ میں نے اس سے خاموش محبت کی ہے۔اور اگر میں بتا کر بھی سرخرو نہیں ہوئی تو نقصان میرا ہی ہے۔ویسے بھی لاحاصل کے پیچھے بھاگنا عینی کو زیب نہیں دیتا۔اس نے ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے بات مکمل کی

یہ 'خاموش محبت' کیسے ہوتی ہے یار؟اصحاذ نے جنھجھلا کر پوچھا

یہ اپنے محبوب پر عیاں نہیں کی جاتی۔ محبوب کی خوشی ہی سب کچھ ہوتی ہے۔اس دکھ سکھ سب اپنا

محسوس ہوتا ہے۔ لیکن اس کا خیال رکھنا،اسے ان ڈائریکٹلی پروٹیکٹ کرنا۔یہ سب 'خاموش محبت 'نہیں تو اور کیا ہے ؟عینی نے اب ہاتھوں کو باہم ملاتے ہوئے کہا

ہمم۔۔۔لگتا ہے کہ تم اس کے 'عشق 'میں گوڑے گوڑے ڈوب چکی ہو؟ہاہاہا۔اصحاذ نے قہقہہ لگا کر جیسے اس کی بات کا مذاق اڑایا

ہاں بلکل ایسا ہی ہے۔عینی کی سنجیدگی ہنوز قائم تھی

اچھا چلو!!!!چھوڑو یہ سب۔ابھی گھر چلتے ہیں۔بابا ہمارا انتظار کر رہے ہونگے۔یہ کہہ کر اصحاذ نے اپنی کار کیز اٹھائیں۔

ہاں چلو۔عینی بھی اس کی تقلید کرتی اس کے آفس سے باہر آگئی اور وہیں سے دونوں پارکنگ ایریا کی جانب بڑھ گئے اور گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

****

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شٹ اپ

شٹ اپ

ماحول میں چھائی خاموشی کو بیلٹ کی آواز نے توڑا۔

شٹراپ

پھر سے کسی نے بیلٹ کو زمین پر دے مارا اور تیسری بار زمین پر مارنے کے ساتھ ہی سامنے والے کے پیٹھ پر دے ماری۔

آآآآآآہ!!!سامنے والے کی دردناک چیخ بلند ہوئی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شٹراپ

ایک اور مرتبہ اس کی پیٹھ پر کاری ضرب لگائی گئی۔

آآآآآآآآہ!!!!!اس دفعہ چیخ اور بلند ہوئی جس کی وجہ سے اس کے گلے میں خراشیں پڑ

گئی اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

کیا ہوا؟ زیادہ زور کی لگی کیا؟ سامنے والا نے معصوم بنتے ہوئے کہا جس پر مار کھانے والے نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ پیچھا کھڑے آدمی نے تاسف سے سر ہلا دیا

اووہ ہو!!! لیکن مجھے تو تمھاری چیخیں سن کر بلکل بھی مزہ نہیں آرہا۔اب کی بار مارنے والے نے اس کے بال دبوچے جس کی وجہ سے اس کا سر اوپر کی طرف اٹھا اور وہ اس کے چہرے پر غرانے لگا

می۔۔۔میں نے کیا کیا ہے؟ اس شخص نے روتے ہوئے پوچھا

میں کیوں بتاوں؟ تمھیں خود نہیں پتا کہ تم نے کیا کیا کیا ہے؟ ایک بار پر اس پر بیلٹ سے وار کیا گیا جس پر وہ ادھر ادھر خود کو ہلا کر بچا رہا تھا لیکن ہائے رے افسوس وہ بندھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوا تھا جس کی وجہ سے ہل نہیں پا رہا تھا

لاتعداد بار اسے بیلٹ سے مارنے کے بعد وہ تھوڑی دیر رکا تو ماحول یکدم خاموش ہو گیا اور سامنے والا بھی مار کھانے کے تاب نہ لا سکا اور وہ بھی بے ہوش ہو گیا۔

اس خاموشی کو ایک دھیمی مگر چاروں طرف گونجتی ہوئی آواز نے توڑا

بیپ

بیپ

تاریک کمرے میں موبائل کی میسج ٹیون بجی

اس نے موبائل ان لاک کیا اور میسج نوٹیفیکیشن کھول کر میسج پڑھنے لگا۔ جیسے جیسے میسج پڑھ رہا تھا ویسے ہی اس کے چہرے پر پراسرار مسکراہٹ پھیلتی چلی جا رہی تھی اور اس کے ساتھ وہاں کھڑے ایک ملازم کو اشارہ کرتا وہاں سے دوسرے کمرے میں چلا گیا۔

تو اس کا مطلب ہم آج مل رہے ہیں سمیر آفندی۔ ہاہاہاہا۔ یہ کہہ کر اس کے خوفناک قہقہے ایک بار پھر سے گونجنے لگے

تھوڑی دیر اس نے سگریٹ سلگائی اور پیچھے صوفے سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر کے سگریٹ کے کش لینے لگا۔

جیسے ہی اس نے آنکھیں بند کی، جھپاک سے اس کی آنکھوں کے سامنے دو گرے آنکھیں آئی جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ ان آنکھوں میں عجیب سی بے چینی تھی۔

اس نے فوراً سے آنکھیں کھول دیں اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ پھر سے آنکھیں بند کیں تو اس بار وہ آنکھیں ہنس رہی تھیں۔ جیسے جیسے وہ آنکھیں ہنستی جا رہی تھی، ویسے ہی اس کا تنفس بگڑتا جا رہا تھا۔

اس نے آنکھیں کھولیں اور ہاتھ میں پکڑی سگریٹ پھینک دی اور زور زور سے اپنا سینہ مسلنے لگا اور پھر بالوں میں ہاتھ پھیر کر خود کو کمپوز کرنے لگا۔

****

تم ریلیکس رہو یار!!! کیا بچوں کی طرح بی ہیو کر رہی ہو؟ سمیر اس کے بار بار پوچھنے پر جنھجھلا کر کہنے لگا

لیکن سمیر میں تو یہاں آتی بھی نہیں تو پھر آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں؟ اس نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا اور پھر سامنے کی جانب دیکھنے لگی کیونکہ اس وقت وہ لوگ کلب کے باہر کھڑے تھے

اوکم ان یار!!! جسٹ چل بے بی۔ سمیر نے اس کے گرد بازو پھیلائے اور اسے اسی طرح لیئے اندر کی جانب قدم بڑھانے لگا

اندر کا ماحول کچھ یوں تھا کہ لڑکے لڑکیاں ڈانس فلور پر ناچ رہے تھے۔ لڑکیاں تو آدھے برہنہ کپڑوں میں کبھی کسی لڑکے کے باہوں میں جھول جاتی تو کبھی کسی مرد کے۔ بے ہنگم تیز میوزک، ڈانس فلور پر تھرکتے جسموں اور لڑکے لڑکیاں کا یوں ایک دوسرے کے قریب آنا؛ یہ سب دیکھ کر تو افرہ کے رہی سہی ہمت بھی ختم ہو گئی

سمیر!! افرہ نے سمیر کو پکارا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہاں سے چلتے ہیں مجھے وحشت ہو رہی ہے۔ افرہ نے اس سے کہا جو سامنے کی جانب دیکھ رہا تھا

کیاااا؟ مجھے سنائی نہیں دیا۔ سمیر نے اس کے کان کے پاس آکر کہا

مجھے یہاں لے چلیں پلیززز!!اس نے پھر سے وہی بات کی جسے سن کر سمیر کے ماتھے پر ان گنت بل پڑے اور اسے دیکھے بغیر وہاں سے چل دیا

سمیر!سمیر بات تو سنیں۔افرہ اسے آوازیں دیتی رہی لیکن وہ وہاں سے جا چکا تھا

ایک تو یہ ڈریس!!!اوپر سے اتنا گندہ ماحول۔توبہ توبہ۔کیسے لوگ ہیں یہ؟وہ خود سے بڑبڑاتی وہاں کونے میں رکھے چیئرز پر بیٹھ گئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلکل آپ جیسے لوگ ہیں یہ۔بس فرق اتنا ہے کہ وہ آپ جیسا نظریہ نہیں رکھتے۔جیسے ہی وہ بیٹھی کسی نے اس کی بات کا جواب دیا

وہ حیران ہوتی سامنے کی طرف دیکھنے لگی جہاں ایک خوبرو شخص ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے دھیمی مسکراہٹ لیئے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا لیکن اس کی کالی آنکھیں کسی کو

بھی اپنی جانب کھینچنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی تھیں

آہمم !! لیکن میں نے بات آپ سے تو نہیں کی ؟افرہ نے تھوڑی دیر بعد گلا کھنکھار کر اس سے پوچھا

لیکن سوال تو خود سے کیا تھا نہ اور پھر آپ اس کا جواب بھی ڈھونڈتیں جو کہ ملنا تھوڑا مشکل ہے۔اس شخص نے اسی اعتماد کے ساتھ جواب دیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن میں آپ کو نہیں جانتی۔افرہ نے جان چڑوانے والے انداز میں کہا

میں بھی تو آپ کو نہیں جانتا۔اسی کے انداز میں جواب آیا

کیا ہے یہ شخص؟خواہ مخواہ بات کو بڑھا رہا ہے۔افرہ نے زچ ہو کر سوچا

مجھے اپنا تعارف کروانے کا موقع دینگی تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ میں کیسا شخص ہوں؟سامنے والا شاید ڈھیٹ تھا اس لیئے مطمئن مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا کر اس کے سوچ کے عین مطابق جواب دیا

وہ اس کی بات پر حیران ہوتی اسے دیکھنے لگی

ایسے حیران ہو کر نہ دیکھیں۔مجھے لوگوں کی سوچ کچھ حد تک پڑھنی آتی ہے۔اس نے مزید افرہ کو حیران کیا

ویسے میرا نام سید اصحاذ شاہ ہے۔اور آپ کا؟اصحاذ نے اپنا تعارف کرایا اور پھر اس سے پوچھنے لگا

ارے تم یہاں بیٹھے ہوئے ہو۔ چلو یار تم نے آج کی رات پر فام بھی کرنا ہے۔ اٹھو اور یہ ڈریس بھی چینج کرلو۔ لگتا ہے آفس سے سیدھا اسی حلیے میں آگئے ہو۔ سامنے والا جو بھی تھا آتے ساتھ ہی شروع ہو چکا تھا اور اسے لیئے وہاں سے چلا گیا

پیچھے افرہ شکر کا سانس لیتی وہاں بیٹھ گئی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آدھے گھنٹے بعد اسے ماحول پر سکون ہوتا دیکھائی دیا لیکن پیچھے بیک گراونڈ میوزک چینج ہو گیا اور کوئی مائک لیکر سٹیج پر گانا گانے لگا

Ho, Chehra Hai Ya Chand Khila Hai

Zulf Ghaneri Shaam Hai Kya

Saagar Jaisi Aankhon Vaali

Ye To Bataa Tera Naam Hai Kyaa(×2)

Tu Kya Jaane Teri Khaatir

Kitna Hai Betaab Ye Dil

Tu Kya Jaane Dekh Raha Hai

Kaise Kaise Khwaab Ye Dil

Dil Kehta Hai Tu Hai Yahaan To

Jaata Lamha Tham Jaaye

Waqt Ka Dariya Behte Behte

Is Manzar Mein Jam Jaaye

Toone Deewana Dil Ko Banaaya

Is Dil Par Ilzaam Hai Kya

Saagar Jaisi Aankhon Vaali

Ye To Bataa Tera Naam Hai Kya...

وہ گانے کے بیچ اس کے ارد گرد گھوم رہا تھا اور افرہ کو ایسے لگ رہا تھا کہ یہ گانا وہ اس کے لیئے گا رہا ہے لیکن کیوں؟ اس کا جواب خود بھی اس کے پاس نہیں تھا۔ کیونکہ وہ دونوں پہلی بار مل رہے تھے اور افرہ تو اس کے نام کے سوا کچھ بھی نہیں جانتی تھی یہ صرف افرہ کی سوچ تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Ho, Aaj Maein Tujhse Door Sahi

Aur Tu Mujhse Anjaan Sahi

Tera Saath Nahin Paaun To

Khair Tera Armaan Sahi

Ye Armaan Hain Shor Nahin Ho

Khamoshi Ke Mele Hon

Is Duniya Mein Koi Nahin Ho

Hum Dono Hi Akele Hon

Tere Sapne Dekh Raha Hoon

Aur Mera Ab Kaam Hai Kya

Saagar Jaisi Aankhon Vaali

Ye To Bataa Tera Naam Hai Kya

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsanay|Articles|Poetry|Interviews

جب وہ خاموش ہوا تو سارا کلب تالیوں سے گونج اٹھا۔کسی نے ونس مور کے نعرے لگائے تو کوئی ایسے وجاہت سے بھرپور مرد کو ستائشی اور کچھ لوگ حسد بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔ لیکن ان سب نظروں کی پرواہ وہ نہیں کرتا تھا۔وہ خود میں مگن ایک ایک قدم لیتا سیڑھیاں اترتا چلا گیا اور پھر سے اپنی نشست سنبھال لی۔

کیسا لگا سونگ ؟اس نے آکر افرہ سے پوچھا

بہت خوب۔افرہ کے منہ سے اچانک پھسلا

اس کے جواب پر وہ دھیما سا مسکرایا اور سر آہستہ آہستہ ادھر ادھر ہلانے لگا

کیا آپ میرے ساتھ ڈانس کرینگی ؟اس نے وہی مسکراہٹ ہونٹوں پر برقرار رکھ کر اس سے پوچھا

میں اجنبیوں کے ساتھ ڈانس نہیں کرتی۔افرہ کی جانب سے دوبدو انکار آیا

لیکن ان کی تعریف اچھے سے کرتی ہیں۔اصحاذ نے اس پر چوٹ کی

وہ تو۔۔۔۔

آپ کے منہ سے اچانک سے پھسل گیا۔ابھی وہ بات کر رہی تھی کہ بیچ میں اصحاذ نے اچک کر مکمل کرلی

ایک تو آپ ہر بات تک کیسے پہنچ لیتے ہیں؟مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی۔اس نے جنھلجھلا کر بات کی اور رخ پھیرا جبکہ ایسا کرنے پر اصحاذ کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ نے بسیرا کرلیا

ارے اصحاذ تم یہاں ہو؟کسی نے افرہ کے پیچھے کھڑے ہو کر اسے پکارا

سوری میں نے پہچانا نہیں۔اصحاذ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا

بھول گئے مجھے۔ چلو میں اپنا تعارف کروا دیتا ہوں۔ میں سمیر آفندی سن آف ساحل آفندی اینڈ برادر آف ساحر آفندی۔ ہاہاہا۔ سمیر اپنا تعارف کروا کر آخر میں خود ہی ہنسا

کیسا ہے تو اور آج کل کیا کر رہا ہے؟ اصحاذ نے گرمجوشی سے اسے گلے لگایا اور پھر اس سے پوچھنے لگا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں تو ڈیڈ کا بزنس سنبھال رہا ہوں۔ اور تو تو بڑا آدمی بن گیا ہے۔ بزنس ٹائیکون سید اصحاذ شاہ۔ سمیر نے اسے سراہتے ہوئے کہا

ہاں بھئی۔ اللہ کا کرم ہے۔ اصحاذ نے افرہ کو دیکھ کر جواب دیا جو اس وقت بار بار اپنی ساڑھی کا پلو کندھے پر ٹھیک کر رہی تھی جبکہ بیک سائیڈ کا گلہ بھی کافی گہرا تھا جس کی وجہ سے وہ کونے میں بیٹھی تھی۔ یہ سب اصحاذ کی آنکھوں سے مخفی نہیں تھا؛ وہ اس کی

ہر ایک حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھا

سمیر چلیں اب۔افرہ نے کوفت سے کہا

یہ کون ہیں؟اصحاذ بالآخر پوچھ بیٹھا

ارے میں تو تمھارا اس سے تعارف کرانا بھول گیا۔یہ میری ہونے والی بیوی اور منکوحہ ہیں افرہ شیخ؛حامد شیخ کی بیٹی اور حماد شیخ کی بہن۔اور افرہ یہ میرے دوست ہیں سید اصحاذ شاہ۔بزنس ٹائیکون۔سمیر نے لہجے میں سارے جہاں کی محبت سموئے دونوں کا ایک دوسرے سے تعارف کرایا

تو نے تو بڑا تیر مار لیا۔بھئی مان گئے تجھے۔اصحاذ نے اس کی پیٹھ تھپک کر کہا

بس کیا کریں۔میں تو ابھی یہ سب نہیں چاہتا تھا لیکن ڈیڈ کی وجہ سے ماننا پڑا۔ سمیر کوفت سے کہنے لگا

اووہ لیکن میرے بھائی اب تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا نہ۔اصحاذ نے بھی اسے پتے کی بات بتائی

اچھا چل چھوڑ یہ سب۔آو وہاں بیٹھتے ہیں اور افرہ تم یہی انتظار کرو۔میں تھوڑی دیر بعد آتا ہوں پھر چلتے ہیں۔ سمیر نے باری باری دونوں سے کہا اور وہاں سے چل دیا

اصحاذ سمیر سے پیچھے تھا اس لیئے اصحاذ جلدی سے افرہ کی طرف ہلکا سا جھکا اور اس کے بالوں سے پنز نکال کر اسے تھمائیں اور اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا

یہ پنز اپنی ساڑھی میں لگا کر اسے پن اپ کریں۔آپ کو پرابلم نہیں ہو گی اسے ہینڈل

کرنے میں اور ہاں ایک اور بات ایسے ڈریس کے ساتھ بال کھلے رکھیں گی تو آپ کا بیک
بھی کور اپ ہو گا۔ یہ کہہ کر یہ جاوہ جا

افرہ نے بھی اس کے کہنے کے مطابق پنز لگائیں اور اسے شکریہ کہنے کے لیئے جیسے ہی
مڑی وہاں کوئی نہیں تھا۔

عجیب انسان ہیں۔ تھینکس بولنے بھی نہیں دیا۔ اففف مجھے کیا۔ بھاڑ میں جائے۔ افرہ
نے کندھے اچکا کر سیٹ سے ٹیک لگالی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی

****

بیپ

بیپ

ابھی سمیر اور اصحاذ آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ اصحاذ کے موبائل پر کالر ٹیون وائبریٹ ہوئی

ایکسکیوز می!! اصحاذ اس سے ایکسکیوز کرتا وہاں سے چلا گیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں بولو کیا بات ہے؟ سب ٹھیک تو ہے؟ اصحاذ نے کال کرنے والے سے پوچھا

اصحاذ جلدی سے ہسپٹل آو انکل کی طبعیت ٹھیک نہیں ہے۔ عینی نے روتے ہوئے کہا

کیا ہوا بابا کو؟ اور تم رو نہیں۔ میں ابھی آتا ہوں۔ اڈریس سینڈ کر دو۔ میں ابھی نکلتا

ہوں۔یہ کہہ کر اصحاذ نے کال کاٹی اور اپنی گاڑی کی طرف بھاگا اور زن سے گاڑی بھگا لی۔

وہ انتہائی ریش ڈرائیو کرتا ہاسپتال پہنچا اور بھاگا بھاگا عینی تک آیا

کیا ہوا ڈیڈ کو؟اس نے پھولتے ہوئے سانسوں کے درمیان پوچھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ انکل کو پتہ نہیں کیا ہوا۔اچانک سے گر کر بے ہوش ہو گئے۔اور میں انھیں ہوسپٹل لے آئی۔عینی نے اپنے گالوں پر آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے کہا

اچھا تم رو نہیں۔بابا ٹھیک ہو جائیں گے۔وہ خود بھی ضبط کی انتہاوں پر تھا لیکن اگر اس کا ضبط ٹوٹ جاتا تو عینی کو کون سنبھلتا؟اس لیئے وہ بہت ضبط سے کام لے رہا تھا

اب بابا کہاں ہیں؟اس نے تھوڑی دیر بعد عینی سے پوچھا

وہ آئی سی یو میں ہیں۔عینی نے اس کے کندھے پر سر رکھ کر کہا

انکل ٹھیک تو ہو جائیں گے نہ عاص؟عینی نے روتے ہوئے پھر سے پوچھا

ہاں انشاءاللہ۔اللہ نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔اس نے عینی کے سر کو تھپک کر کہا

ابھی وہ بات کر رہے تھے کہ آئی سی یو کی بتی بجھی اور ڈاکٹر باہر آ گئے

باباکیسے ہیں؟کیا ہوا تھا انھیں؟صبح تو بلکل ٹھیک تھے اب کیا ہوا انھیں؟اصحاذ نے ڈاکٹر کے آتے ہی سوالات کی بوچھاڑ کر دی

دیکھیئے حوصلہ رکھیں۔ہی از فائن ناو۔انھیں انجائنا اٹیک ہوا تھا لیکن ان کی طبیعت اب کافی بہتر ہے پہلے سے۔ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہا

کیا ہم ابھی ان سے مل سکتے ہیں؟عینی نے بے تابی سے پوچھا

ابھی نہیں لیکن جب انھیں ہوش آجائے تب مل لیجیئے گا۔یہ کہہ کر ڈاکٹر وہاں سے چلا گیا جبکی عینی بھی شکرانے کے نوافل ادا کرنے پرئیر روم کی طرف بڑھ گئی جبکہ پیچھے اصحاذ آنکھیں موندھے وہی بیٹھ گیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

یہ تم کیسابی ہیو کر رہی تھی اصحاذ کے سامنے؟سمیر وہاں سے آنے کا بعد مسلسل اس پر چیخ رہا تھا ابھی بھی ان کے گھر میں کوئی نہیں تھا

آپ نے دیکھا نہیں وہ کیسے عجیب سے تھے؟افرہ نے منہ بھی عجیب زاویے میں گھمایا

یہ تمھارا پہلا اور آخری چانس تھا افرہ۔اگر میرے ساتھ رہنا ہے تو جیسا میں کہتا ہوں

ویسا ہی کرتی جاناورنہ تمھارے اور میرے ساتھ ہمیشہ کے لیئے الگ ہو جائینگے۔ یہ کہہ کر وہ رکا نہیں بلکہ ان گھر سے نکلتا چلا گیا

سمیر میری بات تو سنیں۔ سمیر۔ افرہ اس کے پیچھے باہر تک آئی لیکن وہ تب تک جا چکا تھا

افففف ناراض ہو گئے۔ میں بھی نہ۔ یار افرہ تم بھی نہ۔ جب وہ تھے تو تمھیں کیا ضرورت تھی اس 'شاہ' کو جواب دینے کی۔ افففف اب انھیں منانا بھی پڑے گا۔ اس نے شاہ لفظ پر اچھا خاصا زور دیا اور پھر اپنے سوالوں کے خود ہی جواب دیتی وہ کندھے اچکا کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔

'خان' اس خاموش فضا میں شانزل کی گرجدار آواز گونجی

جی باس! اس کے خاص ملازم نے کہا

چابک لے آو! وہی آواز دوبارہ گونجی

اوکے باس۔ یہ کہہ کر اس کا خاص ملازم باہر گیا اور تھوڑی دیر بعد ہاتھ میں مطلوبہ چیز لیکر حاضر ہوا

یہ لیں باس۔اس نے چابک اس کے ہاتھ میں تھمائی

اسے جگاو فورا۔اس نے سامنے بندھے ہوئے شخص کی طرف اشارہ کر کے حکم دیا

اس نے بھی اپنے باس کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے سامنے بندھے ہوئے شخص پر ٹھنڈے پانی کی بالٹی گرادی جس کی وجہ سے وہ بندھا ہوا شخص ہڑبڑا کر ہوش میں آیا

بول اب!!!کہاں ہیں وہ لڑکیاں؟؟کیا کیا ہے تونے ان کے ساتھ؟شانزل تیر کی تیزی کے ساتھ اس تک پہنچا اور پھر اس کے بال مٹھی میں جکڑے اور اس پر غرانے لگا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کو۔۔۔کون سی لڑکیاں؟بالوں پر مضبوط ہوتی گرفت کے باوجود وہ انجان بن رہا تھا

ابھی یاد دلاتا ہوں۔اس نے کہہ کر ہاتھ ہوا میں بلند کیا اور ایک زوردار آواز کے ساتھ چابک اس کے دائیں ہاتھ پر پوری قوت سے دے ماری

آآآآہ۔۔۔سامنے بندھا شخص درد سے چیخ اٹھا

تت۔۔۔تم انسان نہیں ہو۔۔۔تت۔۔۔تم درندے ہو۔درد سے دہرے ہوتے وجود کے ساتھ ساتھ وہ اسے لقب دینے سے باز نہیں آرہا تھا

ہاں ہوں میں درندہ۔لیکن تم نے بھی میری درندگی دیکھی کہاں ہے؟ یہ کہہ کر اس نے دوبارہ سے چابک پہلی والی جگہ پر پہلے سے زیادہ قوت سے دے ماری

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بتاوہ لڑکیاں کہاں ہیں؟ جنھیں تم نے اپنی ہوس کا نشانہ بنایا تھا۔کہاں ہیں وہ بتا جلدی!!!وہ پوچھنے کے ساتھ ساتھ چابک سے مار بھی رہا تھا

آآآآہ!!!مجھ۔۔۔۔مجھے نہ۔۔۔نہیں پتہ کہ وہ کہاں چلی گئیں؟آآآآہ!!!مج۔۔ مجھے نہیں پتہ۔۔مجھے۔۔۔مع۔۔۔معاف کردو۔سامنے بندھا شخص اب اس سے

التجاء کرنے لگا لیکن شاید شانزل اسے بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا

تونے (گالی) کب کسی لڑکی کی آہ وزاری خاطر میں لائی ہے جو میں تم پر رحم کروں؟ ہاں (گالی) بول!!! شانزل نے اس کا جبڑا سختی سے دبوچا اور پھر دوسرے ہاتھ سے چابک پھینک کر اس پر مکوں کی بارش کرنے لگا

وہ بھی مزید مار کھانے کے سکت نہیں رکھتا تھا اس لیئے پھر سے بے ہوش ہو گیا جبکہ شانزل نے اس کا جبڑا جھٹکنے والے انداز میں چھوڑا اور وہاں سے چلا گیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ وہاں سے دوسرے کمرے میں آیا اور پھر الماری کی طرف بڑھا اور وہاں سے مطلوبہ مشروب نکال لی اور غٹا غٹ پینے لگا اور جلد ہی وہ ختم کر کے دوسری بھی منہ سے لگا لی اور وہ بھی غٹا غٹ پینے لگا اور وہ بوتل زور سے دیوار پر دے ماری اور بوتل چھناک کی آواز سے ٹوٹ کر ارد گرد بکھر گئی بلکل اس کی ذات کی طرح۔

وہ مدہوشی کے عالم میں بھی ہوش میں رہتا تھا۔اس نے قدم اس بکھرے ہوئے کانچ کی طرف بڑھائے اور پھر وہی بیٹھ گیا اور ٹوٹے ہوئے کانچ کو دیکھنے لگا

اسے دیکھتے دیکھتے اس نے وہ کانچ مٹھیوں میں پکڑے اور زور سے مٹھیوں کو بند کر دیا اور چیخنے لگا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں؟ کیوں؟ کیوں ہوا ایسا؟ اس نے مٹھیوں کو اور بھی زور سے بند کیا اور مسلسل ایک ہی بات دہرائے جا رہا تھا

وہ اس وقت کس اذیت سے گزر رہا تھا کوئی بھی اس کا اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔وہی کرب، وہی اذیت اسے دوبارہ تحفے میں ملی جو آج سے چودہ سال پہلے ملی تھی لیکن فرق اتنا تھا کہ پہلے اسے سنبھالنے والے تھے لیکن اب وہ اکیلا خود کو سنبھال لیتا تھا۔

کبھی کبھی انسان خود کو جتنا سنبھالتا ہے؛ صرف ایک ٹھوکر لگنے کی وجہ سے وہ کانچ کے کرچیوں کی طرح بکھر جاتا ہے اور پھر یہ کرچیاں اس کا روح تک زخمی کر دیتی ہیں۔ اگر ایسے انسان کی زندگی میں کوئی آکر اسے سنبھال لے تو ٹھیک ہے ورنہ یہ زخم وقت کے ساتھ ساتھ ناسور بن جاتے ہیں۔

یہ حال اس وقت شائزل کا بھی تھا لیکن اسے خود کو سنبھالنا آتا تھا اس لیئے ڈھیر سارا چیخنے اور رونے کے بعد وہ اٹھا اور اس کمرے میں بنے واشروم کی طرف چل دیا اور وہاں سینک میں اپنے ہاتھ دھونے لگا

اسے اپنے زخموں کی پرواہ نہیں تھی؛ وہ تو خود بکھر گیا تھا۔ اسے یہ تکلیف کچھ معلوم نہیں ہورہی تھی۔ وہاں کھڑے اسے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ شراب نے اس پر اپنا اثر دیکھانا شروع کر دیا تھا اور وہ وہی واشروم میں بے ہوش ہو گیا۔

****

افرہ نے آج سوچ ہی لیا تھا کہ وہ سمیر کو منا کر ہی دم لے گی اس لیئے وہ صبح کالج سے چھٹی لیکر شاپنگ کرنے کا سوچ رہی تھی کیونکہ اس دن کے بعد آج تک سمیر نے اس سے بات نہیں کی تھی اور اس بات کو ہوئے ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا لیکن دونوں کے بیچ بات چیت بند تھی۔

ابھی وہ اپنا سامان سمیٹ کر رکھ رہی تھی کہ اسے یاد آیا کہ اس کا تھرڈ پریڈ میں اس 'کھڑوس' پروفیسر کا ٹیسٹ ہے۔

اففف یار میں کیسے بھول گئی؟ اففففف ایک تو سمیر کے چکر میں ہر چیز بھول جاتی ہوں۔

افرہ نے سر پر ہاتھ مارا اور پھر جلدی سے یونیفارم پہنا اور جلدی جلدی ناشتہ کر کے کالج

کے لیئے روانہ ہو گئی

اوہ شٹ یہ تو پہنچ چکے ہیں۔افففف ایک تو آج کچھ بھی سہی نہیں ہو رہا۔اب کیا کروں؟ یااللہ آج بچالیں پلیززززز۔اس نے جب کلاس کے دروازے میں کھڑے ہو کر دیکھا تو ان کا پروفیسر پہلے ہی موجود تھا اس لیئے اب وہ اس کے عتاب سے بچنے کی دعائیں مانگ رہی تھی

مے آئی کم ان سر؟اس نے ڈرتے ڈرتے کلاس میں آنے کی اجازت مانگی

یس کم ان۔ٹیک یور سیٹ۔پروفیسر نے اسے بلاروک ٹوک کے اندر آنے کی اجازت دی

وہ خوش ہوتی اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی اور پھر پین پیپر اٹھا کر اپنا ٹیسٹ کرنے لگی

اسے تھوڑا عجیب تو لگا کہ اس کے پروفیسر نے اسے بناڈانٹے کلاس میں بٹھادیا لیکن پھر

'مجھے کیا؟' کہہ کر اپنا سر جھٹکا

وہ ٹیسٹ دیکر باہر آئی اور پھر اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گئی جو کہ پارکنگ لاٹ میں کھڑی

تھی۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اس تک ابھی پہنچی ہی تھی کہ اپنے نام کی پکار پر رک گئی

مس افرہ؟ کسی نے پیچھے سے آواز دی

جی۔وہ مڑی اور دیکھا تو اس کا پروفیسر تھا

یہ آپ شاید بھول گئی تھی ٹیبل پر۔اس نے اس کی کارکیز اس کے حوالے کی

اوہ۔ارے میں بھی نہ۔جلدی جلدی میں بھول گئی۔ تھینکیو سر۔اس نے خوش ہوتے

ہوئے اپنے پروفیسر کا شکریہ ادا کیا

ویلکم۔یہ کہہ کر پروفیسر رکا نہیں بلکہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا

عجیب۔وہ بھی اسے نئے لقب سے نوازتی وہاں سے چلی گئی

****

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

یہ ایک مال کا منظر ہے جہاں مختلف طرح کی ضرورت کی چیزیں مجود ہیں۔ ایسے میں وہ بھی گفٹ شاپ کی طرف بڑھی۔ اس نے وہاں مختلف چیزیں دیکھی لیکن اسے کسی ایک کو پسند کرنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔

افرہ نے ٹیڈی بیئر بھی رکھا؛ ساتھ میں قیمتی پرفیوم بھی اٹھالیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ٹائی اور ایک عدد شرٹ بھی پیک کروادی۔ لیکن اصل مسئلہ بلیک شرٹ کے ساتھ میچنگ

ریسٹ واچ لینے کا تھا۔اس لیئے وہ کبھی ٹیڈی بئیر اور پرفیوم چوز کرتی تو کبھی شرٹ اور ٹائی کی طرف آجاتی۔

افففف یار!!!میں ان میں کیا چوز کروں اب؟اس نے خود سے الجھتے ہوئے کہا

کسی سے کہہ دیتی ہوں کہ وہ ہیلپ کر دیں لیکن کس سے؟افرہ خود سے سوال کرنے لگی

اممم۔ان سے کہہ دیتی یوں۔وہ ایک کی لڑکی کی جانب بڑھی

آہمم۔ایکسکیوزمی۔افرہ نے اس لڑکی کو پکارا جس کی پیٹھ اس کی طرف تھی

جی؟وہ لڑکی اس کی طرف مڑی

اگر آپ برا نہ مانیں تو کیا آپ میری تھوڑی سی مدد کرینگی؟افرہ نے مسکین شکل بنا کر کہا

کیسی مدد؟اس لڑکی نے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ مجھے کچھ چیزوں کی سلیکشن میں مدد کر دیں۔مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ کون ساوالا بیسٹ ہو گا؟افرہ نے مدد طلب نظروں سے دیکھ کر اسے آگاہ کیا

اوکے۔کہاں ہے؟وہ لڑکی اس کے ساتھ جانے کے لیئے راضی ہوئی

بس یہ سامنے والا شاپ ہے وہاں۔افرہ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے شاپ کا بتایا

اوکے تو پھر چلیں۔سامنے والی لڑکی بھی شاید جلد ہی گھل مل جانے والوں میں سے تھی اس لیئے اس کے ساتھ چلنے لگی

ویسے آپ کا نام کیا ہے پیاری لڑکی ؟اس لڑکی نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افرہ شیخ اور آپ کا ؟افرہ نے جواباً پوچھا

قرات العین شاہ عرف عینی۔آپ مجھے عینی بھی بلا سکتی ہو پیاری لڑکی۔اس نے افرہ کے گال پیار سے تھپتھپایا

آپ بھی بہت اچھی ہیں۔افرہ نے بھی اس کی تعریف کی

شکریہ۔عینی نے مدھم مسکراہٹ کے ساتھ اپنی تعریف وصول کی

آپ کرتی کیا ہیں افرہ؟اس نے افرہ سے پوچھا

میں میڈیکل کی سٹوڈنٹ ہوں اور کیا آپ بھی سٹوڈنٹ ہیں؟افرہ نے اپنا اندازہ لگایا

ارے نہیں میں تو بزنس کرتی ہوں اپنے کزن کے ساتھ ملکر۔افرہ نے مزے سے اسے بتایا

کیا؟لیکن آپ لگتی تو نہیں ہیں کہ جوب بھی کرتی ہو نگی۔افرہ نے حیرت سے پھیلتی آنکھوں سمیت کہا

کبھی کبھی جو نظر نہیں آتا؛وہ ہوتا ہے اور جو نظر آتا ہے ضروری نہیں کہ ویسا ہو بھی۔سمجھی پیاری لڑکی؟اب کی بار عینی نے اس کی ناک آہستہ سے دبائی

چلو اب بتاو کیا چوز کرنا ہے؟عینی نے سامنے پڑی چیزوں کو دیکھ کر پوچھا

یہ رہیں۔اب بتائیں کون سا چوز کروں؟افرہ نے سامان اس کے آگے رکھ کر کہا

ہمم۔۔ویسے کس کے لیئے لے رہی ہو یہ سب؟یہ تو جینٹس وئیر ہیں۔عینی نے اس سے پوچھا جس کے گال گلابی ہونا شروع ہو گئے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا وہ تمھارا کوئی بوائے فرینڈ ہے؟عینی نے آنکھیں سکیڑ کر پوچھا

نہیں۔افرہ نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا

تو پھر فیانسی؟عینی نے اسی انداز میں پوچھا

نہیں۔افرہ نے بھی اسی انداز میں جواب دیا

تو پھر ؟اب کی بار عینی نے آئیبر واچکا کر پوچھا

میرے نلکح ہیں۔افرہ نے اس سے کہا جو بغور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واو یار۔ تمھارا نکاح ہو چکا ہے لیکن لگتا نہیں ہے کہ تم نکاح فائیڈ ہو۔عینی نے پیار بھرے انداز سے اسے خود کے قریب کرتے ہوئے کہا

کبھی کبھی جو نظر آتا ہے ویسا ہوتا نہیں۔افرہ نے اسے اس کی بات لوٹائی جس پر عینی کا جاندار قہقہہ بلند ہوا

ہاہاہاہا۔اوکے چلو۔اب ڈیسائیڈ کرتے ہیں۔عینی نے اس کادھیان دوبارہ سے چیزوں کی طرف کرلیا

ایسا کرو کہ بلیک شرٹ کے ساتھ یہ سلور ڈائل کی گھڑی لو۔میرا کزن بھی ڈارک کلر لور ہے۔اس لیئے بلیک کے ساتھ سلور کومبوزیادہ بیسٹ ہے۔یہ پیک کروالو۔اور ساتھ مین اس کے لیئے ایک عدد بکے بھی لے جانا۔ناراض ہے نہ؟تومناو بھی پیار سے اسے۔مان جائے گا۔عینی نے بات کے آخر میں اس کے کان میں سرگوشی کے انداز میں کی

اوکے۔افرہ نے سر اثبات میں ہلا کر جواب دیا

ٹن

ٹن

اس کے موبائل پر کالر ٹیون بجی

اچھا اب میں چلتی ہوں۔میرا کزن میرا ویٹ کررہا ہے۔اوکے؟اس نے کال دیکھ کر اس سے اجازت طلب کی

اوکے آپیا۔آپ کا بہت بہت شکریہ۔اس نے افرہ کے گلے لگ کر اس کا شکریہ ادا کیا

ارے کوئی بات نہیں۔اپنا خیال رکھنا۔اللہ حافظ۔عینی نے ہاتھ ہلا کر کہا

آپ بھی اپنا خیال رکھیں۔اللہ حافظ۔افرہ نے بھی اسے الواعی کلمات کہے اور دوبارہ سے شاپ کے اندر چلی گئی

اب اس کا رخ گھر سے سمیر کی طرف جانے کا تھا۔جہاں اسے اپنے محبوب کو آرام سے منانا بھی تھا اور ساتھ میں اپنی 'محبت' کا اظہار بھی کرنا تھا۔

****

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

اسلام علیکم مام!!!افرہ نے گھر آکر سامنے لاونج میں بیٹھی صلہ بیگم کو سلام کیا اور پھر وہی بیٹھ گئی

وعلیکم سلام بیٹا!!!کہیں گئی تھی کیا؟انھوں نے سامنے شاپرز کو دیکھ کر پوچھا

ہاں مام وہ میں نے تھوڑی سی شاپنگ کرلی۔اس نے جھٹ سے جواب دیا

اوکے جاو فریش ہو کر آو۔ میں تمھارے لیئے کھانا لگاتی ہوں۔انھوں نے کہہ کر اسے بھی ہاتھ سے پکڑ کر اٹھایا

اوکے مما۔وہ بھی خراماں خراماں چلتی ہوئی کمرے میں پہنچ گئی

اس نے سارے شاپرز آرام سے الماری میں رکھے اور پھر شام کو سمیر کی طرف جانے کے لیئے کپڑے نکال کر رکھ دیئے اور پھر جلدی سے کپڑے چینج کر کے نیچے کھانا کھانے چلی گئی

تم نے کہیں جانا تو نہیں شام میں ؟ کھانے کے دوران صلہ بیگم نے اس سے پوچھا

کیوں ماما؟ خیریت ؟اس نے تشویش سے پوچھا

ہاں خیریت ہے۔شام کو سمیر کے ہاں بزنس پارٹی رکھی گئی ہے۔اس کے نیو برانچ کھلنے کی وجہ سے انھوں نے پارٹی آرگنائز کی ہے۔ تمھارے بابا، میں، اور حماد جارہے ہیں۔

انھوں سے اسے تفصیل سے آگاہ کیا

اور تم بھی چلو گی اور اس دفعہ میں کوئی بہانہ نہیں سنو گی۔ سمجھی؟اسے کچھ نہ بولتا دیکھ کر صلہ بیگم نے کڑے تیور لیئے اسے کہا جو آرام آرام سے کھانا کھا رہی تھی

اوکے ماما میں چلو نگی۔اب خوش؟اس کی تو گویا مراد ہی پوری ہو گئی تھی

ہمممم۔اب کھانا آرام سے کھا کر آرام کر لینا تاکہ شام میں جانے کے کیئے فریش فیل کر سکو۔صلہ بیگم نے اس کا گال تھپتپا کر کہا اور وہاں سے چلی گئی

وہ بھی خوش ہوتی جلدی جلدی کھانا کھا کر اپنے روم کی طرف بڑھ گئی۔ابھی وہ روم

میں آئی تھی کہ اسے محسوس ہوا کہ کچھ ہلکا سا گرا ہے قالین پر۔

وہ جیسے ہی پیچھے مڑی ایک شخص اس کے دروازے کے ساتھ کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ اس کے دیکھنے پر دروازے کی طرف بڑھا اور پھر اسے دیکھتے دیکھتے کنڈی چڑھا دی۔

ک۔۔ ککون ہو تم؟ اور یہ دروازہ کیوں بند کر دیا ہے تم نے؟ افرہ نے کچھ ڈرتے اور پھر ہمت کرتے اس سے کہا جو اسے نظر انداز کیئے اب پردوں کی جانب بڑھ رہا تھا

اس نے ایک ہی دفعہ میں سارے پردے کینھچ کر برابر کر دیئے اور پھر قدم قدم چلتا ہوا اس کے برابر آ کر کھڑا ہو گیا

اب بولو۔ کیا کہنا چاہتی ہو؟ جو کہو گی وہ سنو گا۔ اس نے افرہ کی آنکھوں میں جھانک کر کہا

تم کون ہو؟اور۔۔۔۔۔اور یہاں کیوں آئے ہو؟اس نے ہکلاتے ہوئے اس سے پوچھا

سچ کہوں تو تم سے ملنے کا دل کر رہا تھا افرہ۔اب کی بار اس نے اس کے کان کے پاس آکر سرگوشی نما انداز میں کہا

تت۔۔۔۔تم!!!افرہ نے کی انکھیں حیرت کی زیادتی کی وجہ سے پھیل گئیں

کیا ہوا سویٹی؟اب کی بار پھر سے سرگوشی نما آواز میں جواب دیا گیا

تم وہی ہو نہ جو راتوں کو مجھ سے ملنے آتا رہتا ہے؟افرہ نے اس کی جانب سے رخ مڑ کر پوچھا

انٹرسٹنگ سویٹی۔کافی ذہین ہو تم تو۔واہ۔اس کالب ولہجہ اثرانداز ہونے والے لہجوں میں سے ایک تھا

چلے جاو یہاں سے۔اس نے اسے دھکادینے کی کوشش کرتے ہوئے کہاجواسے دھکا دینے کے چکر میں خود دوقدم پیچھے ہٹی لیکن وہ جوں کاتوں وہی کھڑارہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جیسے ہی پیچھے ہوئی وہ دوقدموں کافاصلہ طے کرتے اس تک پہنچااوراسے بازو سے پکڑ کر خود کے قریب کیااوراس کے کان میں سرگوشی نماانداز میں بولنے لگا

تم مجھ سے پیچھا نہیں چھڑواسکتی۔جب تک میں خود تمھارا پیچھا نہیں چھوڑ دیتا۔اپنے ذہن میں بٹھالو یہ بات اچھے سے۔میں جانتاہوں کہ تم کسی اور کی ہو لیکن میں یہ بھی جانتاہوں کہ وہ تمھاراہو کر بھی تمھارا نہیں ہے۔اورہاں آج کی شام کو وہ سامنے بلیک

کلر کا فراک پہن کر چلی جانا ورنہ میں سب کے سامنے آکر رر۔۔

ابھی وہ بات کر رہا تھا کہ افرہ نے جھٹ سے اس کے منہ پر اپنا نرم و ملائم ہاتھ رکھا

پلیز زز۔۔۔تم جاو یہاں سے۔ تمھیں کسی نے یہاں دیکھ لیا تو بہت برا ہو گا۔تم جیسا کہو گے میں ویسا ہی کرونگی۔اب جاو یہاں سے پلیز زز۔افرہ نے نم آنکھوں اور بھیگے ہوئے لہجے میں کہا اور اپنا ہاتھ اس کے منہ سے ہٹا دیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے چلا جاتا ہوں لیکن جو کہا ہے تم نے۔اسی پر قائم رہنا۔اس نے انگلی اٹھا کر کہا

ابھی وہ بات کر رہا تھا کہ افرہ نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ماسک ہٹانا چاہا لیکن اس نے افرہ کی یہ کوشش ناکام بنادی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب کر لیا۔اب دونوں کچھ اس طرح کھڑے تھے کہ افرہ کی پیٹھ اس کے سینے سے ٹکرائی تھی۔

ایک بات کان کھول کر سن لو افرہ۔جب تک میں نہ چاہوں تب تک تم مجھ تک رسائی نہیں حاصل کر سکتی۔اپنا خیال رکھنا پھر آؤنگا کسی دن تم سے ملنے۔اب چلتا ہوں۔ اس نے زور سے اس کی کلائیوں کو جکڑ رکھا تھا لیکن افرہ پھر بھی اپنے آپ کو چھڑوا رہی تھی

اس نے اس کے ہاتھ چھوڑے اور پھر دروازہ کھول کر وہاں سے چلا گیا۔جبکہ پیچھے افرہ بت بنی اسے جاتا دیکھتی رہ گئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے ہوش میں آتے ہی باہر کی طرف دوڑ لگائی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔وہ ہوتا تو اسے نظر آتا نہ۔وہ جا چکا تھا لیکن اپنے لمس سے اسے آشنا کروا کر۔اس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا؛جہاں اس کی پکڑ سے نشان پڑ چکے تھے۔

ظالم!!!اس نے ہاتھوں کو رگڑا اور اسے لقب دیتی وہاں سے چلی گئی

****

Hadson Ke Is Shehar Mein Aaj Koyi Ayega

Khol Dega Raz Ya Phir Raz Khud Ban Jayega

Rat Ki Agosh Mein Ye Raz Rehne Dijiye

Kijiyega Kal Khulasa Aaj Rehne Dijiye

سب لوگ پارٹی کو انجوائے کر رہے تھے۔وہاں تمام بزنس کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنی بیگمات کے ساتھ آئے تھے۔اصحاذ بھی اپنی کزن عینی کے ساتھ آیا تھا۔وہ اسے بار بار یہی تلقین کر رہا تھا کہ یہاں کچھ نہ کرے۔بدلے میں وہ مسکرا کر سر ہلا دیتی۔

Hai Koyi Parwana Yahan Jo Jan Pe Apni

Khelega

Ashiqui Mein Hoke Fanaah Bahon Mein

Shama Ko Le Lega

Itni Haseeno Pe Kitni Dafa Ye Dola

Phir Bhi Fakeeron Ka Pehne Hue Hai Chola

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک لڑکی وہاں آئی اور اصحاذ کے گلے میں اپنے ہاتھ ڈالے۔ عینی اسے دیکھ کر اپنی مسکراہٹ دبانے لگی اور منہ دوسری طرف کر لیا جبکہ اصحاذ نے سختی سے اس کے بازوں ہٹائے اور وہاں سے اٹھ کر چلا گیا جبکہ عینی کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

Itar Ki Sheeshi Hai Jahan Bhi Khul Jaye

Hawa Mein Ghul Jaye Dil Jogi Da Har Funn

Maula

Har Funn Maula

اصحاذ وہاں سے اٹھ کر سیدھا بار ٹیبل کی طرف آیا اور وہاں کھڑے ہو کر پارٹی انجوائے کرنے لگا۔ ابھی وہ گلاس ہاتھ میں پکڑ کر ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کہ اس کی نظر سامنے سے آتے افرہ شیخ پر پڑی جو ارد گرد سے بے نیاز اپنی فیملی کے ساتھ ہمقدم ہوتی اس کی جانب آ رہی تھی۔

Aye Toh Kayi Karne Idhar Dil-E-Bekarar Ki Dawa

Shab Se Sehar Hote Hi Magar Bari Bari Sare Ho Gaye Hawa

وہ اسے بے خود سا دیکھے گیا لیکن پھر خود ہی اپنی نظروں پر پہرے بٹھا لیئے کیونکہ اسے اچھے سے یاد تھا کہ وہ کسی اور کی منکوحہ ہے۔اس لیئے اصحاذ نے اپنا رخ پھیر لیا اور پھر سے گانے اور ماحول کو انجوائے کرنے لگا۔

Shab Ke Andhere Mein Jannat Dikhane Wala

Main Toh Sawere Bhi Dil Na Dukhane Wala

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Ye Meri Bahon Mein Rat Jo Guzre Woh Umar Bhar Jaisi Hai

Dil Jogi Da Har Funn Maula

Har Funn Maula

وہ سادہ سی معصوم سی پری اسے دیکھ کر اس کی طرف آئی۔اس نے اس وقت وہی بلیک

کلر فراک کا پہنا ہوا تھا اور اس کے ساتھ اس نے بالوں کو سٹریٹ کیئے انھیں کھلا چھوڑا تھا۔ آج اس نے کوئی حجاب نہیں پہنا تھا کیونکہ بقول اس کے جب اس کا نلح وہاں موجود تھا تو پھر اسے ایسی چیزوں کی کوئی ضرورت نہیں تھی

سمیر ؟ افرہ نے اسے آواز دی جو اس وقت وہاں اکیلے کھڑا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں ؟ سمیر نے بے دھیانی میں اسے جواب دیا اور اسے مڑ کر دیکھنے لگا

سمیر۔ آئی ایم سوری۔ میں آپ کو آئیندہ کبھی شکایت کا موقع نہیں دونگی۔ اس نے بکے اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

اوکے۔ میں تو ناراض نہیں ہوں اب۔ کیونکہ اتنی پیار کرنے والی بیوی کے ہوتے ہوئے کون کم بخت ناراض ہو سکتا ہے ؟ اس نے خالص ٹھرک لہجے میں اس سے کہا

ہاہاہاہا۔اس کی بات سن کر افرہ کھلکھلا کر ہنس دی اور اس کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر وہاں سے چلی گئی

****

ارے سمیر۔کیسے ہو؟کسی نے سمیر کو پیچھے سے پکارا

ارے عینی تم؟کیسی ہو؟بہت سالوں بعد۔کہاں غائب ہو گئی تھی تم؟سمیر نے گرمجوشی سے اسے گلے لگایا اور پھر اس سے پوچھنے لگا

میں تو یہی تھی تم بتاو تم کہاں غائب تھے؟اور یہ لڑکی کون ہے تمھارے ساتھ؟اس نے سامنے لڑکی کی طرف دیکھ کر کہا جو منہ دوسری طرف کیئے فون پر بات کر رہی تھی

میں تو امریکہ میں تھا یار۔پورے تین سال بعد آیا ہوں۔اور یہ لڑکی میری ہونے والی بیوی ہے۔افرہ شیخ۔اس نے لہجے میں محبت سموئے اس سے کہا

اپنے نام کی پکار پر افرہ مڑی۔ جیسے ہی وہ مڑی اسے حیرت ہوئی کہ جس لڑکی سے وہ دوپہر کو مال میں ملی تھی وہی لڑکی دوبارہ سے اس کے سامنے کھڑی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افی تم؟ کیسی ہو؟اس نے باہیں کھول کر افرہ کو گلے لگایا جواباوہ بھی گرمجوشی سے اس کے گلے لگی

میں ٹھیک ہوں آپیا۔آپ سنائیں آپ کیسی ہیں؟اس وقت دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ رکھے تھے

میں بھی ٹھیک ہوں بھئی۔اس نے اس کے ہاتھوں کو ہلکا ساد باتے ہوئے کہا

ٹیک آ بریک لیڈیز۔کوئی مجھے بتائے گا کہ آپ دونوں پہلے سے ایک دوسرے کو جانتی ہیں کیا؟ سمیر نے بیچ میں مداخلت کرتے ہوئے دونوں سے پوچھا

اور عینی نے اسے پورا واقعہ سنایا لیکن بیچ بیچ میں تھوڑا بہت چھوڑ کر کیونکہ وہ جان گئی تھی کہ ابھی تک افرہ نے اسے وہ گفٹ نہیں دیا اس لیئے عینی نے بھی اس بات کا ذکر نہیں کیا اور مختصر ااسے بتایا کہ کیسے وہ لوگ ملے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا تم لوگ بیٹھو میں ابھی آتا ہوں۔کچھ گیسٹ سے ملنا ہے سو ایکسکیوز می۔ سمیر نے دونوں کو بٹھاتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔وہ دونوں بھی باتیں کرتی وہی بیٹھ گئیں۔

****

افرہ نے ادھر ادھر دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔وہ سمیر کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے ایک تاریک سی جگہ آ گئی۔اس نے نظریں گھما کر دیکھا تو اسے وہاں سمیر کھڑا ہوا دیکھائی دیا جو آسمان پر نظریں جمائے چودھویں کی چاند کو تک رہا تھا لیکن اس کی پیٹھ افرہ کی جانب تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آہستہ آہستہ قدم لیتی اس تک پہنچی اور پھر پیچھے سے اپنے بازووں کا گھیرا بنا کر اپنے ہاتھ اس کے گرد باندھ لیئے اور اس کی پشت پر اپنا سر رکھا۔

سمیر!! آپ جانتے ہیں؟ میں آپ سے کتنی محبت کرتی ہوں؟ تو آپ سن لیں میں آپ سے بے پناہ محبت کرتی ہوں۔اتنی زیادہ کہ اگر سمیر آپ کے لیئے خود کو قربان بھی کرنا پڑ جائے تو میں خود کو قربان ہونے سے دریغ نہیں کرونگی۔وہ سانس لینے کو رکی اور پھر بولنا شروع کر دیا

جانتے ہیں جب آپ مجھ سے ناراض ہوئے تھے تو مجھے ایسا لگتا تھا کہ ساری دنیا ہی روٹھ

گئی ہو مجھ سے۔ایسالگ رہا تھا مجھے کہ جیسے کوئی بہت ہی قیمتی چیز کھو گئی ہو۔اب تو آپ ناراض نہیں ہیں نہ؟اس نے سمیر کے گرد بندھے ہوئے بازووں کو تھوڑا زور دیکر اس سے پوچھا

میں آپ کی اس محبت کا جواب محبت سے دینا چاہتا ہوں باخدا۔گھمبیر لہجے میں کہا گیا

۷۷۷۷۷۷۷۷۷۷۷۷۷۷۷۷

میں آپ کی اس محبت کا جواب محبت دے دینا چاہتا ہوں۔ باخدا۔ گھمبیر لہجے میں کہا گیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن افسوس میں آپ پر اس قسم کا کوئی حق نہیں رکھتا مس افرہ۔ باخدا اگر آپ میری دسترس میں ہوتی تو اس محبت کا جواب میں آپ کو اپنے عمل سے دیتا مس افرہ۔ اس نے افرہ کو بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا اور تھوڑا سا اس کی طرف جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

افرہ نے جب دیکھا کہ وہ سمیر نہیں وہی 'شاہ' ہے تو شرم کی وجہ سے اس کے گال دہکنے لگے اور نظریں نیچے کیئے اپنے انگلیوں کو آپس میں مروڑنے لگی

وہ۔۔۔ وہ میں سم۔۔۔ سمجھی۔۔۔ کہ سمیر ہے تو۔۔ افرہ کے منہ الفاظ تو جیسے غائب ہوگئے اور جھکا ہوا سر مزید جھکا لیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اٹس اوکے مس افرہ !!میں جانتا ہوں کہ انسان سے ہی غلطیاں ہوتی ہیں۔ ریلیکس رہیں۔ اس نے گویا افرہ کی مشکل آسان کردی

آئی ایم سوری۔ افرہ نے پھر سے معذرت کی

کوئی بات نہیں لیکن صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ کبھی جو نظر آتا ہے وہ

کبھی بھی ویسا ہوتا نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ نے پیچھے سے دیکھ کر ہی مجھے سمیر سمجھ لیا کیونکہ آج میرا اور سمیر کا ڈریس کوڈ ایک جیسا ہے۔ لیکن ضروری یہ بھی نہیں ہے کہ ہر بار میں ہی ہوں۔ اس نے بڑے مہارت سے اس کی مشکل آسان کردی اور آخری بات پر زور دیکر کہا

افففف۔۔۔ میں بھی نہ۔ اتنی بدھو ہوں یہ بھی نہیں دیکھا کہ ان دونوں کا ایک جیسا ڈریس کوڈ ہے۔کیا سوچ رہے ہونگے یہ میرے بارے میں؟ افرہ خود سے جنگ لڑنے میں مصروف ہوگئی

ٹن

ٹن

ہاں ہیلو؟ کیا ہوا عینی؟ اس کی سوچوں کا ارتکاز اصحاذ کی کال نے توڑا اور وہ لاشعوری طور پر اسے دیکھنے لگی

کتنا مکمل مرد تھا وہ۔ صاف شفاف رنگت، کالی گہری آنکھیں، کسرتی جسم کا مالک، نہایت نرم مزاج اور اس کی وہ دلکش مسکراہٹ جو بات کرتے وقت ہمیشہ اس کے چہرے پر قائم رہتی تھی۔ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسے دیکھنے لگی تھی اور یہ اس کی نظروں کی تپش کا اثر تھا کہ اصحاذ نے اس کی طرف رخ کیا اور ایک آئیبرو اچکایا جیسے پوچھنا چاہتا ہو 'کیا'؟

اچھا اوکے میں آتا ہوں۔ اللہ حافظ۔ اس نے کال کاٹی اور اسے دیکھنے لگا

جی تو مس افرہ اگر میرا جائزہ لے چکی ہیں تو کیا میں جاوں؟ اس نے

خالص شوخ لہجے میں پوچھا

ہا۔۔ نہی۔۔ میرا مطلب جی۔ افرہ کے منہ میں جلدی بازی جو آیا اس نے بول دیا اور پھر ہاتھ ماتھے پر مارا

ہاہاہا۔ اب آپ بتائیں میں جاوں یا نہیں؟ اصحاذ نے پھر سے شوخ لہجہ اپنایا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس بار افرہ خاموش رہی اور اس کی خاموشی کو دیکھتے ہوئے اصحاذ کچھ بھی کہے بغیر وہاں سے جانے لگا

سنیں؟ اس کے چلتے قدم افرہ کی آواز پر رک گئے

جی؟ اصحاذ نے مڑ کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ کر پوچھا

وہ آپ یہ بات کسی کو نہیں بتائیں پلیز۔ افرہ نے نہایت معصوم سے انداز میں کہا

اوکے۔ میں کسی کو کچھ نہیں بتاوں گا۔ یہ ہمارے بیچ ایک راز رہے گا۔ اصحاذ نے اسی دلکش مسکراہٹ سمیت کہا جو کسی کا بھی دل دھڑکانے کا ہنر اچھے سے جانتی تھی

وعدہ کریں کہ آپ یہ بات کسی کو نہیں بتائیں گے؟ افرہ نے اس کے آگے ہتھیلی پھیلائی

پکا وعدہ۔ اصحاذ نے اس کے پھیلی ہوئی ہتھیلی پر اپنا ہاتھ رکھا اور اسے

نرمی سے دبا کر مطمئن کرنا چاہا

تھینکیو۔ افرہ نے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا

نو نیڈ۔ یہ کہہ کر اصحاذ نے اپنا ہاتھ دھیرے سے اس کے ہاتھ سے آزار کروایا اور پھر وہاں سے چلا گیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے جانے کے بعد افرہ نے چاند کو دیکھا جو اکیلے ہی پورے جہاں کو روشنی سے منور کیئے ہوئے تھا۔ تھوڑی دیر چاند کو تکنے کے بعد اس نے بھی ایک گہری سانس بھری اور وہاں سے چلی گئی۔

****

ویسے اصحاذ تم نے سمیر کی بیوی کو دیکھا؟ کتنی پیاری ہے نہ وہ؟ عینی نے اس سے پوچھا جو خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا

ہاں میں نے دیکھا تھا اسے۔ اصحاذ نے اسے جواب دیا جو میوزک پلئیر کے ساتھ لگی ہوئی تھی

کیا نام تھا اس کا؟ یار اتنا پیارا نام تھا سمیر کی بیوی کا۔ عینی اپنے ذہن پر زور دیتے ہوئے اس کا نام سوچنے لگی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افرہ شیخ۔ اصحاذ نے فورا جواب دیا

!!!ارے واہ بھئی۔ تم نے تو اس کا نام بھی یاد کرلیا ہے۔ کیا بات ہے عینی نے شرارتا کہا

تمھیں تو اچھے سے پتا ہے کہ میں کچھ بھی نہیں بھولتا۔ پھر چاہے وہ عام سی چیز ہو یا پھر کوئی خاص انسان۔ اصحاذ نے نہایت سنجیدگی سے کہا

ویسے سمیر تمھیں کیسا لگا اتنے سالوں بعد اس سے ملی ہو؟ اصحاذ نے بات کا رخ موڑا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سچ کہوں تو مجھے لگتا ہے کہ سمیر اب بھی پہلے جیسا ہے۔ اس کی نیچر میں کوئی بدلاو نہیں آیا ہے۔ عینی نے کسی خدشے کے تحت کہا

وہ کیسے اور تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ وہ بدلا نہیں ہے؟ اصحاذ نے کہہ کر موڑ کاٹا

کیونکہ کون اتنی پیاری بیوی کو چھوڑ کر کسی دوسری لڑکی کے ساتھ گھنٹے گزارتا ہے۔ عینی نے نہایت غصے سے کہا اور باہر دیکھنے لگی

اوہ اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن کبھی کبھی انسان کی فطرت نہیں بدلتی عینی۔ تم خود کو دیکھ لو۔ اس نے اپنی ہنسی دبا کر کہا

میں تمھارا خون پی جاونگی اصحاذ۔ عینی نے ہاتھ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

اچھا اچھا بابا سوری۔ پھر نہیں کہوں گا۔ اصحاذ نے مصنوعی ڈرتے ہوئے کہا

یہ ہوئی نہ بات۔ یہ کہہ کر عینی پھر سے سامنے کی طرف دیکھنے لگی

ابھی انھیں تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ان کے گاڑی کے سامنے سے ایک کیری ڈبہ تیزی سے گزرا اور تھوڑا آگے جاکر رک گیا

بد تمیز جاہل لوگ۔ گاڑی چلانی نہیں آتی تو چلاتے کیوں ہیں؟ عینی نے بہت غصے سے کہا کیونکہ اچانک گاڑی کے سامنے آنے سے ان کی کار ایک جھٹکے سے رکی تھی

بس کیا کہیں؟ اصحاذ نے کندھے اچکائے اور پھر سے گاڑی سٹارٹ کرنے لگا

وہ گاڑی بھی اب غائب تھی اور وہ لوگ اسی راستے سے گزرنے لگے جہاں سے وہ گاڑی گزری تھی۔ اب وہ گزر رہے تھے کہ عینی نے

ویسے ہی اصحاذ کی طرف دیکھا تو جو دیکھا اس نے تو چیخ پڑی

گاڑی روکو اصحاذ۔ اس نے سٹئیرنگ وہیل پر ہاتھ رکھا

کیا ہوا ہے؟ ابھی گاڑی لگ جاتی۔ کیا بچوں جیسی حرکتیں ہیں تمھاری؟ ایسا کون کرتا ہے؟ اصحاذ نے اسے ڈانٹا جو مسلسل باہر کی طرف دیکھ رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک منٹ۔ یہ کہہ کر عینی گاڑی سے اتر گئی اور اسی جانب بڑھ گئی جہاں اسے لگا کہ کچھ ہے

وہ تھوڑی آگے جاکر اس چیز کی طرف آئی اور آہستہ سے اس کے قریب آکر بیٹھ گئی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے چوا تو اسے محسوس ہوا

کہ کوئی زندہ وجود ہے جو تیز تیز سانسیں لے رہا ہے۔ چونکہ وہاں اندھیرا تھا اور دوسرا وہ وجود اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا اس لیئے صاف نظر نہیں آرہا تھا کہ وہ لڑکا ہے یا لڑکی؟

عینی نے ہمت کرکے اسے سیدھا کیا اور اسے دیکھنے لگی

آاااااہ !!!عینی نے اسے دیکھ کر چیخ ماری؛ ویسے تو وہ کافی مضبوط اعصاب کی مالکن تھی لیکن ایسے موقعوں پر اچھے اچھوں کے بھی ہوش اڑ جاتے ہیں۔

اوہ مائی گاڈ۔ یااللہ۔ اب کیا کروں؟ افف خدایا۔ عینی نے اس کا سر جلدی سے اپنی گود میں رکھا اور اس کا گال تھپتھپانے لگی

آپ پلیزز آنکھیں بند نہ کریں۔ میں آپ کو ہاسپٹل لیکر جاتی ہوں۔

اصحاذ اصحاذ۔ عینی نے اسے حوصلہ دینے کے ساتھ ساتھ اصحاذ کو بھی آوازیں دینا شروع کرچکی تھی

عینی کی آواز سن کر وہ بھی جلدی سے اس کی طرف آیا

کیا ہوا عینی؟ اور یہ لڑکی کون ہے؟ اس نے عینی کی طرف آکر اس سے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اصحاذ یہ سوال جواب کا وقت نہیں ہے۔ پلیززز ان کی حالت ایسی نہیں ہے کی ابھی کچھ کہا جائے۔ ہمیں انھیں جلدی سے ہاسپٹل لیکر جانا ہوگا۔ آو انھیں اٹھانے میں میری مدد کرو۔ عینی نے اصحاذ سے کہا جو عجیب نظروں سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا

چلووو۔ مدد کرو میری۔ عینی نے اسے بازو سے ہلایا تو وہ بھی ہوش کی دنیا میں آتے اس کی طرف بڑھا اور اسے اٹھا کر گاڑی کی طرف لیکر آ گئے

گاڑی میں پیچھے اس وجود کو لٹایا گیا اور اس کے ساتھ عینی بھی پیچھے بیٹھ گئی اور اس کا سر اپنی گود میں رکھ کر اس کے ہاتھوں کو مسلنے لگی۔ اس نے گاڑی میں لائٹ اون کی تو عینی نے اس کی طرف دیکھا جہاں اس کے جسم پر کپڑے جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے تھے اور ہاتھ اور بازووں پر زخم کے نشان تھے۔ یہاں تک کہ اس کا چہرہ بھی خون سے لت پت تھا۔ مطلب صاف تھا کہ اس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔

عینی نے اس کی حالت دیکھ کر سختی سے اپنی آنکھیں میچیں اور اپنے

آنکھوں میں آئی نمی کو اس نے مزید نہیں روکا اور آنسو اس کے گال تر کرتے گئے اور اپنے گلے میں موجود سٹالر کو اس پر ڈالا۔

وہ لوگ ہسپٹل پہنچ گئے تو جلدی سے اسے سٹریچر پر ڈال کر اندر کی طرف بڑھ گئے۔ جبکہ ان سب میں اصحاذ کافی خاموش ہوگیا تھا۔
دوسری طرف عینی اس لڑکی کی زندگی کی دعائیں مانگ رہی تھی۔ وہ اسے نہیں جانتی تھی لیکن پھر بھی اس کی زندگی کی دعائیں مانگ رہی تھی جو ابھی آدھا گھنٹہ پہلے ہی اس سے ملی تھی۔

****

وہاں سے جانے کے بعد افرہ نے سمیر کو گفٹ دیا اور دیر تک ان کے گھر رکنے کے بعد وہ لوگ گھر واپس آگئے۔ گھر آکر سب لوگ اپنے

اپنے کمروں میں چلے گئے تو وہ بھی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی

افرہ نے کپڑے بدلے تو باہر آکر وہ بیڈ پر لیٹ گئی اور پورے دن کے بارے میں سوچنے لگی

اسے بے اختیار وہ نیلی آنکھوں والا یاد آیا جس کی گرفت نے دوپہر کو اس کے کلائیوں پر نشان چھوڑ دیئے تھے اور پھر پارٹی میں اصحاذ کا اس کا ہاتھ پکڑنا یاد آیا جس کی گرفت میں نرمی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افففف یہ کچھ بہت ظالم ہوا کرتے ہیں۔ افرہ نے کہہ کر جھرجھری لی اور بے ساختہ اپنے کمرے کی کھڑکی کی طرف دیکھنے لگی

کھڑکی کو دیکھتے دیکھتے نیند اس پر مہربان ہوگئی اور وہ بھی نیند کی وادیوں

میں چلی گئی۔ وہ ایسی ہی تھی باتوں کو سر پر سوار نہ کرنے والی۔ وہ بھول جایا کرتی تھی۔ اس لیئے وہ یہ بات بھی بھول گئی کہ پارٹی میں اس کے اور اصحاذ کے بیچ کیا ہوا تھا؟

****

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تواردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

اس پیشنٹ کے ساتھ کون ہیں؟ آئی سی یو سے ڈاکڑ باہر آئے تو انھوں نے پوچھا

جی۔۔۔ ہم ہیں۔ عینی نے جلدی سے جواب دیا جس کے خود کے کپڑوں پر بھی اس لڑکی کے چہرے پر موجود خون کی وجہ سے نشان پڑ چکے تھے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آپ دونوں کو بلا رہی ہے۔ لیکن دھیان رہے کہ زیادہ باتیں نہیں کرنی۔ ڈاکڑ کہہ کر آگے بڑھ گئے

وہ ٹھیک تو ہے نہ؟؟ عینی سے پہلے اصحاذ نے پوچھا

وہ ٹھیک ہیں لیکن۔۔۔ ڈاکڑ کہہ کر خاموش ہوگئے

لیکن کیا؟ عینی نے بے تابی سے پوچھا

ان کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ ان کے ساتھ گینگ ریپ کیا گیا ہے۔ یہ تو اچھا ہوا کہ آپ لوگ اسے جلدی سے لیکر آ گئے ورنہ ان کی جان کو خطرہ ہوتا۔ یہ کہہ کر ڈاکٹر آگے کی جانب بڑھ گئے جبکہ وہ دونوں بھی آئی سی یو کی جانب بڑھ گئے جہاں زندگی اور موت کے بیچ لٹکتی وہ لڑکی ان کی راہ دیکھ رہی تھی۔

اصحاذ نے جب اسے دیکھا تو اس نے اپنی نظریں نیچی کر لی جبکہ عینی نے اس تک پہنچ کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا اور اس انجان سی لڑکی کے ہاتھ کی پشت پر ہونٹ رکھے

می۔۔۔می۔۔۔میں کچھ۔۔۔ م۔۔مانگنا چاہتی ہوں۔ اس لڑکی نے پھولتی ہوئی اور سینے میں اٹکتی ہوئی سانسوں کے درمیان کہا

ہاں ہاں بولو نہ۔ کیا مانگنا چاہتی ہو؟ ہم لیکر آئیں گے تمھارے لیئے۔ عینی نے اس کے ہاتھ کو آہستہ سے دبا کر کہا

بھ۔۔۔بھائی۔ اس نے اصحاذ کو پکارا جو منہ دوسری طرف کیئے کھڑا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھ۔۔۔بھائی۔ پہلے سے زیادہ زور سے پکارا گیا

ہاں۔ اصحاذ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی طرف آیا

بھ۔۔۔بھائی۔ می۔۔۔میں چاہتی ہوں ک۔۔۔کہ آپ مج۔۔۔مجھ سے۔۔۔ وع۔۔۔وعدہ کریں۔ اس نے بہ مشکل اپنی اٹکتی سانسوں کے درمیان اپنی بات جاری رکھی۔

ہاں بولو۔ میں سن رہا ہوں۔ اصحاذ نے اس کے سرہانے کھڑے ہوکر کہا

اور پھر اس لڑکی نے جو کہا اس پر دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر اس کے ہاتھ کو۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہہ پاتے وہ لڑکی انھیں یونہی شش و پنج میں چھوڑ ہمیشہ کے لیئے دوسرے جہاں میں چلی گئی جہاں سے کوئی بھی واپس نہیں لوٹتا۔

****

اس نے منہ کھولا یا نہیں؟ شانزل نے اپنے خاص بندے 'خان' سے پوچھا

ہاں۔ طوطے کی طرح زبان کھولی ہے اس نے۔ وہ لہجے میں نفرت

سموئے کہہ رہا تھا

ہمم۔ جگاو اسے !شانزل نے حکم دیا اور اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا

اس نے بھی پانی کی بالٹی اس پر الٹ دی جس کی وجہ سے وہ ہڑبڑا کر اٹھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کک۔۔۔ کیا ہوا؟ وہ شخص بےہوشی کی دنیا سے واپس ہوش کی دنیا میں آتے ساتھ ہی بڑبڑایا

سنا ہے تم نے سب کچھ بتا دیا ہے۔ امپریسو !!!شانزل نے داد دیتی نظروں سے دیکھ کر اس کا تمخسر اڑایا

ہا۔۔۔ہاں۔ اس نے کہا تھا کہ اگر میں سب۔۔۔ بتا دوں تو تم مجھے آزاد کردوگے۔ اب تو میں نے سب بتا دیا ہے۔۔۔۔ اب۔۔۔ اب مجھے آزاد کردو۔ اس نے ہمت کرتے ہوئے سامنے بیٹھے شخص سے کہا جو اس کی بات سن کر سر دائیں بائیں ہلا رہا تھا اور تیز آواز سے ہنس رہا تھا

تمھیں آزادی چاہیئے نہ؟ شانزل یکدم سنجیدہ ہوا اور اٹھ کر اس کے سامنے آیا

ہاں۔ اس نے گردن اثبات میں ہلائی

ویسے اپنے باپ کی طرح لالچی ہو تم بھی۔ شانزل نے کہہ کر سختی سے اس کے بال مٹھی میں جکڑے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تت۔۔۔تم نے کہا تھا کہ تم۔۔۔ مجھے چھوڑ دوگے۔ اب وہ شخص رو رہا تھا اور مسلسل خود کو چھڑوا رہا تھا لیکن بے سود

ابھی آزاد کر دیتے ہیں۔ اتنی بھی جلدی کیا ہے؟ اس نے اس شخص کے بالوں پر اپنی گرفت ڈھیلی کردی اور پھر تھوڑا پیچھے ہو کر اسے دیکھنے لگا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے گلے میں لٹکتی ہوئی چین نکالی اور اسے پھر اپنے ہاتھ میں لیئے اس میں موجود چاقو کھول دیا اور اسے دیکھ کر ہنسنے لگا

نہی۔۔۔نہیں۔ وہ بندھا ہوا شخص سر نفی میں ہلا رہا تھا کیونکہ موت اسے اپنے سامنے نظر آرہی تھی

شانزل اس تک آیا اور وہ چاقو پوری قوت سے اس کے بائیں آنکھ میں گھونپا۔ وہ چیخ رہا تھا لیکن شانزل بڑی مہارت کے ساتھ اپنا کام کر رہا تھا اور ایسے ظاہر کر رہا تھا کہ جیسے وہ انسان نہیں بلکہ کسی گوشت کے لتھڑے کے ساتھ کھیل رہا ہے۔

اس نے دوبارہ وہ چاقو اس کے دوسرے آنکھ میں گھونپا اور پھر اس کے منہ کو سختی سے دبوچا۔ جس کی وجہ سے اس کا منہ کھل گیا۔ شانزل نے اس کی زبان کھینچی اور دیکھتے دیکھتے وہ بھی کاٹ ڈالی اور ساتھ پڑے ٹرے میں پھینک دی۔

وہ چیخ رہا تھا۔ درد اور تکلیف حد سے زیادہ ہورہی تھی۔ لیکن شانزل نے اس کی چیخوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس کے ایک ایک کرکے

ہاتھ بھی توڑ ڈالے اور پھر گہرے سانس لیکر اس سے پیچھے ہوا تو اپنے ہاتھ تولیئے سے صاف کرلیئے اور وہاں موجود اپنے خاص ملازم 'خان' کو اشارہ کیا اور جاتے وقت یہ کہنا نہ بھولا کہ اس کو ٹھکانے لگائے جیسے اسے کہا گیا ہے۔

وہ بھی حکم کی تعمیل کرتا باقی کا کام اپنے دوسرے ساتھیوں سمیت کرنے لگا۔ اور پھر کام کرکے شانزل کے کہے کے مطابق اب انھیں آگے کا کام صبح سویرے کرنا تھا۔ اس لیئے اس جگہ کہ صفائی کرکے وہ لوگ وہاں سے چلے گئے۔

****

بیٹا تم نے کیا سوچا ہے پھر؟ سکندر شاہ اصحاذ کے پاس آکر اس سے

پوچھنے لگے جو کسی غیر مرئی نکتے کو گھور رہا تھا

کس بارے میں بابا؟ اس نے ناسمجھی سے ان کی طرف دیکھ کر پوچھا

تم اچھے سے جانتے ہو کہ میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں!؟
سکندر شاہ نے خفگی سے کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور اب بھی یہی کہوں گا کہ مجھے ابھی شادی نہیں کرنی پلیززز۔ مجھے کچھ بھی نہیں بھولتا بابا۔ اس نے سر ہاتھوں میں گرا لیا

خود اپنے لیئے نہ سہی اپنے بیٹے کے بارے میں سوچو بیٹا۔ کب تک وہ میڈ کے ہاتھوں میں پلا بڑھے گا؟ سکندر شاہ اس پر ایموشنل وار کرنے

لگے

مجھے اور عینی کو بھی تو آپ نے بڑا کیا ہے نہ بابا۔ اسی طرح میں بھی اپنے بیٹے کی پرورش کروں گا۔ اگر سکندر اس کا باپ تھا تو وہ بھی انھی کا بیٹا تھا

چلو جیسے تمھاری مرضی بیٹا۔ تم سے کون بحث میں جیت سکتا ہے؟ آخر میرے بیٹے ہو کوئی کیسے تمھیں ہرا سکتا ہے؟ سکندر شاہ نے محبت سے اس کے کندھے پر ہاتھ دھرا اور آخر میں فخر سے اپنی بات مکمل کی

بابا؟ اصحاذ نے انھیں بلایا

ہاں بیٹے۔ انھوں نے جواب دیا

مجھے کافی دنوں سے مما یاد آرہی ہیں۔ مجھے ان سے ملنا ہے بابا۔ میں قبرستان بھی گیا تھا اس دن لیکن پھر بھی مما کی بہت یاد آتی ہے آج کل۔ اس نے کہہ کر سکندر کی گود میں سر رکھا

ہاں بیٹا۔ مجھے بھی علینہ بہت یاد آتی ہے۔ بلکہ وہ تو زندہ ہے بیٹا۔ مجھ میں، تم میں تمھاری صورت۔ جاتے جاتے وہ مجھے تمھاری صورت میں اپنا سب کچھ دیکر گئی ہے۔ سکندر شاہ نے آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا اور اپنی بات مکمل کی

مما بہت پیاری تھی نہ؟ کتنا خیال رکھتی تھی میرا اور عینی کا اور بابا ان کی آنکھوں کا رنگ بھی کتنا خوبصورت تھا۔ ہیزل گرین کلر کی خوبصورت آنکھیں تھیں ان کی۔ وہ ٹرانس کی کیفیت میں کہہ رہا تھا

ہاں۔ اسے بچوں سے خاص لگاو تھا۔ بہت زیادہ۔ سکندر شاہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے

بس بابا۔ رونا نہیں۔ مما کی روح کو تکلیف پہنچتی ہے نہ۔ اس نے اپنے بابا کے آنسوں پونچھے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ مجھ سے دور ہوکر بھی میرے قریب ہے بیٹا۔ کیا ہوا جو وہ اس جہاں میں ہے۔ وہ آج بھی میری سینے میں دھڑکتے ہوئے دل کی دھڑکنوں میں زندہ ہے۔ سکندر شاہ فرط محبت سے کہہ رہے تھے۔ ان کا ایک ایک لفظ ان کی سچی محبت کا ثبوت دے رہا تھا

مجھے پتا ہے کہ آپ مما سے بہت محبت کرتے ہیں۔ لیکن یوں کہہ کر

مجھے جیلس کروا رہے ہیں آپ؟ اصحاذ نے ماحول میں چھائی افسردگی کو کم کرنے کی خاطر کہا جس میں وہ کامیاب بھی ہوگیا

ہاہاہاہا۔ نہیں میرے بیٹے جس طرح وہ مجھے عزیز ہے اسی طرح تم بھی عزیز ہو میرے بیٹے۔ انھوں نے اصحاذ کی بے داغ پیشانی چومی اور اسے سینے سے لگا لیا

سر؟ ابھی وہ بیٹھے بات کر رہے تھے کہ میڈ کی آواز آئی

ہاں۔ اصحاذ نے جواب دیا

وہ اذان بیٹے بہت رو رہے ہیں۔ میڈ نے آکر اسے اطلاع دی

آپ انھیں یہی لے آئیں۔ میں دیکھتا ہوں کیسے روتا ہے میرا شیر؟ اس نے جذبات سے چور لہجے میں کہا جبکہ سکندر شاہ اس کی اتنی محبت دیکھ کر خوش ہورہے تھے۔ انھیں اپنے اس بیٹے پر بہت فخر تھا کہ وہ عادتوں میں زیادہ تر ان کی من چاہی بیوی 'علینہ شاہ 'کا دوسرا عکس تھا

آجا میرا شیر۔ میرا بچہ۔ روتے کیوں ہو؟ ہاں بابا ہے نہ !وہ ابھی اسے دیکھ رہے تھے اور اپنی سوچوں میں ڈوبے ہوئے تھے کہ ان کی سماعت سے اصحاذ کی آواز ٹکرائی جو اذان کو گود میں لیئے اسے چپ کروا رہا تھا

بھئی میں تو روم میں چلا تم سنھبالو اپنے بیٹے کو۔ ہاہاہا بیسٹ آف لک بیٹے۔ وہ ہنستے ہوئے اس کا کندھا تھپتھپاکر چلے گئے

اٹس ناٹ فئیر بابا۔ اس نے مصنوعی ناراضگی سے کہا

اوکے دین بی ریڈی فار گیٹینگ میریڈ۔ سکندر شاہ نے پھر سے وہی موضوع چھیڑا

اوکے بابا۔ میں خود سنبھالوں گا اپنے بیٹے کو۔ آپ جاکر آرام کریں۔ انھیں پھر سے پھڑی سے اترتے دیکھ کر جلدی سے کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاہاہاہا۔ جواب میں اسے سکندر شاہ کا قہقہہ سنائی دیا۔ وہ بھی انھیں خوش دیکھ کر مسکرادیا اور پھر اذان کی طرف متوجہ ہوگیا اور ہاتھ میں پکڑی فیڈر اسے پلانے لگا۔ وہ دونوں باپ بیٹے کم اور جگری دوست زیادہ تھے۔

****

!!!ٹینگ ٹانگ

!!!ٹینگ ٹانگ

کسی نے صبح سویرے آفندی ولا کی گھنٹی بجائی

یہ اس وقت کون ہوسکتا ہے؟ شاید بھیک مانگنے والے ہوں۔گیٹ کیپر نے سوچا اور پھر سے اپنی نیند پوری کرنے لگا

!!!ٹینگ ٹانگ

اس بار کسی نے بیل پر گویا ہاتھ ہی رکھ دیا تو گیٹ کیپر بھی اسے کئی

صولواتوں سے نوازتا گیٹ کھولنے کے لیئے اٹھ کھڑا ہوا

ارے کون ہے؟ کیا صبح صبح گھنٹی پر ہاتھ رکھ کر بھول گئے ہو؟ وہ اپنی دھن میں مگن دروازہ کھول چکا تھا لیکن باہر کوئی بھی نہیں تھا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے کوئی نظر نہیں آیا تو وہ واپس جانے کے لیئے پلٹ گیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن جیسے ہی پلٹا اس کے سامنے سفید کفن جیسے لپٹے کپڑے میں کچھ پڑا ہوا نظر آیا

یہ کیا ہے؟ وہ اس سفید کپڑے کی جانب بڑھا اور اس کا ایک سرا پکڑ کر دیکھنے لگا

آآآآآ یہ تو۔ توبہ توبہ !!صاحب جی کو بتا دیتا یوں۔ اس نے جلدی سے دوسرے ملازموں کی مدد سے اس چیز کو اٹھا کر اندر کی طرف لائے

صاب جی۔ غضب ہوگیا۔ صاب جی !!!ان کے گھر کے سب سے بڑی عمر کی بوا لاونج کے وسط میں کھڑی ہوکر اونچا اونچا چیخنے لگی

غضب ہوگیا !!!ہم لٹ گئے صاب جی !!!برباد ہوگئے۔ وہ اونچی آواز میں رو رہی تھی اور دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پیٹ رہی تھی

کیا ہوا شمسہ بوا؟ کیوں ایسے چیخ رہی ہو صبح صبح؟ ساحل آفندی نے ناگواری سے پوچھا

وہ۔۔۔ وہ صاب جی۔ ساحر صاب۔ وہ پھر سے رونے لگی

کیا ہوا ساحر کو؟ کیا وہ آگیا کیا؟ انھوں نے پھر سے پوچھا

ہاں۔ وہ آچکے ہیں صاب جی۔ باہر ہیں وہ۔ یکدم وہ خاموش ہوگئ اور اس کا جواب لیلی نامی دوسری کم عمر ملازمہ نے دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عجیب لوگ ہیں۔ وہ خود سے بڑبڑاتے باہر کی جانب بڑھ گئے

غلام بخش؟ ارے او غلام بخش کہاں ہو سب؟ ساحل آفندی نے گیٹ کیپر کو آواز دی

صاب جی۔ وہ باہر۔۔۔۔ لاش۔۔۔ ہے۔ اس نے ٹوٹے پھوٹے لہجے میں کہا

لاش؟ کیا بکواس کر رہے ہو؟ کس کی لاش ہے؟ وہ تقریبا دھاڑے اس پر۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔ آپ خود دیکھ لیں۔ اس نے مودب انداز میں کہا اور باہر کی طرف بڑھنے لگا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کی دھاڑنے پر ان کی بیوی تمنا بھی باہر آگئیں اور ان کی دھاڑ پر دل تھام کر رہ گئیں۔

ساحل آفندی جب باہر آئے تو انھوں نے دیکھا کہ کفن میں لپٹی ہوئی لاش ہے۔ انھوں نے اس لاش کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو لڑکھڑا کر پیچھے ہوگئے۔

ی۔۔۔یہ نہیں ہوسکتا۔ نہیں ہوسکتا۔ وہ مسلسل سر کو دائیں بائیں ہلا رہے تھے گویا اس بات کا یقین دلا رہے تھے کہ سامنے پڑی لاش ان کے بیٹے کی نہیں ہے۔

کیا نہیں ہوسکتا ساحل؟ تمنا آفندی ان کی طرف آتے ہوئے بولیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ دیکھو۔ یہ ہمارا بیٹا نہیں ہوسکتا۔ انھوں نے اسے بازو سے گھسیٹ کر لاش کے سامنے لاکر کھڑا کردیا

وہ تو ساحر کی لاش دیکھ کر ہی غش کھا کر گر پڑی تو وہ بھی گھٹنوں کے بل وہی بیٹھ گئے اور آنسوں ان کا چہرہ بھگونے لگے۔

دو گھنٹے بعد اس کی فرانزک رپورٹ بھی آگئی۔ جس میں لکھا تھا کہ اس کے جسم کی کوئی بھی ہڈی سہی حالت میں نہیں ہے؛ صرف یہی نہیں بلکہ اسے نامرد بھی کیا گیا ہے۔

یہ سب دیکھ کر تو گویا ان پر آسمان ہی ٹوٹ پڑا۔ ادھر سمیر بھی بھائی کی لاش دیکھ کر صدمہ سے خاموش ہوچکا تھا۔ جو خوش تھا ان سب میں وہ تھی لیلی۔ وہ کیوں خوش تھی؟ فلحال یہ بھی ایک معمہ ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

جی تو آپ کو ایک اہم خبر سے آگاہ کرتے چلیں کہ ملک کے نامور بزنس مین اور سیاست دان ساحل آفندی کے بڑے بیٹے ساحر آفندی کی لاش مل چکی ہے جو کہ نہایت بری حالت میں ہے۔ باقی کی خبروں

کے لیئے ہمارے ساتھ رہیئے۔ ٹی وی پر یہ خبر دھڑا دھڑ نشر کی جارہی تھی

عاص؟ تم نے دیکھا؟ ساحر کو کسی نے مار دیا یار۔ عینی نے شاک کی کیفیت میں کہا

ہاں دیکھ رہا ہوں صبح سے نیوز میں۔ اس نے بلکل سپاٹ لہجے میں کہا

ہمم !!!ویسے اسے کیوں مارا ہوگا اور کس نے؟ عینی نے سوچنے والے انداز میں پوچھا

مارنے کا مجھے نہیں پتہ لیکن۔۔۔ اصحاذ نے دانستہ بات چھوڑ دی

لیکن؟ عینی نے بے تابی سے پوچھا

لیکن مجھے لگتا ہے کہ یہ قتل شاید اسی 'نیلی آنکھوں والے بدمعاش 'نے کیا ہوگا۔ اصحاذ نے تکا لگایا اور اس کے تاثرات دیکھنے لگا

ہاں۔ کیاااا؟ عینی نے تقریبا چیختے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں بھئی۔ کیا ہوا؟ اس سے بعید بھی نہیں ہے۔ اتنے قتل کیئے اس نے یہ بھی کیا ہوگا نہ۔ اصحاذ نے کہہ کر جان چھڑوائی

ہوسکتا ہے لیکن پلیز اس طرح اسے بدمعاش کہہ کر تم میری 'محبت 'کی تذلیل تو نہ کرو نہ۔ عینی نے منہ بسور کر کہا

اچھا بھئی۔ میں اسے شانزل کہوں گا جو اس کا نام ہے۔ اب ٹھیک ہے؟
اصحاذ نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کی خاطر کہا

ہاں اب ٹھیک ہے۔ عینی نے سادہ لہجے میں کہا

ویسے تمھیں اس کے خلاف کوئی بات برداشت کیوں نہیں ہے؟ اصحاذ نے پھر سے اسے چھیڑا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عشق 'ایک لفظی جواب آیا'

ہاں بھئی۔ اب عشق پر سبق دینے نہ بیٹھ جانا۔ ہمیں چلنا بھی ہے سمیر کے گھر۔ تیاری پکڑو جانے کی۔ یہ کہہ کر اصحاذ اٹھنے لگا لیکن عینی کی آواز پر پھر سے بیٹھ گیا

اذان کیسا ہے؟ پورے دو ہفتے بعد ملونگی میں اپنے شہزادے سے کہاں ہے میرا شہزادہ؟ عینی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اذان کے بارے میں پوچھا

وہ میڈ کے پاس ہے۔ بوا بوا۔ اصحاذ نے کہہ کر میڈ کو آواز دی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بھی اذان کو لیکر ان کے پاس آگئی تو عینی نے جھٹ سے اذان کو ان کی گود سے لیکر پکڑا اور چٹاچٹ اس کے گال چومے اور اس کے ننھے ننھے ہاتھوں کو آہستہ سے پکڑ کر ان کے ساتھ کھیلنے لگی جبکہ اصحاذ نے بھی اس کے گال چومے اور پھر اوپر کی جانب اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

****

عینی، اصحاذ اور سکندر شاہ تینوں آفندی ولا آئے۔ جیسے ہی وہ تینوں گاڑی سے اترے؛ اتفاقاً اس وقت افرہ بھی اپنی فیملی کے ساتھ گاڑی سے اتر کر اندر کی جانب بڑھ رہی تھی۔ دونوں نے ایک جیسا سفید شلوار سوٹ پہنا تھا۔

وہ بھی اسے دیکھتا اندر کی جانب بڑھ گیا جہاں عینی اس کا انتظار کر رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی گھر کے اندر گئی اور پھر سامنے لاونج میں آکر بیٹھ گئی اور وہی بیٹھ کر تلاوت کرنے لگی۔ عجیب وحشت زدہ ماحول تھا۔ عورتوں کا بین جاری تھا۔ کچھ عورتیں تو تلاوت کم اور باتیں زیادہ کر رہی تھیں۔

وہ بھی سر جھٹک کر تلاوت کرنے لگی۔ تلاوت کرنے کے بعد وہ اٹھی اور ساحر کے امی کے پاس آکر انھیں دلاسہ دینے لگی۔ تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھ کر اس نے ویسے ہی ادھر ادھر دیکھا تو اسے افرہ نظر آگئی۔

افی؟ عینی نے اسے آہستہ آواز میں پکارا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے نام کی پکار اور جانی پہچانی آواز پر افرہ نے سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے عینی کھڑی تھی۔

آپیا !!!وہ جھٹ سے عینی کے گلے لگتے رونا شروع ہو چکی تھی

بس بس !رو نہیں۔ چپ شاباش۔ بس رو نہیں۔ تم رووگی تو آنٹی کو

کون سنھبالے گا؟ عینی نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

لی۔۔۔ لیکن ساحر بھائی کو کوئی کیوں مارے گا؟ وہ۔۔۔وہ تو اتنے اچھے تھے۔ افرہ نے سر جھکا کر ہچکیوں سمیت کہا

پتہ نہیں یہ تو وقت بتائے گا۔ تم رونا توبند کردو یار۔ عینی نے پھر سے اس کے آنسو صاف کیئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ لوگ بیٹھے رہے۔ نہ دن کا ہوش تھا؛ نہ دوپہر کا نہ شام کا۔ وہ اور عینی اٹھ کر ساحر کی امی کے پاس آکر بیٹھ گئیں اور پھر تھوڑی دیر بعد افرہ باہر لان کی طرف چلی گئی کیونکہ اسے گھٹن سی محسوس ہورہی تھی۔

افرہ لان میں آکر بیٹھی تو آسمان کو دیکھنے لگی۔ وہ آسمان کو دیکھنے میں

اتنی مگن تھی کہ اسے ہوش ہی نہ رہا کہ کوئی اس کے ساتھ آکر بیٹھ چکا ہے۔

کیا ڈھونڈ رہی ہے اس آسمان میں؟ ساتھ بیٹھے شخص نے استفسار کیا

چاند۔ اس نے ویسے ہی بیٹھے جواب دیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نظر آیا پھر؟ پھر سے پوچھا گیا

نہیں۔ آج چاند بھی نہیں ہے۔ بہت گھٹن زدہ ہے سب کچھ۔ ویسے ہی گم صم جواب دیا گیا

جب گھٹن انسان کے اندر ہو تو اسے باہر کا ماحول بھی گھٹن زدہ محسوس ہوتا ہے مس افرہ۔ وہی دلکش آواز اسے سنائی دی تو وہ فورا ہوش میں آتی اس کی طرف دیکھنے لگی

شاہ۔۔آپ؟ افرہ نے اپنے لہجے پر قابو پاتے ہوئے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی میں۔ اصحاذ نے جواب دیا

ویسے آپ مجھے شاہ کیوں بلاتی ہیں؟ اصحاذ نے آئیبرو اچکا کر پوچھا

کیونکہ آپ کا نام بہت بڑا ہے۔ بے اختیار زبان سے پھسلا

اچھا اوکے۔ اصحاذ نے مصنوعی حیرت سے کہا البتہ ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ در آئی

آپ کے دوست ہیں؟ تھوڑی دیر بعد اصحاذ نے پوچھا

میں دوست نہیں رکھتی۔ افرہ نے سادہ لہجے میں کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کیوں؟ اصحاذ نے حیرت سے پوچھا

پتہ نہیں۔ کوئی میرا دوست بنتا ہی نہیں ہے۔ افرہ نے عام سے لہجے میں کہا

تو کوئی بات نہیں۔ آپ میری دوست بن جائیں۔ اصحاذ نے کہہ کر ہاتھ بڑھایا

سوچوں گی۔ افرہ نے اس کے پھیلی ہوئی ہتھیلی کو دیکھتے ہوئے کہا

اوکے مس افرہ۔ نو پرابلم لیکن کیا مجھے آپ کا نمبر مل سکتا ہے؟ اس نے پھر سے ہاتھ بڑھایا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں بلکل۔ اس نے اصحاذ کو نمبر نوٹ کروایا اور پھر دونوں نے ایک دوسرے کا نمبر سیو کر لیا

ویسے آپ کرتی کیا ہیں مس افرہ؟ اصحاذ نے تھوڑی توقف کے بعد پوچھا

میں میڈیکل سٹوڈنٹ ہوں۔ اس نے کرسی کے پشت سے سر ٹکا کر جواب دیا

نائس۔ اصحاذ نے داد دیتی نظروں سے کہا

اچھا مس افرہ میں اب چلتا ہوں۔ زندگی رہی تو پھر ملیں گے۔ اللہ حافظ۔ اس نے کہا اور اس کے جواب کا انتظار کیئے بغیر ہی لمبے لمبے ڈاگ بھرتا وہاں سے چلا گیا

وہ بھی تھوڑی دیر بیٹھ کر اندر کی جانب بڑھ گئی اور کوئی دوسرا اپنے شکار کی تاک میں رہنے کے باوجود ہاتھ نہ آنے پر وہاں سے چلا گیا۔

****

کتنی بے رحمی سے مارا تھا اسے۔ اففف اللہ !!میرے تو رونگھٹے کھڑے ہوگئے تھے۔ توبہ توبہ۔ عینی جب سے آئی تھی ہر تھوڑی تھوڑی دیر بعد یہی الفاظ دہرا رہی تھی

بس بھی کرو یار۔ بخش دو اسے۔ اصحاذ نے جنھجھلاتے ہوئے کہا

اوکے۔ سوری اب نہیں کہوں گی۔ عینی کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی

لاونج میں اس وقت صرف وہ دونوں تھے۔ سکندر شاہ تو آتے ساتھ ہی بیڈ روم کی طرف بڑھ گئے تھے جبکہ عینی اور اصحاذ لاونج میں ہی بیٹھے رہ گئے۔

کافی پیو گے؟ عینی کچن کی جانب جاتے ہوئے پوچھنے لگی

ہاں یار۔ سٹرانگ کافی بناو میرے لیئے۔ اصحاذ نے کہہ کر صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں

ابھی اس نے آنکھیں بند کی تھی کہ اس کے آنکھوں کے پردے پر کسی کا دلکش سراپا چھن سے لہرایا۔ وہ جو کوئی بھی تھا اس کی اور بڑھ رہا تھا لیکن ناکام ہورہا تھا۔

اصحاذ نے جھٹ سے آنکھیں کھول دیں تو سامنے عینی کو کھڑے پایا جو اسے آوازیں دے رہی تھی لیکن وہ سن نہیں رہا تھا

کیا ہوا؟ لگتا ہے کافی تھک چکے ہو۔ عینی نے اس سے پوچھا جس کی

آنکھیں لال انگارہ بنی ہوئی تھیں

ہاں بس تھوڑا سر میں درد ہے۔ اس نے شہادت کی انگلی اور انگھوٹھے کی مدد سے ماتھا مسلا

اوکے تم یہ پیو میں تمھارے لیئے پین کلر لیکر آتی ہوں۔ عینی نے فورا کچن کا رخ کیا اور وہاں سے پین کلر لاکر اسے تھمائی

اس نے پین کلر لی اور پھر آدھی کافی بھی جلدی جلدی پی کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

کمرے میں آکر اس نے سر جھٹکا اور پھر فریش ہونے کے لیئے واش روم کا رخ کیا اور پھر فریش ہوکر آکر بیڈ پر چت لیٹ گیا اور چھت کو

گھورنے لگا۔ اسی طرح چھت کو گھورتے گھورتے اس پر نیند مہربان ہوگئی۔

****

آج موسم کے تیور بھی کچھ بدلے بدلے سے تھے۔ آسمان کالی گھٹاوں سے بھرا ہوا تھا۔ موسم میں چھائی تھوڑی سی خنکی ماحول کو خوشگوار بنا رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بھی گراونڈ میں بیٹھی اپنے نوٹس بنا رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی کچھ فاصلے پر اس کے کلاس کی کچھ لڑکیاں بھی بیٹھی ہوئی تھی۔

یار ہمارے سر شہیر کتنے ہاٹ ہیں نہ؟ ایک لڑکی نے کہا

ہاں یار !!!وہ کتنے ڈیشنگ ہیں !!!افففف ان کے بائیسیپس۔ یہ کہنے والی ایمن تھی جو کافی حد تک حسن پرست لڑکی تھی

ان کی چمکتی نیلی آنکھوں پر تو میں دل ہار بیٹھی ہوں۔ ایمن نے پھر سے کہا اور اس بار کافی ڈرامیٹک انداز میں دل کے مقام پر ہاتھ رکھا

اوئے ہوئے !!!اس کے ساتھ اور لڑکیوں نے ہوٹنگ کی اور پھر بے ہنگم قہقہے لگانے لگے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پتہ نہیں کیسے لوگ ہیں یہ؟ افرہ نے ان کی سوچ پر افسوس کرتے ہوئے دل میں کہا

بلکل آپ جیسے لوگ ہیں یہ۔ بس فرق اتنا ہے کہ وہ آپ جیسا نظریہ'

نہیں رکھتے۔'دور کہیں سماعتوں میں اصحاذ کا کہا گیا جملہ گونجا

ایک ہلکی مگر خوبصورت مسکان نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا اور وہ اپنا بیگ اور نوٹس اٹھا کر چلی گئی۔

****

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ابھی گاڑی کی طرف بڑھ رہی تھی کہ بارش بہت زور و شور سے شروع ہوگئی۔

وہ جلدی سے پاس ہی کے شیڈ میں کھڑی ہوگئی اور بارش کے تھم جانے کا انتظار کرنے لگی

کبھی اٹھ جاتی پھر بیٹھ جاتی، پھر تنگ آکر ادھر ادھر ٹہلنے لگتی۔ اس نے ویسے ہی ہاتھ بڑھایا تو بارش کے قطروں نے اس کے ہاتھ کو چوا۔

وہ خوش ہوتی ان قطروں کو ہتھیلی ہاتھ میں جمع کرتی اور پھر انھیں اپنے چہرے پر ڈال دیتی۔ جب جب وہ انھیں چہرے پر ڈالتی تب تب اس کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ در آتی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی بھی وہ یہ سب کر رہی تھی کہ کسی نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

اس نے جھٹ سے آنکھیں کھول دیں اور سامنے دیکھنے لگی تو نیلی آنکھوں والا سر شہیر اس کے سامنے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا تھا

اس نے جلدی سے ہاتھ چھڑوانا چاہا لیکن وہ تو شاید کسی مضبوط آہنی

شکنجے میں پھنس چکا تھا

ہاتھ چھ۔۔۔چھوڑیں میرا سر۔ افرہ نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

نہ چھوڑوں تو؟ شہیر دو قدم اس کے قریب ہوا اور سرگوشی نما انداز میں اس سے کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

می۔۔۔ میں سب کو اکھٹا کرلوں گی۔ اس نے معمولی کوشش کی

کرلو۔ اس نے کہہ کر مزید اسے خود کے قریب کیا

پلیززززز ہاتھ چھوڑیں میرا۔ مجھے درد ہورہا ہے۔ افرہ کے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

افرہ !!!کسی نے اسے آواز دی

کسی کی آواز سن کر اس کے آنکھوں میں امید کے کئی دیپ روشن ہونے لگے۔ ابھی وہ اسے آواز دیتی کہ شہیر اس کا ارادہ بھانپ چکا تھا اور پوری شدت سے اپنا لمس اس کے ہونٹوں پر چھوڑنے لگا

اس کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے مزید بڑی ہوگئیں۔ افرہ نے پوری کوشش کی اسے دھکا دینے کی لیکن وہ اسے بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا۔ اس نے دوسرا ہاتھ اس کے کمر پر رکھ کر مزید خود کے قریب کیا اور اس کی شدت میں مزید تیزی آگئی

تھوڑی دیر بعد اس نے افرہ کو چھوڑا تو فاتحانہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

وہ اپنے دوسرے ہاتھ کی پشت سے اپنے ہونٹوں کو رگڑنے لگی اور آنسو متواتر اس کا چہرہ بگھوتے رہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کسی کو بھی بتانے سے پہلے اپنا انجام یاد رکھنا۔ کسی دوسرے کو ہمارے بیچ انوالو کرنے کی کوشش کرنے کا نتیجہ تو دیکھ چکی ہو لیکن اب اگر یہ بات کسی کو بتائی تو سوچو میں کیا حال کرسکتا ہوں تمھارا؟ وہ دو قدم مزید اس کے قریب ہوا اور اس کے کان میں سرگوشی کی

می۔۔۔ میں کسی کو نہیں بتاونگی۔ افرہ نے بند آنکھوں سے کہا

کیا نہیں بتاوگی؟ اور کیا؟ سمیر نے پاس آکر کہا

آااپ؟ اس نے سمیر کی آواز سن کر آنکھیں کھول دیں

ہاں بھئی۔ تمھیں لینے آیا تھا یار۔ پوری یونی چھان ماری دیکھا تو تم یہاں آنکھیں بند کیئے کچھ بڑبڑائی رہی تھی۔ سمیر نے اسے جواب دیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلیں سمیر۔ اس نے سمیر کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا

ہاں چلتے ہیں۔ چلو۔ سمیر نے بھی اس کے گرد بازو پھیلایا اور اسے اپنے بازو کے حصار میں لیئے چلنے لگا

پیچھے نیلی آنکھوں والا شہیر اسے دیکھ کر ہنسنے لگا۔

سلی گرل۔ یہ کہہ کر اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور اپنے ہاتھ کو ناک کے قریب کیا اور ایک لمبی سانس کھینچی اور پھر وہی اپنے ہونٹ رکھے۔

آئی ایم سوری افرہ۔ یہ جو بھی ہوا آج ہمارے بیچ اس کے لیئے سوری لیکن تمھیں اپنے لمس سے آشنا کرانا بھی ضروری تھا۔ یہ ضروری تھا بہت ضروری۔ اپنی ہتھیلی کو دیکھتے ہوئے وہ اس برستی بارش میں خود سے مخاطب تھا۔ یہ کہہ کر وہ بھی وہاں سے چلا گیا۔

****

ہم کہاں جارہے ہیں سمیر؟ اس نے راستے کو دیکھ کر پوچھا

ہمارے فلیٹ۔ سمیر نے شوخی سے جواب دیا

لیکن کیوں؟ فلیٹ کیوں؟ گھر کیوں نہیں؟ افرہ نے جھٹ سے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE .com

وہاں سے ہم نے تیار ہوکر فارم ہاوس جانا ہے نہ۔ سمیر نے گاڑی روک کر کہا

لیکن فارم ہاوس کیوں جانا ہے؟ افرہ نے پھر سے پوچھا

ایک تو تم سوال بہت کرتی ہو۔ پارٹی میں جانا ہے نہ اور میں نے انکل

آنٹی کو بتا دیا ہے کہ تم میرے ساتھ ہو۔ اس لیئے۔ سمیر نے جھنجھلا کر کہا

ویسے یہ کیا ہے؟ سمیر نے اس کے ہونٹ کے پاس انگوٹھا پھیرتے ہوئے پوچھا

کک۔۔۔کیا؟ افرہ نے ہکلاتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تازہ زخم کا نشان ہے۔ لگتا ہے۔۔۔

ہاں۔۔ یہ وہ پتہ نہیں کیسے آگیا؟ ابھی اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ افرہ نے جھٹ سے جواب دیا

اچھا؟ سمیر نے آنکھیں سکیڑ کا پوچھا

ہاں بھئی۔ ایسا ہی ہے۔ افرہ نے اس آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا اور پھر اپنا رخ پھیر لیا۔ کیسے بتاتی کہ اس پر کیا بیت چکی ہے؟ تکلیف اور بے بسی سے اس نے آنکھیں میچیں لیکن پھر خود کو کمپوز کرکے سمیر کے باتوں کا جواب دینے لگی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ لوگ اسی طرح باتیں کرتے فلیٹ تک پہنچ گئے۔ سمیر پہلے اور وہ اس کی تقلید کرتے ہوئے آگے پیچھے فلیٹ میں داخل ہوگئے۔

یہ لو تمھارا ڈریس۔ جلدی سے پہن کر تیار ہوجاو۔ دو بیوٹیشن تمھیں تیار کرلینگی۔ جاو وہ سامنے روم میں۔ سمیر نے اس کا گال تھپتھپاکر کہا

وہ بھی شرماتی ہوئی سامنے روم بنے روم میں چلی گئی اور سمیر بھی دوسرے روم میں تیار ہونے چل دیا

****

Episode # 10

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یار یہ افی آج فون کیوں نہیں پک کر رہی ؟عینی یہاں سے وہاں ٹہلتے ہوئے پریشانی سے بولی

کیاہوا ہے یار؟ کیوں اتنی بے چینی سے ٹہل رہی ہو؟اصحاذ نے دیکھا تو اسے ٹوکا کیونکہ وہ پچھلے دس منٹ سے موبائل ہاتھ میں لیئے کبھی کان سے لگائے یہاں وہاں ٹہل رہی تھی

وہ افی فون پک نہیں کر رہی میرا۔عینی اس کے پاس آکر کہنے لگی

افففف اویار۔اس کی کلاس ہو گی نہ اس لیئے۔میڈیکل کی پڑھائی بھی تو بہت مشکل ہے نہ۔شاید لائیبریری میں ہو اس وقت۔اصحاذ نے اسے مطمئن کرنا چاہا

ہاں لیکن ان تین مہینوں میں کبھی ایسا تو نہیں ہوا کہ وہ شام کے چھ بجے تک لائیبریری میں ہو۔عینی نے پھر سے اپنا خدشہ ظاہر کیا

اٹس اوکے یار۔ہم ان کے گھر چلتے ہیں اس سے ملنے کے لیئے۔ٹھیک ہے؟اصحاذ نے نرم مسکراہٹ سے کہا

ہاں یہ ٹھیک ہے۔عینی بھی فوراً مان گئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

عینی،اصحاذ اور افرہ کی دوستی کو تقریباً تین مہینے ہوئے تھے۔ان تین مہینوں میں وہ بہت اچھے دوست ثابت ہوئے۔افرہ کی زندگی میں دوستوں کی کمی عینی اور اصحاذ نے پوری کی تھی۔وہ لوگ ایک دوسرے کے گھر بھی آتے جاتے رہتے تھے۔ساتھ میں شاپنگ، کھانا کھانا،آوٹنگز، فیملی گیدرنگز؛غرض کہ ہر چیز میں یہ لوگ اکٹھے پائے جاتے۔یہاں تک کہ سمیر کو بھی ان کی دوستی سے کوئی سروکار نہیں تھا اور نہ ہی کوئی اعتراض۔اس

لیئے افرہ بھی آسانی کے ساتھ ان کے ساتھ گھل مل گئی۔ان کی دوستی میں سب سے بڑا ہاتھ عینی کا تھا۔ان کی دوستی ایسی تھی کہ اس پر صدیوں پر محیط ہونے کا گمان ہوتا تھا لیکن ان سب میں اصحاذ اور عینی نے اسے کبھی کبھی اصحاذ کے بیٹے کے بارے میں نہیں بتایا۔

****

اصحاذ؟ عینی نے اسے پکارا جو ڈریسنگ ٹیبل سے اپنی گھڑی اٹھا رہا تھا

ہاں بولو عینی۔اس نے اسے اجازت دی

وہ سمیر کی کال آئی تھی کہ ہم کب تک پہنچ رہے ہیں؟ عینی نے اسے آگاہ کیا

تم نے کیا کہا؟ اصحاذ نے گھڑی پہنتے ہوئے پوچھا

یہی کہ ہم آرہے ہیں۔اس نے نظریں گھما کر کہا

اب چلیں؟ اور ویسے افرہ نے کوئی کال کی؟ وہ دونوں اس وقت سیڑھیوں سے اتر آگے پیچھے اتر رہے تھے تو اصحاذ نے پوچھا

ہاں اس کا ٹیکسٹ آیا تھا کہ کوئی سرپرائیز ہے ہمارے لیئے۔عینی نے خوش ہوتے ہوئے

کہا

چلو دیکھتے ہیں۔افی کا سرپرائیز بھی۔آخری بات اس نے دل میں کہی اور پھر وہ دونوں فورٹ لائیز میں بیٹھ کر سمیر کے فارم ہاوس کی طرف روانہ ہو گئے۔یہ جانے بنا کہ قسمت انھیں کیا دیکھانے والی ہے؟

****

افرہ جب ڈریس پہن کر آئی تو اسے بہت عجیب لگ رہا تھا کیونکہ آگے سے تو بلکل ٹھیک تھا لیکن پیچھے سے گلا بہت زیادہ گہرا تھا یا یوں کہہ لیں کہ بیک لیس تھا۔فل مہرون کلر میکسی زیب تن کیئے وہ اس وقت کسی کا بھی ایمان ڈگما گا سکتی تھی۔

میم!!آپ پلیز یہاں بیٹھے!!ایک لڑکی جو اس کی ہم عمر تھی؛نے اس سے کہا

اوکے۔وہ بھی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھ گئی اور وہ لڑکی یعنی بیوٹیشن اپنا کام کرنے لگی

بیس تیس منٹ بعد وہ بلکل تیار تھی۔بیوٹیشن نے اس کے بالوں کو کرل کرکے انھیں ہائی پونی ٹیل بنا کر بند کر دیا گیا۔جس کی وجہ سے اس کی کمر نظر آرہی تھی۔

ماشاءاللہ۔ میم آپ تو بہت زیادہ پیاری لگ رہی ہیں۔بیو ٹیشن نے ستائشی نظروں سے اسے دیکھ کر کہا

شکریہ۔بدلے میں اس نے مسکرا کر اس کا شکریہ ادا کیا

اب ہم چلتے ہیں۔دونوں اجازت لیکر کمرے سے باہر چلی گئیں

ٹک ٹاک!!!

ٹک ٹاک!!!

ابھی وہ اپنا جائزہ لے رہی تھی آئینے کے سامنے کہ کسی نے پیچھے سے 'ٹک ٹاک' کی آواز نکالی

اس نے بے اختیار سامنے شیشے میں دیکھا تو اس کے پیروں سے زمین نکل گئی کیونکہ وہاں کوئی اور نہیں وہی ماسک اور نیلی آنکھوں والا شخص کھڑا تھا جو سر تا پیر اس کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔

تت۔۔۔تم؟افرہ نے اس کی طرف منہ کر کے لڑکھڑاتے لہجے میں پوچھا

ہاں میں۔کہتے ساتھ ہی وہ اس کی طرف بڑھنے لگا اور افرہ بے اختیار پیچھے کی جانب قدم

بڑھانے لگی

وہی رک جاو۔افرہ نے انگلی اٹھا کر تنبیہ کی

نہیں رکا تو؟ وہ مزید قدم بڑھانے لگا اور چیلنجنگ انداز میں اسے دیکھنے لگا

می۔۔۔میں سمیر کو بتادو نگی۔افرہ نے اسے ڈرانے کی کوشش کرنے لگی؛ جس کے جواب میں اس کا قہقہہ بلند ہوا

ہاہاہاہا۔کیا بتاو گی اسے ؟اس نے مسلسل ہنستے ہوئے پوچھا اور افرہ کو اس کا لہجہ مذاق اڑاتا ہوا لگا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں اسے بتاو نگی کی تم مجھے تنگ کرتے ہو۔افرہ نے اپنی طرف سے بڑی پتے کی بات کی

اور پھر کیا ہو گا؟اس نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا

پھر۔۔۔پھر تم مجھے کبھی تنگ نہیں کرو گے۔افرہ نے ایک عزم سے کہا

تمھیں کیا لگتا ہے کہ وہ تمھاری بات مان لے گا؟اس نے افرہ کی طرف تھوڑا جھک کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا

ہاں وہ میری بات کا یقین کر لیں گے۔افرہ نے مضبوط لہجے میں کہا

سوچو اگر تم اسے یہ بتاؤ گی کہ تم سے ایک لڑکا تقریبا ہر روز ملنے آتا ہے، تمھارے مطابق تمھیں تنگ کرتا ہے۔ تو اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ وہ تم پر شک نہیں کرے گا؟ وہ تمھیں ہمیشہ کے لیئے اپنی زندگی میں رہنے دیگا؟ اور اگر پھر بھی اتنا شوق ہے تو جاو بتاو اسے!!! ویسے کیا بتاو گی کہ کون ہے وہ جو تم سے ملنے آتا ہے؟ ہاہاہاہا۔ اس نے کہہ کر بات کے آخر میں قہقہہ لگایا

تت۔۔۔ تم جاو یہاں سے۔ افرہ نے ہار مانتے ہوئے کہا گویا اس شخص سے جیتنا آسان نہیں

میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی۔ یکدم وہ سنجیدہ ہوا اور اس کے ارد گرد اپنے ہاتھ رکھ دیئے کیونکہ وہ ڈریسنگ سے لگی تھی

اس کے قریب آتے ہی وہ سانس روکے کھڑی ہو گئی اور اس نے اپنی آنکھیں بند کر کے رخ موڑا جبکہ اس کی اس حرکت پر سامنے کھڑے شخص کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ آئی لیکن چہرے پر ماسک ہونے کی وجہ سے اسے دیکھائی تو کیا محسوس بھی نہیں ہوا کہ وہ مسکرا رہا ہے۔

میرے ساتھ ساتھ اسے یہ بھی بتا دینا کہ تمھارا اور تمھارے سر شہیر کے بیچ آج کتنا

رومینٹک سین۔۔۔۔

چٹاخ!!!!!

ابھی وہ بات کر رہا تھا کہ افرہ نے اس کی بات کے درمیان ہی اسے تھپڑ دے مارا۔ تھپڑ کی وجہ سے اس کا منہ دوسری طرف ہو گیا اور وہ زمین کو گھورنے لگا

مجھے کمزور مت سمجھنا مسٹر!! میں وہ لڑکی نہیں ہوں جو ڈر جاتی ہے۔ بس رشتوں کی وجہ سے مجبور ہوں ورنہ۔۔۔۔

کیا ورنہ؟ وہ بھی اس کی بات کے درمیان اس پر دھاڑا اور اسے بازوؤں سے دبوچا

اس کی دھاڑ سن کر وہ سہم گئی۔ اندر ہی اندر وہ بہت ڈر رہی تھی لیکن باہر سے خود کو مضبوط ظاہر کر رہی تھی

دور رہو مجھ سے۔ اس نے اسے دھکا دیا تو وہ ویسے ہی کھڑا رہا بلکہ مزید اس کی جانب جھکا

وہ بھی اس کے اپنی طرف جھکنے کی وجہ سے جھک گئی تو اس نے ہاتھ اس کی کمر کی طرف بڑھا دیا

پلیز ززز۔ افرہ نے اس کی منت کی

سزا تو مل کر ہی رہے گی۔اس کی ریڑھ کی ہڈی کو سنسناتی ہوئی مدھم آواز ابھری

مت کرو میرے ساتھ ایسا۔افرہ نے اس کی منت کی جس نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ دیا

اور اسے تھوڑا سا اپنی طرف سیدھا کر لیا

میں نے تو ابھی کچھ کیا ہی نہیں ہے افرہ۔ابھی سے ڈرنے لگی تم؟اس نے تمسخرانہ لہجے

میں ذو معنی بات کی

اس کی بات کا مطلب سمجھ کر افرہ کا چہرہ لال گلنار ہوا۔

اس نے افرہ کی بیک سائیڈ پر بنی ڈوری کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اسے کھولنے لگا۔

مت کرو ایسا پلیززززز۔آئی ایم سوری پلیززززز۔افرہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور

اسے معافی مانگنے لگی

اس نے جھٹ سے ہاتھ اس کے بالوں کی طرف کیا اور پھر اس کی پونی کھول دی۔

سارے بال لہرا کر افرہ کے چہرے پر آ گئے۔

ہاں اب ٹھیک ہے۔اس نے افرہ کے کھلے بالوں کی طرف دیکھ کر کہا

جبکہ افرہ اس کے پل پل بدلتے روپ پر حیران ہو رہی تھی۔اس نے افرہ کے بالوں میں

ہاتھ ڈالا اور اسے بالوں سے آہستہ سے پکڑ کر اپنے نزدیک کر لیا اور اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا

تم چاہتے کیا ہو مجھ سے؟ افرہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا

تمھیں۔ایک لفظی جواب آیا

لیکن میں سمیر کی امانت ہوں اور ان کی منکوحہ بھی۔بہت جلد ہماری شادی ہونے والی ہے۔اس نے کچھ سچ اور کچھ جھوٹ ملا کر اس سے کہا

جانتا ہوں کہ تم میری نہیں ہو سکتی لیکن کیا کروں اس دل کا جو تمھارے لیئے دھڑکتا ہے۔تمھاری خواہش کرتا ہے افرہ۔کیسے بتاوں تمھیں کہ تمھاری لیئے میری **محبت** اب عشق اور جنون بن چکی ہے۔کیسے کرو گی تم میرا یقین؟ کیا کروں میں؟ وہ اسے دیکھ کر صرف سوچ سکا لیکن پھر بولا تو اسے شاک کر گیا

مجھے معاف کر دو افرہ۔اس نے افرہ کے کان کے پاس جھک کر کہا

اس کے منہ سے لفظ معافی سن کر افرہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اور وہ اسے تکنے لگی

جانتاہوں جو کیا غلط کیا لیکن اب کبھی بھی تمھاری زندگی میں واپس نہیں آونگا۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ 'دل 'صرف تمھاری تمنا کرتا رہے گا لیکن تمھاری خوشی کی خاطر میں اپنے دل کو سمجھالونگا۔خیال رکھنا اپنا۔اس نے افرہ کے گال پر ہاتھ رکھنا چاہا لیکن افرہ نے رخ موڑا تو اس کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا اور پھر ہاتھ کی مٹھی بنا کر نیچے کر لیا اور بنا کچھ کہے وہاں سے کھڑکی سے کود گیا

ہنہھہ!! بڑا آیا دل تمھاری خواہش کرتا ہے افرہ۔افرہ نے اس کے جاتے ہی اس کی نقل اتاری اور پھر سے اپنی ڈوری بند کی جو تھوڑی سی لوز ہو چکی تھی اور پھر سے خود کو دیکھنے لگی۔اس نے ویسے ہی بال کھلے رکھے اور پھر باہر چلی گئ

واو۔یار یو آر لوکنگ سوووو ہاٹ!!! سمیر نے اسے دیکھ کر کافی بے باک انداز میں اس کی تعریف کی جسے سن کر اس نے سر نیچے کر لیا

کیا خیال ہے؟کیوں نہ پارٹی میں جانا کینسل کر دیں اور یہی رہ کر ہم کچھ پل حسین کر لیں۔سمیر نے بے باکی کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا

سمیر پلیززز۔اس نے سرخ چہرے سمیت کہا

کیاہوا؟ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں اور تم یونہی سرخ ہو رہی ہو۔جب کرونگا تو پتہ نہیں تمھارا کیا حال ہو گا؟ہاہاہاہا۔اس نے افرہ کے چہرے پر آئے کچھ لٹوں کو کان کے پیچھے کیا اور بات کے آخر میں قہقہہ لگایا

سمیر چلیں۔جب افرہ سے کوئی جواب نہیں بن پایا تو اس نے جانے کا کہا

ہاں یار چلو۔ویسے بھی کافی دیر ہو چکی ہے۔سمیر نے کہہ کر باہر کی طرف قدم بڑھائے تو وہ بھی اس کی تقلید کرتے ہوئے باہر کی جانب بڑھی اور پھر دونوں وہاں سے سمیر کے فارم ہاوس کی جانب بڑھ گئے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

یہ تم کہاں چلے گئے تھے یار؟کب سے یہاں بور ہو رہی تھی میں اور افی بھی ابھی تک نہیں آئی۔اس نے اصحاذ کے آتے ہی سوالات کی بوچھاڑ کر دی اور بنا اس کی طرف دیکھے شروع ہو گئی

طبعیت تھوڑی بوجھل ہو گئی تھی تو اس لیئے سمندر کی طرف چلا گیا تھا۔اس نے ٹائی کا ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے کہا

پورا ایک گھنٹہ تم نے سمندر کے ساتھ گزرا؟ عینی نے آنکھیں بڑی کرتے ہوئے پوچھا اور اس کی طرف دیکھا جو سرخ آنکھوں سے سامنے کی طرف دیکھ رہا تھا

اصحاز؟ ازایوری تھنگ اوکے نہ؟ اذان تو ٹھیک ہے نہ؟ تمھاری آنکھیں سرخ کیوں ہو رہی ہیں؟ اس نے اصحاذ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تشویش سے پوچھا

ہاں سب ٹھیک ہے یار۔ بس پتہ نہیں عجیب گھٹن محسوس ہو رہی ہے جیسے کچھ ہونے والا ہے۔ اس نے دوبارہ سے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی اور وہی ایک چیئر پر بیٹھ گیا۔

کچھ نہیں ہوگا یار۔ فضول میں ٹینشن نہیں لو۔ سب ٹھیک ہوگا۔ عینی بھی اس کے ساتھ آکر بیٹھ گئی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی

ہمم۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ اصحاذ نے اسے دیکھ کر کہا

لو وہ دیکھو افی بھی آگئی۔ اس نے خوش ہوتے ہوئے سامنے کی طرف دیکھ کر کہا

وہ بھی سامنے کی طرف دیکھنے لگا جہاں افرہ مہرون میکسی پہنے، بالوں کو کرل کیئے اور انھیں کمر پر پھیلائے؛ سمیر کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے اینٹرنس کی طرف بڑھ رہی تھی

اسلام علیکم آپیا۔ اس نے گرمجوشی سے عینی کو سلام کیا

وعلیکم اسلام آپیا کی جان۔عینی نے کہہ کر اسے گلے لگایا تو وہ بھی اس کے گلے لگی

اسلام علیکم مس افرہ۔اصحاذ نے مسکرا کر کہا

وعلیکم اسلام شاہ۔افرہ نے دھیمی آواز سے جواب دیا

کیسی ہیں آپ؟اس نے افرہ سے پوچھا جو سر جھکائے؛نچلے ہونٹ کو دانتوں میں دبائے کھڑی تھی

میں ٹھیک ہوں۔آپ کیسے ہیں؟اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور جواب دیا

تمھارے سامنے ہوں۔کیسا لگ رہا ہوں تمھیں؟اس خاصے شوخ لہجے میں کہا

خوبصورت۔اس نے ٹکٹکی باندھتے ہوئے اسے دیکھ کر بے اختیار ہو کر کہا

کیا کہا؟اصحاذ نے دوبارہ پوچھا

نہیں میرا مطلب ہے کہ ٹھیک لگ رہے ہیں آپ بھی۔اس نے شکر کا سانس لیا کہ اس نے سنا نہیں ورنہ وہ اس کی ٹانگ ضرور کھینچتا

اوکے۔چلیں آئیں اس طرف چلتے ہیں۔عینی نے دونوں کو دیکھ کر کہا

ہاں آو۔اصحاذ نے بھی اس کی تقلید کی اور وہاں سے وہ تینوں چل دیا کیونکہ سمیر تو پہلے ہی سٹیج کی جانب جا چکا تھا

****

لیڈیز اینڈ جینٹل مین۔جیسا کہ آپ سب کو پتہ ہے کہ آج کی پارٹی ہم نے کسی خاص مقصد کے لیئے رکھی ہے۔ سٹیج پر ساحل آفندی کی آواز گونجی تو سب لوگ سٹیج کر طرف متوجہ ہو گئے

جیسا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ میرے بڑے بیٹے کی موت کو ابھی چھ مہینے ہی ہوئے ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرا دوسرا بیٹا سمیر آفندی میرا اسارا بزنس آج سے سنبھالے۔انھوں سے محبت سے سمیر کی طرف دیکھ کر کہا

اور آج مجھے یہ بتانے میں خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ آج سے ٹھیک دس دن بعد ہی سمیر کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو چکی ہے۔ساحر کی موت کی وجہ سے یہ شادی سادگی سے ہی ہو گی۔انھوں نے وہاں سب کو یہ خوشخبری سنائی تو سب نے تالیاں بجا کر ان خیر مقدم کیا۔

میں اب سٹیج پر آپ اپنے بیٹے سمیر آفندی اور اپنی ہونے والی بہو افرہ شیخ کو بھی سٹیج پر بلا کر آپ سب سے ملوانا چاہتا ہوں۔ یہ کہہ کر انھوں نے دونوں کی طرف دیکھا جوان کے بلانے پر سٹیج کر طرف بڑھ رہے تھے۔

وہ دونوں ان کے سامنے آئے تو انھوں نے باری باری دونوں کا ماتھا چوما اور وہ دونوں سٹیج پر کھڑے ہو گئے

سب لوگوں نے ستائشی نظروں سے ان دونوں کو دیکھا کسی نے محبت سے تو کسی نے نفرت سے۔ سب نے انھیں سراہا اور تالیاں بجائی

کوئی تھا جو افرہ کے سٹیج پر جانے کی تاک میں بیٹھا تھا۔ جیسے ہی افرہ سٹیج پر چڑھی اور سامنے کھڑی ہو گئی۔ ابھی انھیں وہاں کھڑے پانچ منٹ ہی ہوئے تھے کہ تھوڑی دیر بعد فضا میں گولیوں کی آواز گونجی

ٹھاہ!!!

ٹھاہ!!!

آوازیں سن کر کچھ لوگ سامنے کی طرف سٹیج کی طرف دیکھنے لگے جبکہ کچھ لوگ وہاں

سے بھاگنے لگے۔

اس سے پہلے افرہ کچھ سمجھتی اصحاذ نے جھٹ سے اسے بازو سے کھینچ کر گلے سے لگایا اور اتنی زور سے اسے خود میں بھینچا کہ افرہ کو لگا کہ وہ سانس نہیں لے پائیگی۔

تم ٹھیک ہو؟اصحاذ نے چہرے کو اس کے سامنے کرتے ہوئے پوچھا

شش۔ابھی وہ کچھ کہتی کہ دوسری گولی کے چلنے کی آواز آئی

افرہ نے زور سے آنکھیں بند کی اور بے ساختگی میں سر اس کے سینے پر رکھا تو اصحاذ کے لب اس کی اس حرکت پر مسکراہٹ میں ڈھلے

تم۔۔۔ٹھیک۔۔۔ہو۔۔۔اف۔۔۔افرہ؟اس نے اس بار لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں پوچھا

اس کی آواز سن کر افرہ نے جھٹ سے سر اٹھایا اور اسے دیکھنے لگی

شاہ۔اس نے ابھی اسے پکارا تھا کہ افرہ کو اپنا ہاتھ گیلا محسوس ہوا۔اس نے ہاتھ کو اپنے سامنے کیا تو اس پر خون لگا ہوا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ؟؟اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا تو اس کے لبوں سے مسکراہٹ جدا ہی نہیں ہو رہی تھی اور پھر دھڑام سے وہ نیچے گر چکا تھا لیکن بے ہوش نہیں ہوا تھا

شاہ!!!۔۔۔عاص!!!اصحاذ!!!ملی جلی آوازیں اسے سنائی دے رہی تھیں

شاہ آنکھیں کھولیں پلیززز۔۔۔اس نے شاہ کا چہرہ تھپتھپایا اور روتے ہوئے اسے پکارنے لگی اور اس کا سر اپنی گود میں رکھا

عاص!!!آنکھیں بند نہیں کرنی۔ہم تمھیں ہاسپٹل لے کر جا رہے ہیں۔پلیز ز آنکھیں کھولی رکھنا۔عینی نے اصحاذ کو کہا جو چہرے پر مسکراہٹ سجائے افرہ اور اسے دیکھ رہا تھا لیکن مجال ہے جو اس کے چہرے پر تکلیف کے کوئی آثار دیکھائی دیئے ہوں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسلم!!!!اسلم!!افرہ نے وہاں کھڑے ملازم کو آواز دی

جلدی سے گاڑی نکالو۔ہمیں انھیں ہاسپٹل لے کر جانا ہے۔جلدی مطلب جلدی۔ اس نے انگلی اٹھا کر سخت لہجے میں کہا تو وہاں کھڑے سب حیرت سے اسے دیکھنے لگے کیونکہ انھوں نے اسے اس انداز میں بات کرتے کبھی پہلے نہیں دیکھا تھا

انھوں نے اسلم کی مدد سے اسے گاڑی میں لٹایا اور افرہ اس کے ساتھ پیچھے ہی بیٹھ گئی جبکہ عینی آگے ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ چکی تھی

شاہ!! آنکھیں بند نہیں کرنی۔افرہ اس کی بند ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر اس سے روتے ہوئے التجا کی جو بمشکل اسے دیکھنے کی سعی کر رہا تھا

افرہ مسلسل اسے جاگنے کی تلقین کر رہی تھی اور وہ ان دونوں کی فکر مندی کو دیکھ کر صرف مسکرا رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

می۔۔۔میں۔۔۔ٹھیک ہو۔۔۔ہوں۔۔افی۔۔۔اس نے بہ مشکل ہونٹوں کو حرکت دیکر اسے دلاسہ دیا

کیسے ٹھیک ہیں؟اتنا خون بہہ رہا ہے آپ کا۔۔۔افرہ نے روتے ہوئے اس سے کہا جو

اس کی گود میں سر رکھے لیٹا ہوا تھا

مج۔۔۔مجھے۔۔۔کچھ۔۔۔ نہیں ہوگا۔۔۔افی۔۔۔اس نے پھر سے اس سے کہا جس کے آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے

افرہ نے جواب میں کچھ نہیں کہا اور اپنا دوپٹہ اس کے کندھے پر رکھ کر خون کو روکنے کی کوشش کرنے لگی۔اصحاذ نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور پھر بے ہوش ہوگیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

ادھر دوسری طرف سمیر، ساحل آفندی، حامد شیخ اور ان کی فیملی، اور باقی سب پر سکتہ طاری ہوگیا تھا کیونکہ اتنی ہائی پروفائل پارٹی میں کسی کو مارنے کی جرات تو وہی کر سکتا ہے جسے فارم ہاوس کے داخلی اور خارجی دروازوں اور راستوں کا اچھے سے پتہ ہو۔

عینی اور افرہ اسے لیکر ہاسپٹل چلی گئیں تو وہاں اصحاذ کو دیکھ کر ڈاکٹرز اسے سٹریچر پر ڈال کر اندر کی جانب بڑھ گئے

ابھی وہ اسے لیکر جا رہے تھے کہ افرہ کو اپنے دوپٹے (جو اس نے آتے وقت لے لیا تھا) اور ہاتھ پر کھینچاؤ محسوس ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے دیکھا تو اصحاذ نے اس کا ڈوپٹہ اور ہاتھ مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا جسے اس کے کھو جانے کا ڈر ہو۔

اس نے نرمی سے نم آنکھوں سمیت اسے دیکھتے ہوئے آرام سے اپنا ہاتھ اور دوپٹہ چھڑوایا اور منہ پر دوپٹہ رکھ کر رونے لگی، بھلا اس نے کب ایسی سیچوویشن فیس کی تھی۔ یہ سب اس کے لیئے نیا تھا لیکن یہاں تو اس کا دوست 'سید اصحاذ شاہ' یعنی اس کا

'شاہ' تھا۔کیسے وہ نہ روتی اس کے لیئے ؟کیسے اس کی تکلیف اپنی تکلیف محسوس نہیں ہوتی ؟

آپیا!! وہ۔۔۔ٹھیک۔۔۔تو۔۔ہو جائیں گے نہ۔۔اس نے سسکتے ہوئے عینی سے پوچھا جو خود بھی رو رہی تھی

ہاں بچے وہ ٹھیک ہو جائے گا۔آپ دعا کرو اس کے لیئے۔اس نے کہہ کر اسے زور سے خود میں بھینچا اور افرہ اس کا سہارا پا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی

آپ کو پت۔۔۔۔پتہ ہے ؟شاہ کو دو گولیاں۔۔۔لگ۔۔۔۔لگی ہیں !!!

لیکن۔۔۔وہ۔۔۔وہ گولیاں۔۔۔۔انھوں نے مجھے۔۔۔بچانے۔۔۔

کی۔۔۔خا۔۔۔۔خاطر۔۔۔خود پر۔۔۔۔لیں۔۔ سسسس۔۔۔اس نے تکلیف سے آنکھیں میچ کر سسکتے ہوئے عینی سے کہا جو اس کا سر تھپک رہی تھی

تمھیں کیسے پتا کہ وہ گولیاں تم پر چلائی گئیں تھیں؟عینی نے اس کی بات اچک کر پوچھا

کیونکہ جس طرح انھوں۔۔۔نے۔۔۔مجھے کھینچا تھا۔۔۔مجھے۔۔۔ایسا لگا کہ۔۔۔وہ مجھے۔۔۔مجھے مارنا چاہتے تھے۔انھوں نے تو۔۔۔مجھ۔۔۔مجھے بچایا آپیا!!!عینی کے گلے لگے وہ اسے بتا رہی تھی جو عجیب سے کشمکش میں مبتلا ہو چکی تھی

آپ اس کے لیئے دعا کرو۔۔۔آو نماز پڑھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ اسے ٹھیک کر دے۔عینی نے کہہ کر اسے اٹھایا جو سامنے آئی سی یو کی جانب دیکھ رہی تھی

وہ دونوں اٹھی اور نماز پڑھنے چلی گئیں۔نماز پڑھنے کے بعد وہ دونوں پھر سے وہی بیٹھ گئی۔اس دوران سمیر اور اس کی فیملی،سکندر شاہ،افرہ کی فیملی والے آگئے تھے۔

کیسا ہے میرا بیٹا؟ سکندر شاہ نے آتے ہی دونوں سے پوچھا

انکل وہ ابھی آئی سی یو میں ہے۔ عینی نے انھیں جواب دیا اور ان کے سینے سے لگ گئی

انک۔۔۔انکل وہ ٹھیک تو ہو جائیں گے نہ؟ یہ سوال پتا نہیں وہ کتنی بار عینی سے کر چکی تھی، ابھی بھی وہ سکندر شاہ سے وہی سوال پوچھ رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں بیٹا۔ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ سکندر شاہ نے اپنا دوسرا بازو اس کے وا کیا تو وہ بھی ان کے سینے سے لگ گئی

بس روتے نہیں۔ بہت بہادر ہے میرا بیٹا۔ کچھ نہیں ہو گا اسے۔ سکندر شاہ نے روندھے ہوئے لہجے میں کہا اور دونوں کو وہی بیٹھا لیا اور خود بے چینی سے ادھر ادھر ٹہلنے لگے

****

تمیں پیسے کس لیئے دیئے تھے میں نے؟ کسی کی دھاڑ پورے اندھیرے میں گونجی

وہ۔۔۔وہ جی اس لڑکی کو مارنے کے لیئے۔سامنے والے نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا

تو پھر اسے کیوں نہیں مارا؟ سامنے والے نے اس پر چابک کا وار کیا جس کی وجہ سے وہ بلبلا اٹھا

سائیں معاف کردو۔وہ شخص گڑگڑا رہا تھا

میں معاف نہیں کرتا۔اس نے دھاڑتے ہوئے دوبارہ سے اسے چابک مارا

سائیں۔۔۔سائیں میری تو بیٹیاں بھی آپ کی غلام ہیں۔سائیں۔۔۔معاف کر دو سائیں۔وہ شخص مسلسل رحم کی بھیک مانگ رہا تھا اور سامنے بیٹھا شخص بے حسی کی انتہاووں پر تھا

تو پھر تیرا نشانہ کیسے چوک گیا بول؟اس آدمی نے اس کے بال زور سے جکڑے

سائیں۔میں نے تو گولی۔۔۔اس۔۔۔اس چوکری پر چلائی۔۔۔تھی۔۔۔ لیکن۔۔۔وہ گورا۔۔۔چھٹا۔۔۔لڑکا۔۔۔سامنے آگیا۔۔۔جی۔۔۔اس نے ہکلاتے ہوئے بات مکمل کی اور دونوں ہاتھ باہم جوڑے معافی بھی مانگ رہا تھا

سائیں۔۔۔گستاخی معا۔۔۔معاف ایک بات کروں؟اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا

ہاں بک (گالی)!!! اس نے کہتے ساتھ ہی زور سے اس کے بالوں کو جھٹک دیا جس کی وجہ سے اس کے پورے سر میں تکلیف کی لہر پوری شدت سے دوڑی لیکن اسے برداشت کرنا تھا؛ اس لیئے ابھی بھی درد کی پراوہ کیئے بنا وہ اس سے بات کر رہا تھا

سائیں۔۔۔آپ اس چوکری کی۔۔۔شادی ہو جانے دو ایک بار۔۔۔جب وہ۔۔۔بچہ۔۔۔پیدا۔۔کرنے۔۔۔والی ہو۔۔۔تو مار۔۔دینا۔۔۔بچے سمیت۔۔۔اس۔۔طرح سائیں۔۔سانپ بھی مر جائے گا اور۔۔۔لاٹھی بھی نہیں ٹوٹے گی۔اس نے بات کے آخر میں سر جھکا لیا

اس کی بات سن کر سامنے بیٹھے شخص کے ہونٹوں پر پر اسرار مسکراہٹ دوڑی۔ایسا لگ رہا تھا کہ اسے اس کی یہ تجویز بہت پسند آئی ہے اور وہ بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیا۔

****

تین گھنٹے گزر چکے تھے لیکن ڈاکٹرز ابھی تک باہر نہیں نکلے تھے۔سب لوگوں کو سکندر شاہ نے واپس گھر بھیج دیا تھا لیکن افرہ ضد کر کے بیٹھی رہی

وہ لوگ مسلسل اس کی صحت یابی کے لیئے دعا کر رہے تھے۔اتنے میں آئی۔سی۔یو کی بتی بجھی اور ڈاکٹرز باہر آ گئے تو وہ تینوں جھٹ سے ڈاکٹرز کی طرف بڑھ گئے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسا ہے میرا بیٹا؟ سکندر شاہ نے بے تابی سے پوچھا

دیکھیں انھیں دو گولیاں لگی ہیں شاہ صاحب۔ایک کندھے پر اور ایک پسلی پر۔کندھے پر جو گولی لگی تھی وہ تو اسے چھو کر گزری تھی لیکن۔۔۔

لیکن؟اب کی بار عینی نے پوچھا

لیکن پسلی پر جو گولی لگی تھی وہ ان کے باڈی میں رہ گئی تھی۔۔آلریڈی ان کا کافی بلڈ لاس ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہیں۔آئیندہ کے اڑتالیس گھنٹے بہت اہم ہیں۔ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں بات مکمل کی

وہ ٹھیک تو ہو جائیں گے نہ ؟افرہ نے روتے ہوئے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ اگر انھیں اڑتالیس گھنٹوں تک ہوش نہیں آتا تو مے بی کہ وہ کومہ میں چلے جائیں۔آپ لوگ دعا کریں۔یہ کہہ کر ڈاکٹر آگے بڑھ گیا؛ پیچھے ان تینوں کی سانسیں سینے میں اٹکا کر۔

افرہ نے آئی۔سی۔یو کے دروازے میں بنی چھوٹے سے شیشے سے اسے دیکھا جو اس وقت آنکھیں بند کیئے،زبان پر قفل لگائے، مختلف نالیوں میں جکڑا ہوا خاموشی سے لیٹا

ہوا تھا۔

پلیز۔۔آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔اللہ پلیز ززانھیں ٹھیک کردیں۔افرہ دل ہی دل میں اللہ سے مخاطب کوئی

ابھی وہ وہی کھڑی تھی کہ اسے اپنے کندھے پر دباو محسوس ہوا۔اس نے مڑ کر دیکھا تو سمیر کھڑا تھا

آپ ؟اس نے آنسو پونچھ کر اس سے پوچھا

ہاں۔میں تمھیں لینے آیا ہوں۔گھر چلو۔اس نے کہہ کر افرہ کا ہاتھ پکڑا

لیکن میں کہیں نہیں جارہی سمیر۔اس نے سمیر کے ہاتھ سے اپنا چھڑوایا

کیوں نہیں جانا؟ سمیر نے کڑے تیوروں سے پوچھا

ابھی شاہ کو ہوش نہیں آیا۔جب تک انھیں ہوش نہیں آتا میں کہیں نہیں جاونگی یہاں سے۔اس نے قطیعت سے کہہ کر رخ موڑا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری شادی ہونے والی ہے یار۔اور اتنے دن بھی نہیں ہیں ہمارے پاس۔وہ ٹھیک ہو جائے گا نہ۔تم چلو میرے ساتھ۔سمیر نے کہہ کر پھر سے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے لیکر جانے لگا

ان کی باتوں کی آواز سن کر عینی بھی وہی آچکی تھی

کیاہوا سمیر؟عینی نے سمیر سے پوچھا

میں اسے لینے آیا ہوں۔اس نے افرہ کی طرف اشارہ کر کے کہا

لیکن میں جانا نہیں چاہتی۔افرہ نے اسی انداز سے کہا

جاوبیٹا آپ۔آپ کی شادی ہونے والی ہے نہ۔آپ کے ہی آپ کو لینے آئے ہیں نہ تو جائیں ان کے ساتھ۔شاپنگ کریں۔اب دلہن اپنی شادی کی شاپنگ بھی خود نہ کرے تو کیا کرے؟عینی نے آخری بات شرارت سے کہی

لیکن آپیا؟اس نے رونی صورت بنائی

کوئی لیکن ویکن نہیں جاوآپ سمیر کے ساتھ۔ہم ہیں یہاں اصحاذ کے ساتھ۔جاو شاباش۔عینی کہہ کر افرہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے دروازے تک لائی اور پھر اس کا وہی ہاتھ سمیر کو پکڑایا

بھئی۔میری بہن کو ڈانٹنامت۔زراپاگل سی ہے لیکن نادان سمجھ کر معاف کر دینا۔عینی کے لہجے سے افرہ کے لیئے بے پناہ محبت جھلک رہی تھی اس لیئے سمیر کو بھی سمجھارہی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے میم۔ایزیووش۔سمیر نے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر کو تھوڑاسا جھکایا تو عینی اور افرہ دونوں ہنس دی

اس کے افرہ اور سمیر چلے گئے جبکہ عینی بھی گہراسانس بھرتی واپس ہاسپٹل کے اندر چلی گئی

****

بس بس۔۔۔بیٹا اب اور نہیں رو۔ بابا آجائیں گے نہ۔ سکندر شاہ بھی تھوڑی دیر کے لیئے گھر آچکے تھے لیکن جیسے ہی انھوں نے اذان کے متعلق سنا کہ وہ رو رہا ہے تب سے لیکر وہ اسے ہی گود میں لیئے پھر رہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک تو اصحاذ نے بھی تمھیں اپنی عادتیں لگوائی ہیں۔ مجال ہے جو میرے گود میں بھی آرام سے بیٹھ سکو۔انھوں نے اذان کی پیشانی چوم کر زرا سی ناراضگی لیئے لہجے میں کہا

کوئی نہیں بابا آجائیں نہ۔آپ بھی تو میرے بیٹے ہیں۔آاا۔۔یہ لیں آپ کا فیڈر بھی آگیا۔انھوں نے میڈ کے ہاتھ سے فیڈر لی اور اسے پلانے لگے

فیڈر پی کر ہی وہ سو چکا تھا۔انھوں نے میڈ کو اسے دوبارہ پکڑایا اور خود کپڑے چینج کر کے ہسپٹل چلے گئے۔

****

وہاں پہنچتے ہی جو خبر انھیں ملی ؛اس خبر نے ان کے پیروں تلے زمین کھینچ لی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا ڈاکٹر ؟ کیسا ہے میرا بیٹا ؟ سکندر شاہ نے بے تابی سے ڈاکٹر سے پوچھا

آئی ایم سوری۔۔۔

****

آئی ایم سوری شاہ صاحب لیکن آپ کا بیٹا کومہ میں چلا گیا ہے۔ہم کچھ بھی کہنے سے قاصر ہیں کہ وہ کب تک ہوش میں آتے ہیں۔کیونکہ ہو سکتا ہے کہ انھیں ہوش ایک دن بعد آئے،ایک گھنٹہ بعد آئے یا پھر شاید سال بعد یا پھر مہینے بعد بھی ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر نے انھیں آگاہ کیا جو شاکڈ کیفیت میں اسے دیکھ رہے تھے

کیا ہم اس سے مل سکتے ہیں؟عینی نے سکندر شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ڈاکٹر سے استفسار کیا

ہاں مل سکتے ہیں لیکن ابھی نہیں جب ہم انھیں روم میں شفٹ کر دیں تب۔ڈاکٹر یہ کہہ کر آگے بڑھ گئے

بڑے ابو!!!یہ کیا ہو گیا؟ہمارے گھر کو کس کی نظر لگ گئی ہے بڑے ابو؟عینی نے سکندر شاہ کے کندھے پر سر دھرا اور ان سے پوچھنے لگی

بیٹا اسے کچھ نہیں ہو گا۔دیکھنا وہ پھر سے ہمارے بیچ بیٹھے گا۔انھوں نے اس کے پر اپنے ہونٹ رکھے اور پھر اس سے زیادہ خود کو تسلی دی

****

افففففف!!!آج تیسرا دن ہو چکا ہے آپیا سے ملے ہوئے۔ایک تو اس شادی کو بھی ابھی ہونا تھا۔افرہ مسلسل یہاں سے وہاں چکر لگا رہی تھی اور شدید اضطرابی کیفیت میں انگلیاں مڑوڑ رہی تھی

ان لوگوں نے ابھی سے مایوں بٹھا لیا۔شادی سات دن بعد ہے اور مجھے ابھی سے گھر بٹھا لیا۔افففف خدایا۔میں کیا کروں؟افرہ نے دونوں ہاتھوں سے سر تھاما

آپیا کو کال کر لیتی ہوں۔ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔اس نے خود سے کہہ کر جلدی سے عینی کا نمبر ملایا

بیل جا رہی تھی لیکن کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا

آپیا فون کیوں نہیں پک کر رہی؟کہیں کوئی۔۔نہیں نہیں نہیں۔۔۔۔انھیں کچھ نہیں ہوا ہوگا۔میں بھی فضول ہی سوچتی ہوں۔اس نے اپنے سر پر چت لگائی اور پھر سے اسے کال کرنے لگی

اس بار فون تیسری بیل پر اٹھا لی گئی تھی۔

ہیلو؟آپیا میں افرہ بات کر رہی ہوں۔کیسے ہیں آپ اور شاہ کیسے ہیں؟وہ ٹھیک تو ہیں نہ؟

اس نے عینی کے کال اٹھاتے ہی سوالات کی بوچھاڑ کر دی

میں ٹھیک ہوں اور۔۔۔اور۔۔اصحاذ بھی۔۔۔ ٹھی۔۔۔ٹھیک ہے۔عینی نے گھٹی گھٹی آواز سے کہا

کیاہوا آپیا؟آپ رو کیوں رہی ہیں پھر جب شاہ ٹھیک ہیں؟افرہ نے اس کے رونے کے بابت پوچھا

وہ اصحاذ کومہ میں چلا گیا ہے افی۔عینی نے روتے ہوئے کہا جو اس کی بات سن کر سکتے میں چلی گئی

کومہ میں ؟اس نے بے یقینی سے پوچھا

ہاں۔ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ ایک گھنٹہ بعد بھی ہوش آسکتا ہے،ہفتے بعد بھی یا پھر مہینے یا سال بعد۔عینی نے روتے ہوئے اسے بتایا اور فون کاٹ دیا

جبکہ افرہ لفظ 'کومہ' پر ٹھہر گئی تھی۔

کاش وہ گولی مجھے لگی ہوتی۔شاہ کیوں کیا آپ نے ایسا؟کیوں اپنے بابا اور اتنی پیاری سی کزن کو تکلیف دے رہے ہیں؟اس نے فون بیڈ پر پھینکا اور خود نیچے بیٹھ کر رونے لگی

****

وقت پر لگا کر گزر رہا تھا۔آج افرہ کی بارات کا دن تھا۔

وہ صبح سویرے اٹھی؛معمول کے مطابق نماز پڑھی اور پھر باہر چہل قدمی کرنے لگی

اس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا جہاں بھر بھر کر مہندی لگائی گئی تھی۔اس نے ہاتھوں کو

چہرے پر رکھا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

ابھی وہ رو رہی تھی کہ اس کے موبائل پر میسج ٹیون بجی

ٹن

ٹن

اس نے دیکھا تو عینی کا ٹیکسٹ تھا جس میں کہا گیا تھا کہ وہ اس کی شادی میں آ رہی ہے۔

اسے خوشی تو بہت ہوئی لیکن پھر اصحاذ کا سوچ آتے ہی پھر سے دکھی ہو گئی۔

کاش!!! شاہ آپ بھی یہی ہوتے۔آپ کا تنگ کرنا،شوخی بھرے لہجے میں بات کرنا۔

مجھے سب بہت یاد آتا ہے۔کاش آپ یہاں ہمارے درمیان ہوتے۔ اس نے خود سے

کہہ کر خالی نظروں سے آسمان کی طرف دیکھا اور پھر اندر کی جانب بڑھ گئی

****

شادی والا گھر تھا۔ہزاروں کام کرنے تھے۔اس لیئے سب ہی کاموں میں لگے ہوئے تھے۔

وہ بیوٹی پارلر چلی گئی تھی سمیر کے ساتھ اور سمیر نے تین گھنٹے بعد آنے کا کہا کیونکہ اسے خود بھی تیار ہونا تھا

OBJ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آئینے کے سامنے تیار بیٹھی تھی۔ابھی وہ بیٹھی ہی تھی کہ ایک لڑکی ہاتھ میں بکے پکڑے اس کے پاس آئی

میم؟!اس نے افرہ کو پکارا

جی۔افرہ نے اسکی طرف دیکھ کر جواب دیا

یہ آپ کے لیئے آیا ہے۔اس نے سرخ گلابوں کا بکے اس کی طرف بڑھائی

لیکن کون تھا؟کس نے بھیجے ہیں یہ؟اس نے اس لڑکی سے استفسار کیا جو اسے ہی دیکھ

رہی تھی

کہہ رہا تھا کہ شہیر نام ہے اس کا۔اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتی میں۔یہ بکے رکھ لیں میم!!اس نے بکے اس کی طرف بڑھایا اور وہاں سے چلی گئی

جبکہ افرہ شہیر نام میں ہی اٹک گئی۔گلے میں کانٹے سے چھبنے لگے؛آنکھوں میں غصے کی زیادتی سے سرخی اترنے لگی تو اس نے ان پھولوں کو دیکھا اور پھر زور سے وہ پھول سامنے دیوار پر دے مارے۔جب پھول ار گرد بکھر گئے تو اس میں سے کارڈ نکلا۔

افرہ بھاگ کر اس تک گئی اور کارڈ اٹھایا اور اس پر لکھی تحریر کو پڑھنے لگی

آنکھوں کے پاس نہ سہی

پر دل کے بہت پاس ہو تم

شادی بہت بہت مبارک ہو ڈارلنگ!!!

صرف تمھارا 'شہیر'

یہ شعر پڑھ کر افرہ کو لگا کہ وہ سانس نہیں لے پائیگی۔اس نے نیچے نام پڑھا تو رہی سہی کسر اس نام نے پوری کر دی کیونکہ نام کسی اور کا نہیں 'شہیر' کا تھا۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

اس نے وہ کارڈ جلدی جلدی میں پرس میں ڈالا اور بکے کے سارے پھولوں کو جلدی جلدی اٹھا کر ڈسٹ بن میں پھینک دیئے اور پھر سے واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی

اسے بیٹھے ہوئے آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا کہ وہ لڑکی آئی اور اسے بتایا کہ اسے لینے ڈرائیور پہنچ چکا ہے۔

وہ بھی اپنا لہنگا سنبھالتی باہر تک آئی اور گاڑی میں بیٹھ گئی اور ڈرائیور گاڑی کو سٹارٹ کر کے اپنی منزل کی جانب بڑھنے لگا اور وہ بھی گاڑی سے باہر کے مناظر دیکھنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

تم بھی نہ!! کیا ضرورت تھی اسے نہ بتانے کی؟ عینی نے سامنے کھڑے اصحاذ سے پوچھا جو خود پر پرفیوم چھڑک رہا تھا(اصحاذ کو تین دن پہلے ہی ہوش آ چکا تھا لیکن اس نے سکندر شاہ اور عینی کو افرہ کو بتانے سے منع کیا تھا۔ کیوں منع کیا تھا یہ پوچھنے کی زحمت کسی نے نہیں کی تھی; لیکن اب عینی اس سے پوچھ رہی تھی)

کیونکہ میں اسے سرپرائیز دینا چاہتا تھا بس اسی لیئے نہیں بتایا۔اصحاذ نے کہہ کر اس کی ناک کھینچی

ویسے ایک بات بولوں؟عینی نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے ہوچھا

ہاں پوچھو نہ۔اس نے کہہ کر گھڑی اٹھائی اور اسے پہننے لگا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم نے افرہ کو بچایا ہے نہ؟تمھیں پتہ تھا نہ کہ گولی اسے لگنے والی ہے؟عینی نے اس کے تاثرات دیکھنے چاہے لیکن اس کا چہرہ ویسے ہی بے تاثر تھا

نہیں۔بچانے والی ذات تو اللہ کی ہے۔ہم انسان صرف وسیلہ ہیں بس۔اس نے کہہ کر بیڈروم سے باہر کی طرف قدم بڑھائے

وہ تو ٹھیک ہے لیکن تم نے اسے بچایا ہے اصحاذ۔ گولیاں اپنے آپ پر لی ہیں۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ تمھیں خبر نہ ہوئی ہو ورنہ تم پر الحام ہونے سے تو رہا۔عینی اب بھی اسی کشمکش میں تھی

سچ بتاوں تو ہاں میں نے بچایا ہے اسے کیونکہ میں نے اس کے یہاں سینے پر لیزر لائٹ دیکھ لی تھی۔اس نے اپنے سینے پر شہادت کی انگلی رکھ کر اسے کہا جو آنکھیں بڑی کر کے اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی

تو تم نے سوچا کیوں نہ ہیرو بنا یا جائے خود سے۔ہے نہ؟ عینی نے کڑے تیور لیئے اس سے پوچھا

نہیں کیونکہ وہ ہماری دوست ہے عینی۔اس نے عینی کے ماتھے پر ہلکا سا جھٹکا دیا اور لاونج میں آکر بیٹھ گیا

صرف دوست ہی ہے نہ؟ عینی نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا

ہاں صرف دوست۔ یہ کہہ کر اصحاذ نے نظریں چرائیں

تو پھر نظریں کیوں چرا رہے ہو؟ بتا کیوں نہیں دیتے کہ تمھیں اس سے محبت ہے۔ عینی نے یہ بات جتنے آدام سے کہی تھی اتنے ہی زور سے اصحاذ کا دل زور سے دھڑکا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا مطلب ہے؟ اصحاذ نے تھوڑے سخت لہجے میں پوچھا

اس میں مطلب کی کیا بات ہے؟ صاف بات ہی تو کی ہے کہ تمھیں اس سے محبت ہے۔ تمھاری آنکھیں اس بات کی گواہ ہیں۔ اور ویسے بھی تم۔۔۔ عینی نے بات کے آخر میں شرارت سے بات ادھوری چھوڑ دی

میں کیا؟اصحاذ نے بے تابی سے پوچھا

تم بے ہوشی میں بھی اسے ہی پکار رہے تھے۔افرہ افرہ افرہ۔ہائے یار!!! کتنے رومینٹک ہو تم۔اف اللہ۔عینی اب اسے چھیڑ رہی تھی یہ جانے بنا کہ اصحاذ کے دل پر زخم لگ چکے ہیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جلدی سے ناشتہ کمپلیٹ کرو کیونکہ ہمیں اس کی شادی میں بھی جانا ہے۔اصحاذ نے کہہ کر ٹیبل سے کار کیز اٹھائیں

ہاں بس آتی ہوں میں۔عینی نے جوس کا گلاس اٹھایا تب تک اصحاذ جا چکا تھا

کاش۔۔۔افی تمھاری شادی سمیر سے نہ ہوئی ہوتی تو تم آج اصحاذ کی دلہن ہوتی۔

کاش۔!!!اس نے گہرا سانس بھرا اور سرد آہ ہوا کے سپرد کی اور پھر جوس پی کر باہر آئی جہاں اصحاذ اس کا انتظار کر رہا تھا

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے تو اصحاذ نے بات کا آغاز کیا

یہ بات صرف ہمارے بیچ ہی رہے گی؛افرہ کو کچھ بھی بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔اس نے سخت لہجے میں کہا جبکہ اس کے لہجے کو سن کر ایک پل کے لیئے عینی بھی ڈر گئی پھر سنبھل کر بولی

ٹھیک ہے نہیں بتاونگی۔عینی نے کہا اور پھر باہر کی طرف دیکھنے لگی جبکہ اصحاذ خاموشی سے بیٹھا موبائل یوز کر رہا تھا اور وہ لوگ افرہ اور سمیر کی شادی اٹینڈ کرنے اس کے فارم ہاوس کی طرف گامزن تھے۔

****

یہ آپ مجھے کہاں لیکر جارہے ہیں ؟افرہ نے جب دیکھا کہ گاڑی سنسان راستے پر چل رہی ہے تو اس نے ڈرائیور سے پوچھا

میڈم۔۔۔وہاں ٹریفک بہت زیادہ ہے اس لیئے اس راستے سے آپ کو لیکر جارہا ہوں۔ ڈرائیور نے کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلیں جلدی چلیں۔اس نے کہہ کر موبائل ڈھونڈنا چاہا لیکن اس کا پرس تو پارلر میں ہی رہ گیا تھا

کیا آپ مجھے واپس پارلر تک چھوڑ آئیں گے ؟میرا موبائل رہ چکا ہے وہاں۔اس نے ڈرائیور سے کہا جو بہت ہی محویت سے گاڑی چلا رہا تھا

بس میڈم ہم ابھی پہنچنے والے ہیں۔وہاں سے موبائل کوئی بھی لا کر آپ کو دے دیگا۔

یہ کہہ کر اس نے موڑ کاٹا

ٹھیک ہے۔اس نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگایا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی اس نے ٹیک لگایا تھا کہ گاڑی میں عجیب سی سمیل آنے لگی۔اس سے پہلے وہ سنبھل پاتی یا کچھ سمجھتی۔وہ بے ہوش ہو چکی تھی

****

اسے ہوش آیا تو خود کو بندھے ہوئے پایا۔اس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا جو بیڈ کے کراون سے باندھے گئے تھے۔

اس نے اپنے ہاتھوں کو آزاد کروانے کی کوشش کی لیکن بے سود۔وہ مسلسل خود کو چھڑوا رہی تھی لیکن بہت مضبوطی کے ساتھ اس کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔

کوئی ہے ؟افرہ نے روتے ہوئے آوازیں لگانی شروع کردیں

مجھے یہاں باہر نکالو۔پلیززز۔وہ چیخ رہی تھی لیکن ابھی تک وہاں کوئی نہیں آیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری شادی ہے آج۔مام،ڈیڈ اور بھیا میرا انتظار کر رہے ہونگے۔وہ مسلسل خود کو چھڑوا رہی تھی اور ساتھ میں آوازیں بھی دے رہی تھی

کلک!!

کلک کی آواز پر کسی نے دروازہ کھولا

اس نے سامنے دیکھا تو کوئی لڑکا تھا جو اسے ہوس بھری نظروں سے گھور رہا تھا لیکن اس کا چہرہ ڈھکا ہوا تھا۔اس لیئے افرہ بھی اسے پہچان نہیں سکی

کون ہو تم ؟افرہ نے اس سے پوچھا جو اس کے بیڈ کے قریب آرہا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنی بھی کیا جلدی ہے مجھے جاننے کی ؟اس نے کہہ کر اس کے بالوں سے دوپٹہ نوچنے کے انداز میں کھینچ کر پھینکا

دور رہو مجھ سے۔اس نے کہہ کر اپنا رخ موڑا

نہ نہ بے بی گرل۔ابھی سے کیوں رخ موڑنے لگی؟اس نے ہنس کر پھر سے اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا

تھو۔افرہ نے اس کے منہ پر تھوکا اور غصے سے اسے دیکھنے لگی

اس کی اس حرکت پر سامنے والے کے چہرے پر سخت تاثرات ابھرے اور اس نے کھینچ کر اس کے منہ پر تھپڑ مارا

چٹاخ!!!!

افرہ نے زور سے آنکھیں بند کیں جیسے وہ یہ درد برداشت کرنا چاہتی ہو۔

تمھیں تو میں بتاتا ہوں۔کیسے تھوکتے ہیں؟اس نے کہہ کر افرہ نے دونوں پیروں کو پکڑا اور اس پر جھکنے لگا

پلیز۔۔۔میری شادی ہونے والی ہے۔میرا شوہر میرا انتظار کر رہا ہو گا۔پوری فیملی میرا انتظار کر رہی ہو گی۔پلیز مجھے جانے دو۔اس نے التجا آمیز لہجے میں کہا جس پر مقابل کا قہقہہ گونج اٹھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ناں ناں۔اتنی آسانی سے کیسے جانے دوں؟اس نے کہہ کر اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی اور پھر اپنی شرٹ کے بٹن کھول دیئے اور اس پر جھکنے ہی لگا تھا کہ اس کا فون رنگ ہوا

وہ بہت کوشش کر رہی تھی خود کو بچانے کی لیکن ہاتھ بندھے ہونے کی وجہ سے وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی لیکن جب اس نے کال کی آواز سنی تو کچھ دیر کے لیئے رک گئی۔وہ بھی

اسے ایسے ہی چھوڑتا وہاں سے چلا گیا۔

وہ باہر آیا اور اپنے کچھ ساتھیوں کو ہدایت دیکر بنا پیچھے مڑے وہاں سے چلا گیا۔اس کے جانے کے بعد دو تین لڑکیاں آئیں اور دوبارہ سے اس کا میک اپ اور دوپٹہ سیٹ کیا جبکہ افرہ بت بنی انھیں دیکھ رہی تھیں۔

وہاں سے لے جاتے وقت اس کی آنکھوں پر پھر سے کالی پٹی باندھ دی گئی تھی اور اسی طرح اسے گھر سے تھوڑی دور ہی اتارا گیا تھا جہاں اس کا ڈرائیور ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔شاید اس کا انتظار کر رہا تھا۔

آپ ٹھیک تو ہیں بی بی جی؟اس کے ڈرائیور نے اس کے نزدیک آکر پوچھا

ہاں میں ٹھیک ہوں۔کاکا کیا ہوا تھا؟اس نے ان کے ماتھے پر لگی پٹی دیکھ کر پوچھا

وہ پتہ نہیں بیٹا۔کچھ لوگوں نے سر پر بھاری سی چیز سے حملہ کیااور جب ہوش آیا تو آپ نہیں تھی۔میں نے جلدی سے آپ کے گھر والوں کو آگاہ کر دیا۔ڈرائیور نے تفصیلا اسے آگاہ کیا

اچھا کاکا۔ابھی چلیں پہلے ہی دیر ہو چکی ہے۔اس نے کہہ کر اپنا لہنگا سنبھلا اور پھر گاڑی میں بیٹھ گئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بھی سر ہلاتا اس کے پیچھے پیچھے چلتا گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی آگے بڑھا دی۔

****

اسلام علیکم آنٹی!!!عینی نے صلہ بیگم کو سلام کیا

ارے وعلیکم اسلام!!!کیسا ہے میرا بچہ؟انھوں نے جواب دیکر اس کا ماتھا چوما

آپ کے سامنے ہوں آنٹی!کیسی لگ رہی ہوں میں؟!!اس نے شرارت سے کہا

بہت پیاری!!!اللہ نظر بد سے بچائے۔انھوں نے محبت سے کہا جس کے جواب میں عینی صرف مسکرا دی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اصحاذ کیسا ہے اب؟سنا تھا کہ وہ کومہ میں چلا گیا ہے؟

آپ کے سامنے ہوں آنٹی جی۔ابھی وہ بات مکمل کر پاتیں کہ اصحاذ نے پیچھے سے انھیں آواز دیکر کہا

ارے ے ے ے۔۔۔میرے لعل!!!ادھر آو۔کیسے ہو میرے بچے؟انھوں نے اصحاذ کی پیشانی چوم کر اس سے پوچھا

میں بلکل ٹھیک ہوں آنٹی۔میں توافی کو سرپرائیز دینا چاہتا تھا اس لیئے اس طرح اچانک آپ سب کے سامنے آگیا۔اصحاذ نے انھیں بازوں کے گھیرے میں لیکر صوفے پر بیٹھایا اور خود بھی ان کے ساتھ آکر بیٹھ گیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ تو بہت اچھا کیا بیٹے۔انھوں نے اس کے ہاتھ کو ہلکا سا دبایا

آنٹی؟افی روم میں ہے؟عینی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا

وہ۔۔۔وہ۔۔تو ابھی پارلر سے ہی نہیں آئی بیٹا۔انھوں نے آہستہ آواز میں کہا

کیوں؟ہمیں آئے ہوئے بھی آدھا گھنٹہ گزر چکا ہے آنٹی!!!اور کتنا ٹائم لگتا ہے اسے؟

عینی نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا

آپ نے ڈرائیور کو کال کی؟اصحاذ نے پوچھا

ہاں کی تھی لیکن۔۔۔کہتے ساتھ ہی وہ رو پڑیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا آنٹی؟سب ٹھیک تو ہے نہ؟عینی نے تھوڑا اور ان کی طرف کھسکتے ہوئے پوچھا

وہ۔۔۔وہ۔۔۔کچھ لوگوں نے اسے کڈنیپ کر لیا ہے۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔

ابھی وہ بات کر رہی تھیں کہ ان کی ملازمہ نے افرہ کے آنے کی اطلاع دی

افرہ میری بیٹی!!!وہ دیوانہ وار اس کی طرف بڑھیں جو مجرموں کی طرح سر جھکائے اندر کی جانب بڑھ رہی تھی۔ان کے ساتھ ہی عینی بھی باہر کی جانب چلی گئی۔

کیسی ہے میری بیٹی ؟تت۔۔۔تم کس کے ساتھ آئی ہو؟کون تھے وہ لوگ جس نے تمھیں اغواء کیا تھا؟انھوں نے اس کا چہرہ تو کبھی سر چوم کر مسلسل اس سے پوچھ رہی تھیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مما۔۔یہ کہہ کر وہ انکے سینے سے لگ کر رونے لگی

بس میرا بچہ!!!کچھ نہیں ہوا۔بس رونا نہیں۔ٹھیک ہے؟وہ تو شکر ہے کہ گھر میں کسی کو نہیں پتہ ورنہ ابھی تک قیامت ٹوٹ پڑ چکی ہوتی اور آپ نے بھی کسی کو نہیں بتانا اوکے؟انھوں نے اس کے آنسو پونچھ کر کہا

اوکے۔اس نے سر کے اشارے سے کہا

ویسے تمھارے لیئے ایک سرپرائیز بھی ہے۔انھوں نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کی خاطر کیا

کیسا سرپرائیز؟اس نے بہ مشکل بات کر کے پوچھا

اس کے لیئے تمھیں روم میں جانا ہوگا وہی ہے تمھارا سرپرائیز۔انھوں نے کہہ کر اسے اور لڑکیوں کے ہمراہ روم میں بھیج دیا جبکہ عینی سے وہ پہلے ہی مل چکی تھی

روم کے دروازے تک اسے چھوڑ دیا گیا تھا؛اس لیئے وہ اپنا لہنگا سنبھالتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔

کریئیشن وائٹ پرفیوم کی مہک چاروں طرف پھیل چکی تھی۔اس نے آنکھیں بند کیں اور زور سے ناک کھینچی اور اس مہک کو خود میں اتارنے لگی

اس نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں تو دھنگ رہ گئی کیونکہ سامنے ہی 'سید اصحاذ شاہ' اپنی مخصوص دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ کھڑا تھا

شاہ؟اس نے بے یقینی سے کہا

نہیں نہیں۔یہ میرا وہم ہے۔وہ کیسے ہو سکتے ہیں؟میں بھی نہ کیا کیا سوچتی ہوں؟وہ کیسے آ سکتے ہیں؟وہ تو کومہ میں ہیں نہ تو پھر؟وہ مسلسل اسے دیکھتے ہوئے خود سے سوال اور جواب کر رہی تھی اور ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنے سر پر ہلکی سی چت ماری

ابھی وہ کچھ اور سوچتی؛اسی طرح چلتے چلتے وہ بیڈ کی طرف بڑھنے لگی کہ اصحاذ نے اس کا دایاں ہاتھ پکڑا اور اپنے گال پر رکھ دیا

لو کر لو یقین۔یہاں ہوں تمھارے سامنے۔اس نے اسی دلفریب اور دلکش مسکراہٹ کے ساتھ کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ سچ میں ہیں؟وہ ابھی تک بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی

ہاں بلکل۔اس نے کہہ کر آرام سے اس کا ہاتھ چھوڑا لیکن افرہ ابھی تک بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

اصحاذ نے پھر اس کا ہاتھ پکڑا اور اب کی بار اصحاذ نے اس کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھا

اور اسے دیکھنے لگا

اب یقین آگیا کہ میں ہوں؟شوخ لہجے میں پوچھا گیا

یہ تو آپ سچ میں ہیں۔اس نے اس کیے سوال کو نظرانداز کرکے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں میں ہی ہوں۔اصحاذ نے اس کے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے دیکھ کر مسکرا کر کہا

میں کیسی لگ رہی ہوں؟افرہ نے اپنا لہنگا اٹھا کر گول گول گھومتے ہوئے اصحاذ سے پوچھا

قاتل حسینہ۔اصحاذ نے جھٹ سے کہا

ہاہاہاہا۔اس کے جواب پر افرہ کھلکھلا کر ہنس دی

ابھی افرہ جواب دیتی کہ عینی بھی روم میں آگئی اور دونوں کے ساتھ ہی کھڑی ہو گئی۔

ہاں بھئی بتاو!!!کیسا لگا سرپرائیز؟عینی نے اسے خود کے قریب کرتے ہوئے کہا

بہت خوبصورت۔اس نے اصحاذ کو دیکھتے ہوئے کہا

اووو۔عینی نے شرارت سے اسے دیکھ کر کہا

اچھا اب چلو تم نیچے اصحاذ۔ سمیر کی فیملی بس پہنچنے والی ہے۔ تم گیسٹس کے ساتھ بیٹھو۔ میں یہاں اپنی چھوٹی سی جان کے ساتھ ہوں۔اس نے اصحاذ کو باہر تک لا کر کہا

وہ بھی افرہ کو جی بھر کر دیکھنے کے بعد وہاں سے چلا گیا جبکہ عینی تو اس کے صبر کو دیکھ ہی دل ہی دل میں اسے داد دیتی افرہ کے پاس چلی آئی اور وہ دونوں باتیں کرنے لگیں۔

****

اچھا تم یہی بیٹھو!! میں زرا باہر آنٹی کے ساتھ سب دیکھتی ہوں۔عینی نے اٹھ کر اس سے کہا

اوکے آپیا!!!اس نے بھی عینی کو جانے کی اجازت دی

عینی کے جانے کے بعد اس نے اپنے روم میں نظر دوڑائی تو دھنگ رہ گئی کیونکہ اس کا اپنا روم بھی کافی سجا ہوا تھا۔ ہر طرف سرخ گلابوں سے سجاوٹ کی گئی تھی۔ فریش ریڈ روز زاس کی اولین پسند تھے۔

وہ اپنے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف آئی جہاں سرخ گلابوں کا بکے رکھا ہوا تھا۔ اس نے بکے ہاتھ میں اٹھائی اور اسے ناک کے قریب کر کے سونگھنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے چہرے پر دھیمی مگر خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔ اس نے دوبارہ سے وہ بکے اپنی جگہ پر رکھے اور چل کر پھر سے بیڈ کی طرف آئی اور وہی بیٹھ گئی اور اپنے آنے والی دنوں کو سوچتے ہوئے مسکرانے لگی۔

****

بارات آچکی تھی۔ہر طرف شور و غل بر پا تھا۔سب بہت خوش تھے۔کوئی تھا جوان سب میں صرف زبردستی ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے بیٹھا ہوا تھا اور ایسے ظاہر کر رہا تھا کہ جیسے وہ بہت خوش ہے کیونکہ اسے سہی وقت کا انتظار تھا۔

عینی اور کچھ اور لڑکیاں افرہ کو لیکر سٹیج کی جانب آرہی تھی۔

اس وقت وہ سرخ رنگ کے لہنگے میں ملبوس سمیر کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی۔اسے سٹیج کے قریب آتا دیکھ کر سمیر بھی کھڑا ہو گیا اور اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تو افرہ نے بھی کچھ شرماتے ہوئے اور کچھ جھجھکتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا تو ہر طرف ہوٹنگ شروع ہو گئی۔

وہ دونوں سٹیج پر بیٹھے تو کوئی نہ کوئی ان کے ساتھ آکر بیٹھ جاتا۔ان سب میں سمیر کا چہرہ سپاٹ رہا۔نہ تو اس نے افرہ کی تعریف کی اور نہ ہی کوئی شوخ بات۔افرہ اس کا ایسا

رد عمل دیکھ کر دل مسوس کر رہ گئی۔

اصحاذ!! عینی نے سٹیج سے ہی اصحاذ کو آواز دی؛ جو دوستوں کے ساتھ کھڑا تھا

ایکسکیوز می! اصحاذ نے ان سے معذرت کی اور سٹیج کی جانب بڑھ گیا

ہاں بولو۔ اصحاذ آ کر افرہ کے دوسری طرف بیٹھ گیا کیونکہ سمیر اس وقت سٹیج سے نیچے اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم نے آج گانا گانا ہے۔ وہ بھی افی کے لیئے۔ عینی نے افرہ کے کندھوں پر ہلکا سا دباو ڈالا اور اصحاذ کو کہا

ٹھیک ہے گا لونگا۔ اور کچھ؟ اصحاذ نے کہہ کر اس کی ناک کو آہستہ سے دو انگلیوں سے دبایا

ہاں اور آپ نے میرا فیورٹ سونگ گانا ہے۔ افرہ نے اس سے کہا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

اوکے۔ تو پھر کون سا گانا آپ کا فیورٹ ہے؟ اصحاذ نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا

پل۔ایک پل میں ہی تھم سا گیا۔یہ والا۔افرہ نے اسے بتایا

اوکے۔جسٹ ویٹ ہیئر۔یہ کہہ کر اصحاذ سٹیج سے اترا

تھوڑی دیر بعد ماحول یکدم پر سکون ہو گیا اور ایک سپاٹ لائٹ اصحاذ کو فوکس کیئے سٹیج کی جانب بڑھ رہا تھا۔

اس نے اپنا ہاتھ افرہ کی جانب بڑھایا تو افرہ نے بھی فخر سے اپنا ہاتھ اس کے ہتھیلی پر رکھا اور اس کے ساتھ ہی نیچے کھڑی ہو گئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیک گراونڈ میوزک ویسے بھی شروع ہو چکا تھا۔وہ بھی عینی اور افرہ کے ساتھ کھڑا ہو کر گانا شروع کر چکا تھا۔

Pal ek pal mein hi tham sa gaya

Tu haath mein haath jo de gaya

Chalun main jahaan jaaye tu

Daayein main tere, baayein tu

Hoon rut main, hawayein tu

Saathiya...

Hansu main jab gaaye tu

NEW ERA MAGAZINE.com

Roun main murjhaaye tu

Bheegun main barsaaye tu

Saathiya...

🎵🎵🎵🎶🎶🎶🎶🎶🎵🎵🎵

Saaya mera hai teri shakal

Haal hai aisa kuch aajkal

Subah main hoon tu dhoop hai

Main aaina hoon tu roop hai

Yeh tera saath khoob hai

Humsafar...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپیا؟آپ کو نہیں لگتا کہ شاہ کو بھی ابھی شادی کر لینی چاہیئے ؟اسنے اصحاذ کی طرف دیکھ کر عینی سے کہا

ہاں کر لیتا لیکن اگر اس لڑکی کو بھی پتہ ہوتا۔عینی نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا

کیامطلب ؟افرہ نے ناسمجھی سے پوچھا

مطلب یہ کہ اصحاذ جس لڑکی سے محبت کرتا ہے،اس نے اس لڑک کو آج تک نہیں بتایااور نہ ہی کبھی بتائے گا۔عینی نے سامنے کی طرف دیکھ کر کہا

وہ کیوں آپیا؟افرہ نے پھر سے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیونکہ اس کی شادی ہو چکی ہے۔وہ اب کسی اور کی ہے اس لیئے۔عینی نے اس بار اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

شاہ ایک بار تو کہتے اس سے۔شاید وہ مان جاتی۔افرہ نے اصحاذ کی جانب دیکھ کر کہا

یہ اس کی مرضی ہے۔یا پھر شاید اصحاذ کی محبت میں اتنی طاقت ہو کہ اسے اظہار کرنے کی نوبت ہی نہیں آنے دے۔عینی نے جواب دیا

اللہ کرے کہ شاہ کو ان کی محبت ضرور ملے۔آمین۔اللہ کرے انھیں محبت کرنے والی لڑکی ملے جو ان کے ہر زخم پر مرہم کا کام کرے۔آمین۔افرہ نے دل سے دعا کی

آمین۔عینی نے بھی آمین کہا اور دونوں پھر سے گانا انجوائے کرنے لگیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Tu ishq ke saare rang de gaya

Phir kheench ke apne sang le gaya

Kahin pe kho jaaye chal

Jahaan ye ruk jaaye pal

Kabhi naa phir aaye kal

Saathiya...

Ek maange agar sau khwaab doon

Tu rahe khush, main aabad hoon

Tu sabse juda juda sa hai

Tu apni tarah tarah sa hai

Mujhe lagta nahi hai tu doosra

Pal ek pal mein hi tham sa gaya

Tu haath mein haath jo de gaya

Chalun main jahaan jaaye tu

Daayein main tere, baayein tu

Hoon rut main, hawayein tu

Saathiya...

Hansu main jab gaaye tu

Roun main murjhaaye tu

Bheegun main barsaaye tu

Saathiya...

سب نے تالیاں بجا کر اسے سراہا۔وہ بھی سب سے داد وصول تا ان کی جانب آیا اور وہی دلکش مسکراہٹ سے انھیں دیکھنے لگا

کیسا لگا سونگ ؟اصحاذ نے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اس سے پوچھا

بہت بہت مزہ آیا۔افرہ نے تالیاں بجا کر کہا

شکریہ پریٹی گرل۔اصحاذ نے ہلکا سا سر خم کر کے اس سے کہا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

پتا نہیں اصحاذ کی آنکھوں میں ایسا کیا تھا کہ افرہ زیادہ دیر تک نہیں دیکھ سکی اور سر جھکا لیا۔

اسی طرح باتیں کرتے کرتے اور کھانا کھانے کے بعد بارات کا شور اٹھا۔تو افرہ بھی سب سے ملتی سب کو رونے پر مجبور کر رہی تھی۔

سب کی دعاوں کے تلے اسے رخصت کیا گیا تو وہ بھی پیا دیس سدھار گئیں۔ سمیر کے گھر جانے کے بجائے وہ لوگ سمیر کے فارم ہاوس چلے گئے۔ اس نے پوچھا لیکن کوئی جواب نہ پا کر وہ بھی خاموش ہو چکی تھی کیونکہ گاڑی میں اس وقت صرف وہ سمیر تھے۔

اسے سمیر کا یہ رویہ ہضم نہیں ہو رہا تھا لیکن پھر بھی خود پر جبر کیئے وہ خاموش بیٹھی رہی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

سمیر نے فارم ہاوس کے سامنے گاڑی روک دی اور خود اس کے لیئے دروازہ کھول کر اسے اٹھنے میں مدد دی۔

وہ بھی اس کے ساتھ اندر کی جانب بڑھ گئی اور وہ دونوں چلتے چلتے لاونج کے وسط میں کھڑے ہو گئے۔

اس نے ارد گرد دیکھا تو گھر کسی بھی قسم کے سجاوٹ سے پاک تھا۔اس نے سوالیہ نظروں سے سمیر کی طرف دیکھا تو سمیر سامنے بنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سمیر آپ نے گھر کو ڈیکوریٹ نہیں کیا؟اس نے کمرے کو دیکھ کر پوچھا

شہیر کون ہے؟ سمیر نے عام سے لہجے میں پوچھا لیکن اس کا پوچھنا افرہ کی جان ہوا کر گیا۔

****

شہیر کون ہے افرہ؟ سمیر نے اس بار سخت لہجے میں پوچھا

وہ۔۔۔وہ میں نہیں جانتی کہ کون ہے؟افرہ نے نیچی نگاہوں سے کہا

اچھا نہیں جانتی؟سمیر نے کف فولڈ کرتے ہوئے اس سے پوچھا جو سر جھکائے اپنا نچلا ہونٹ کاٹ رہی تھی

نن۔۔نہیں جانتی۔افرہ نے اسی طرح جواب دیا

سچ کہی رہی ہو؟اب کی بار سمیر نے اس کی تھوڑی کو دو انگلیوں سے پکڑ کر اونچا کیا اور اس سے پوچھنے لگا

ہا۔ہاں!!!افرہ نے کہتے ساتھ ہی سر بھی اثبات میں ہلایا

چٹاخ !!!

سمیر نے اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔افرہ منہ پر ہاتھ رکھے پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔

جھوٹ بولتی ہو؟شرم نہیں آتی جھوٹ بولتے ہوئے؟اس نے سختی سے افرہ کو بازو سے پکڑا اور اسے جھنجھوڑ کر پوچھنے لگا

می۔۔۔میں جھوٹ نہیں بول رہی۔افرہ نے سنھبل کر جواب دیا

اچھا تمھیں تو میں بتاتاہوں۔یہ کہہ کر سمیر نے اسے بازو سے پکڑ کر بیڈ پر پھینکا اور خود اپنی شرٹ کے بٹن کھولے اور اس پر جھکنے لگا۔

نہیں سمیر!!!رک جائیں۔پلیززز ایسا مت کریں میرے ساتھ۔سمیررر۔۔۔جب وہ اس پر جھکنے لگا تو افرہ اس کی منت سماجت کرنے لگی

کیوں رک جاوں؟ہاں!!!پہلے تو جب صرف ہاتھ لگاتا تھا تو تم کہتی تھی کہ تم میرے نلکح ہو،شوہر نہیں۔اب جبکہ شوہر ہوں تو یہ میرا حق ہے۔سمجھی تم؟اب مجھے تمھاری آواز نہ آئے۔سمیر نے کہہ کر اس کے ہاتھ باندھے اور پھر بیڈ سے دور کھڑے ہو کر اسے دیکھنے لگا

جبکہ وہ اس کی منتیں کر رہی تھی؛رو رہی تھی لیکن وہ سب ان سنی کرتا اس کے قریب آیا اور اس کے سر سے دوپٹہ کھینچ کر دور پھنیکا اور پھر باری باری اس کے گلے،کانوں اور ہاتھوں میں موجود سارے زیور اتار پھینکے اور پھر سائیڈ لیمپ آف کرتا اس پر جھکتا چلا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افرہ اسے روکنے کی کوشش بھرپور کرتی رہی لیکن سمیر کے آگے اس کی ساری ہمت جواب دے گئی اور یوں شادی کی پہلی رات اس کا شوہر اس کی رضامندی کے بغیر ہی اس سے اپنا حق وصول چکا تھا۔وہ روتی،تڑپتی رہی لیکن وہ ظالم بنا اس پر اپنی چھاپ چھوڑ چکا تھا۔

****

ساری رات اس نے پنچنگ بیگ پر مکے برسائے۔رات اس کی آنکھوں میں کٹی۔اب تو مکے برساتے برساتے اس کا پنچنگ بیگ بھی پھٹ چکا تھا لیکن ایک وہ تھا جس کے ہاتھ رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

شانزل۔کسی نے پیچھے سے اس کا نام پکارا لیکن وہ بنا رکے پنچنگ بیگ پر مکے برسا رہا تھا

شانزل میں تجھے پکار رہا ہوں یار۔اب کی بار اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو شانزل رک گیا

بول کیا بات ہے؟شانزل نے اپنی سرخ آنکھیں اس کے چہرے پر گاڑھ دیں اور اس سے پوچھا

کافی لاوں؟سامنے والا دانت نکالے اس سے پوچھ رہا تھا

اس لیئے یہاں آیا ہے تو؟شانزل نے کڑے تیور لیئے پوچھا

ہاں تو اور کیا؟بس کر جا بھئی۔میں کافی لیکر آتا ہوں میں اور پھر ہم دونوں سامنے بنے پارک میں چلتے ہیں۔اس نے کہہ کر اس کا کندھا تھپتھپایا تو شانزل بھی خود کو کمپوز کرتا وہاں سے باہر آیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تب تک وہ بھی کافی لا چکا تھا اور اسے مگ تھمانے کے لیئے ہاتھ آگے کیا

تو نے تو اپنے ہاتھ زخمی کر دیئے ہیں شانزل!!!تو یہی رک میں فرسٹ ایڈ باکس لاتا ہوں۔وہ جو بھی تھا اسے شانزل کی بہت فکر تھی؛اس لیئے اب بھی کافی کو وہی چھوڑے فرسٹ ایڈ باکس لینے کچن میں چلا گیا

لاوو دوہاتھ۔اس نے سپرٹ کو روئی پر ڈالا اور اس سے کہا جو کسی غیر مرئی نکتے کو گھور رہا تھا

اوہیلو بھائی!!! چھت کو گھورنے کو نہیں بولا تھا۔ہاتھ دکھا اپنے۔اس نے شائزل کو جھنجھوڑ کر کہا تو شائزل بھی حال میں لوٹا اپنے ہاتھ اس کے آگے کر دیئے

کیا بچوں جیسی حرکتیں ہیں تمھاری!! کیوں خود کو اذیت دے رہا ہے؟ اس نے شائزل کے ہاتھ صاف کرتے ہوئے اس سے پوچھا جو خاموشی سے سب سن رہا تھا

دیکھ اس کی شادی ہو چکی ہے اب!!! بہتر ہو گا کہ اب تو اسے بھول جا۔یہ بات اس نے جتنے آرام سے کہی تھی اتنے ہی زور سے شائزل کے دل کو لگی تھی

بھول ہی تو نہیں سکتا نہ۔شانزل نے سر صوفے کی پشت سے ٹکالی اور دوسرے ہاتھ کا مکا بنا کر ماتھے پر آہستہ آہستہ مارنے لگا

اچھا چل اب۔باہر چلتے ہیں۔کیا ساری زندگی یہی رہنا ہے۔اس نے کھینچ کر اسے اٹھایا تو وہ بھی ہڈی پہنتا اس کے ساتھ ہی باہر کی جانب بڑھ گیا

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ لوگ پارک میں جوگنگ ٹریک پر دوڑ رہے تھے۔شانزل آگے تھا جبکہ اس کا دوست اس سے پیچھے تھا۔ابھی وہ دوڑ رہے تھے کہ اچانک ایک لڑکی شانزل سے ٹکرائی تو شانزل نے اچانک ہی قدموں کو بریک لگائے اور اسے دیکھنے لگا

ٹھیک ہو؟وہی مغرور سرد انداز میں شانزل نے پوچھا

ج۔۔۔جی۔میں ٹھیک ہوں۔اس لڑکی نے اٹھتے ہوئے کہا

اوکے۔یہ کہہ کر شانزل آگے بڑھ گیا

کتنی پیاری آنکھیں ہیں اس کی۔یہ کہہ کر وہ لڑکی اس کے پیچھے ہی دوڑنے لگی۔اس لڑکی نے بھی ٹریک سوٹ پہنا ہوا تھا۔لمبے بال ہائی پونی میں قید کیئے جب وہ بھاگتی تو لہرا کر اس کی کمر پر بکھر جاتے۔

سنیں۔وہ اس کے پیچھے ہی بھاگ رہی تھی کیونکہ شانزل تیز تیز دوڑ رہا تھا اس لیئے اس نے آواز دینا مناسب سمجھا

اس نے آواز سنی لیکن رکا نہیں،وہ بھی شاید ڈھیٹ تھی یا پھر اپنے نام کی ایک۔اس لیئے

بناپرواہ اور اسے جانے بناہی اس کے ساتھ ساتھ دوڑنے لگی

میں آپ سے مخاطب ہوں مسٹر!!!اس لڑکی نے پھولی ہوئی سانسوں سمیت کہا

لیکن میں آپ سے مخاطب نہیں ہوں۔شانزل کادوٹوک جواب آیا

آپ کی آنکھیں بہت پیاری ہیں۔ہائے نیلی آنکھیں مجھے بہت پسند ہیں۔اس لڑکی نے اس کی بات کو نظرانداز کر کے اپنی بات جاری رکھی

بہت سی لڑکیوں کو پسند ہوتی ہیں۔میرے لیئے نئی بات نہیں ہے۔شانزل نے شان بے نیازی سے کہا

لیکن میرے لیئے ہے۔وہ لڑکی مزے سے اس سے بات کر رہی تھی اور یوں بات کر رہی تھی کہ جیسے وہ دونوں بہت اچھے دوست ہوں۔

اچھا۔یہ کہہ کر شانزل پھر سے دوڑنے لگا لیکن اس بار رفتار آہستہ تھی

ویسے کیا میں آپ کا نام جان سکتی ہوں؟اس لڑکی نے اس سے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم انڈرورلڈ ڈان کو جانتی ہو؟جو قتل وغارت کرتا ہے!شراب ونشہ بہ کثرت کرتا ہے؟جانتی ہو اسے؟شانزل نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا

تو کیا آپ وہی ہیں؟یعنی آپ شانزل ہیں!!اس نے لڑکی نے بچوں کی طرح تالی بجا کر اور اچھلتے ہوئے پوچھا

ہاں وہی ہوں۔ مطمئن انداز میں جواب دیا گیا

یاہووووو!!! مجھے آپ بہت بہت زیادہ اچھے لگتے ہیں۔ آئی ایم سووو ہیپی کہ آپ سے ملاقات ہو گئی۔ اس نے دونوں ہاتھوں کو باہم ملا کر انتہائی جوش سے جواب دیا

تمھیں مجھ سے ڈر نہیں لگتا؟ شانزل نے آئیبر واچکا کر پوچھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں بھئی؟ آپ کے سینگ ہیں کیا جو مجھے ڈر لگنے لگا آپ سے؟ اس نے جیکٹ کی پوکٹ میں ہاتھ ڈال کر اسے جواب دیا شاید وہ کچھ ڈھونڈ رہی تھی

مل گیا۔ کیا آپ میرے ساتھ ایک سیلفی لینگے؟ اس نے موبائل آن کر کے سیلفی کیمرہ آن کر کے سامنے کیا اور اسے سے پوچھنے لگی

ویسے تمھارا نام کیا ہے؟شانزل نے شاید ہی کسی لڑکی کو یوں مخاطب کیا ہو لیکن اب اس لڑکی سے اس کا نام پوچھ رہا تھا

میرا نام 'نور صبا' ہے اور میں sign_of_fantasy کا پیج بھی چلاتی ہوں انسٹا پر۔اور ہاں میں آج کل ناول بھی لکھ رہی ہوں۔'ادھوری سی محبت' ناول کی آطھر بھی میں ہی ہوں۔نور صبا نے مزے سے اپنی تعریف کی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ویسے نہ مجھے آپ سے ملنے کا بہت شوق تھا۔ایک سیلفی پلیز۔یہ کہہ کر اس نے موبائل کو اپنے سامنے کیا تو شانزل بھی اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا لیکن وہ اس طرح کھڑا تھا کہ اس کی تصویر سائیڈ سے آگئی لیکن پھر بھی اس کا چہرہ ماسک کی وجہ سے صاف نظر نہیں آیا۔

پرفیکٹ۔چلیں اب میں چلتی ہوں۔اللہ حافظ۔یہ کہہ کر نور صبا وہاں سے چلی گئی جبکہ شانزل بھی سر جھٹکتا وہاں سے دوبارہ ٹریک پر دوڑنے لگا اور اپنا بلیوٹوتھ آن کیا

ہاں بول۔شانزل نے بات کرنے کی اجازت دی

ٹھیک ہے آتا ہوں۔نا جانے دوسری طرف کیا کہا گیا لیکن شانزل کے چہرے کے تاثرات سخت ہو گئے اور پھر وہاں سے باہر چلا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

ویسے اصحاذ تم نے بہت برا کیا۔عینی نے منہ بنا کر اس سے کہا جو ناشتہ کرنے میں مصروف تھا

کیوں کیا کیا میں نے؟اصحاذ نے ناشتہ چھوڑ کر اس سے پوچھا

تم نے آج میرے ساتھ افی کے گھر جانا تھا نہ۔ منا کیوں کیا؟ یار وہ کیا سوچے گی؟ عینی نے فکر مندی سے کہا

یار یہ کام تم لڑکیاں ہی کرو۔ ویسے بھی شام میں ولیمہ ہے وہی اس سے ملاقات ہو جائیگی نہ۔ اصحاذ نے نرمی سے کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو ٹھیک ہے۔ جیسے تمھاری مرضی۔ یہ کہہ کر عینی پھر سے ناشتے کی طرف متوجہ ہو گئی اور اصحاذ بھی بنا کچھ کہے وہاں سے اپنے روم کی طرف چلا گیا

****

رات دونوں کی آنکھوں میں کٹی تھی۔ اجڑے تو دونوں تھے۔ ایک 'دلہن' بن کر تو

دوسرا 'عاشق' بن کر۔ایک 'محبت' کرتے کرتے لٹ گیا تو دوسرا 'دل' دے کر بے جان۔وہ ایک رات کی 'دلہن' ہو کر بھی برسوں کی اجڑن لگ رہی تھی تو دوسرا 'دل' دے کر صدیوں کا تھکا ہارا مسافر۔دونوں کی کہانی ایک جیسی تھی فرق صرف اتنا تھا کہ دونوں ایک ہی راستے کے دو الگ الگ منزلوں کے راہی تھے۔

****

وہ صبح اٹھی تو دیکھا کہ سمیرا ابھی تک سو رہا ہے۔اس نے اپنا دوپٹہ اٹھایا اور اپنے ٹوٹے ہوئے وجود کو سمیٹ کر واش روم کی طرف بڑھنے لگی

ابھی وہ واش روم کا دروازہ کھول رہی تھی کہ نظر غیر ارادی طور پر ڈریسنگ ٹیبل پر جا کر ٹھہر گئی

وہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی تو دیکھا کہ اس کا پرس وہی تھا جو اس سے پارلر میں رہ گیا تھا۔

اوہ میرے خدا!! یہ کہہ کر اس نے جلدی سے پرس کھولا تو دیکھا کہ وہ چھٹی؛ جو شہیر نے اسے بھیجی تھی؛ وہ غائیب تھی

کہاں گئی وہ؟؟؟!اففففففف۔۔۔اس نے پرس کے تمام زپ کھول کر چیک کیئے لیکن وہ وہاں ہوتا تو اسے ملتا نہ۔

کیا اسے ڈھونڈ رہی ہو؟ ابھی وہ پرس چیک کر رہی تھی کہ پیچھے سے سمیر کی آواز آئی

اس کی آواز پر وہ فوراً اس کی جانب گھومی اور دیکھا جو شعلہ باز نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا اور ساتھ میں وہی چھٹی ہاتھ میں پکڑے اسے دیکھا رہا تھا

نن۔ابھی وہ بات کرتی کہ سمیر نے سختی سے اس کا بازو پکڑا اور دیوار کے ساتھ اسے لگا لیا اور اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہنے لگا

رات کا سبق لگتا ہے بھول گئی ہو۔کوئی بات نہیں دوبارہ یاد کروادیتا ہوں۔یہ کہہ کر سمیر نے اس کے بازو پر پکڑ اور مضبوط کر دی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سمیر ہاتھ چھوڑیں میرا۔درد ہو رہا ہے۔افرہ نے نم لہجے میں کہا

چٹاخ!!!

ایک زوردار تھپڑ سمیر نے افرہ کو دے مارا

تمھیں درد ہو رہا ہے ہاں ؟؟؟؟ یہ درد تب کیوں نہیں ہوا جب تم اس کے ساتھ یارانے کر رہی تھی ؟ سمیر نے پھر سے اس کا بازو دبوچا

میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔ می۔۔ میں نہیں جانتی کہ یہ کون ہے ؟افرہ نے ڈرتے ڈرتے کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ باتیں بعد میں کر لیں گے۔ ویسے بھی آج ولیمہ ہے جو میں نہیں چاہتا کہ پوسٹ پون ہو، تو جاو فریش ہو کر آو اور دوسری بات؛ ہمارے بیچ جو بھی ہو جائے تم نے اس کا ذکر اپنے ان دونوں دوستوں سے نہیں کرنا۔ سمجھ گئی نا؟ سمیر نے پہلے سخت لہجے میں اور آخر میں اس کا گال تھپتھپا کر پوچھا

ہا۔۔ہاں سمجھ گئی۔ افرہ نے سر بھی اثبات میں ہلایا اور جلدی سے واش روم میں بند

ہو گئی

پیچھے سمیر نے وہ چھٹی ہاتھ میں چوڑ موڑ کی اور وہی کمرے مین موجود چھوٹے سے ڈسٹ بن میں پھینک دی اور خود کمرے سے باہر چلا گیا

****

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سارا دن افرہ سمیر کے رویے کو سوچتی رہی۔ بار بار اس کا دل اس بات پر افسوس کرتا کہ کیوں اس نے وہ چھٹی وہی نہیں پھینکی؟ کیوں اس نے اسے پرس میں ڈالا؟ سوچ سوچ کر اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔

ادھر سمیر نے بھی سب کو منع کر دیا تھا ان کا ناشتہ لانے سے ورنہ عینی اور اصحاذ کے ساتھ ملکر باتیں کر لینے سے اس کا موڈ تھوڑا بدل جاتا لیکن سمیر نے وہ بھی ختم کر دیا۔

رات کا سب کچھ دوبارہ سے ذہن میں تازہ ہوا تو اس نے بے اختیار اپنی گردن پر ہاتھ رکھا

سسسس۔ہاتھ رکھتے ہی افرہ کو جلن اور درد دونوں محسوس ہوئے

اس نے دوپٹہ تھوڑا سا سرکا تو دیکھا وہاں پر کاٹنے کے نشان واضح تھے۔صرف وہاں نہیں بلکہ گردن سے ہوتے ہوئے کندھے تک نشانات تھے۔

کئی آنسو اس کے آنکھوں سے بہہ نکلے۔

سمیر آپ انسان نہیں درندے ہیں۔ایسا کون کرتا ہے اپنی بیوی کے ساتھ ؟اپنے کندھے کو شیشے میں دیکھتے ہوئے وہ اس سے؛یعنی اس کے تصور سے مخاطب تھی

میرا قصور کیا ہے؟ بتا تو دیتے نہ!!؟ کیوں یہ سب کیا؟اس کے مخاطب ہونے کے ساتھ ساتھ اب وہ رونے لگی

اس بات سے بے خبر کہ کوئی دوسرا بھی یہ سب دیکھ رہا ہے بلکہ دیکھنے کے ساتھ ساتھ سن بھی رہا ہے۔وہ جو کوئی بھی تھا؛یہ سب دیکھ کر تو اس کی آنکھیں لال انگارہ بن گئی اور جس خاموشی کے ساتھ آیا تھا اسی خاموشی کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔

****

سہ پہر کو دو بیو ٹیشنز آئی افرہ کو تیار کرنے کے لیئے۔افرہ نے بھی شاور لیا ہوا تھا اس لیئے جلدی سے ڈریس چینج کیا اور ان کے سامنے بیٹھ گئی۔

وہ دونوں اس کا میک اپ کر رہی تھی کہ ایک کی نظر اس کے گردن کے نشان پر پڑ گئی
تو وہ اسے دیکھ کر مسکراہٹ ضبط کرنے لگی

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی
ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ
کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے
ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات
کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

میم لگتا ہے آپ کے ہزبینڈ بہت رومینٹک ہیں۔اسی لڑکی نے پوچھا

آپ کا نام کیا ہے؟افرہ نے کڑے تیور لیئے پوچھا

رمشاء۔اس لڑکی نے کہا

تو آپ اپنے کام سے کام رکھیں رمشاء۔افرہ نے دو ٹوک کہا

اتنا رومینٹک ہی ہو تو اتنا غصہ تو بنتا ہے پھر۔رمشاء نے کہہ کر اس نشان پر میک اپ کرنا شروع کیا

رمشاء؟افرہ نے اسے پکارا جو انتہائی مہارت سے ہاتھ چلا رہی تھی اور وہ دوسری لڑکی اس کے بال سیٹ کر رہی تھی

کیا آپ یہ نشان چھپا سکتی ہیں؟افرہ نے التجائی آمیز نظروں سے پوچھا کیونکہ اس کے ڈریس کا گلہ کافی کھلا تھا جس کی وجہ سے اس کا گردن صاف نظر آرہا تھا

ہاں کیوں نہیں۔پورے تو نہیں لیکن میک اپ سے تھوڑے لائٹ کر سکتی ہوں۔

رمشاء نے ہلکی سی مسکان سے کہا

اوکے تھینکس۔افرہ نے کہا اور وہ دونوں ملکر اسے تیار کرنے لگیں

ارے واہ۔آپ تو بہت پیاری لگ رہی ہیں۔ماشاءاللہ۔ان دونوں نے ملکر ماشاءاللہ کہا؛

جس کے جواب میں افرہ نے محض سر ہلایا تو وہ دونوں بھی اپنا سامان سمیٹ کر چلی گئیں۔

****

ہیلو؟سمیر آپ کہاں ہیں؟میں کب سے آپ کا ویٹ کر رہی ہوں،ہم لیٹ ہو جائیں گے۔افرہ نے کال اٹھاتے ساتھ ہی سوالات کی بوچھاڑ کر دی

ہیلو؟جی میں بات کر رہی ہوں۔کیا؟کب؟کہاں؟کیسے؟اوکے میں آتی ہوں۔افرہ نے بہ مشکل لہجے کو نارمل رکھ کر جواب دیا

اس نے کال کاٹتے ہی اصحاذ کو کال ملائی لیکن وہ کال ریسیو نہیں کر رہا تھا تو اس نے جھٹ سے عینی کو کال ملائی

ارے زہے نصیب۔اتنی جلدی میری یاد آگئی۔عینی نے شرارتی لہجے میں پوچھا

آپیا۔جواباًافرہ کی بھاری آواز گونجی

یااللہ خیر۔کیاہواافی ؟روکیوں رہی ہو؟کیاہواسب ٹھیک توہے نہ ؟عینی نےاس کے رونے کی وجہ پوچھی

آپیاوہ سمیر کاایکسیڈنٹ ہوگیاہے۔میں یہاں اکیلی ہوں۔میں نے شاہ کو بھی کال کی لیکن وہ کل نہیں اٹھارہے تھےاس لیئےآپ کوکال کرلی۔افرہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی

تم رونہیں۔ہم آتے ہیں۔ٹھیک ہے؟بس رونانہیں پلیززز۔عینی کہتے ساتھ ہی اوپر اصحاذ کے کمرے کی طرف بڑھنے لگی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپیاپلیزز!!جلدی سے آجائیں۔افرہ نےبچوں کی طرح روتے ہوئے منت کی

ہاں ہاں ہم ابھی آتے ہیں۔رونہیں پلیززز۔یہ کہہ کرعینی نے کال کاٹی اوراصحاذ کے کمرے کادروازہ بجانے لگی

اصحاذدروازہ کھولو۔وہ دروازے کوپیٹنے کے اندازمیں بجارہی تھی اورساتھ میں اسے آوازیں بھی دے رہی تھی

تقریبا دس منٹ بعد اصحاذ نے دروازہ کھولا تو عینی کو غصے سے اسے گھورتے ہوئے پایا

کیاہوا؟اصحاذ نے آنکھیں مسلتے ہوئے اس سے پوچھا

کہاں تھے؟کچھ خبر بھی ہے تمھیں کہ افرہ کے ساتھ ہوا کیا ہے؟عینی نے کمر پر ہاتھ رکھ کر اس سے پوچھا جو نا سمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا

کیاہوا افرہ کو؟اصحاذ نے بے تابی سے پوچھا

اسے کچھ نہیں ہوا۔سمیر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔وہ ہاسپٹل میں ہے۔ہمیں افرہ کے گھر جانا ہے اسے پک کرنے۔عینی نے کہہ کر اصحاذ کی جانب دیکھا جو بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا

ٹھیک ہے تم تیار ہو جاو۔ہم نکلتے ہیں۔یہ کہہ کر اصحاذ بھی واش روم میں بند ہو گیا اور عینی بھی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

****

افی یار دروازہ کھولو!!!عینی نے افرہ کو میسج کیا؛وہ لوگ اس وقت سمیر کے فارم ہاوس کے باہر کھڑے تھے جس کا پتہ افرہ نے انھیں دیا تھا

یہ میسج دیکھ کر افرہ فوراً باہر کی جانب دوڑی اور دروازہ کھول دیا

آپیا!!!وہ دروازہ میں ہی اس کے گلے لگ گئی تھی اور زور و شور سے رونے لگی

چلو ہم چلتے ہیں۔تم رومت یار!!!عینی نے کہی کر اس کے آنسو پونچھے

آپیا وہ۔۔۔انکل کی کال آئی تھی کہ کوئی۔۔۔۔خطرے والی بات نہیں ہے۔ہم لوگ گھر۔۔۔۔میں ہی انتظار کر لیں۔افرہ نے سسکتے ہوئے کہا

اوکے۔لیکن تم تو تیار ہوئی تھی نہ۔اور سمیر؟عینی نے اندر آ کر اس سے پوچھا

وہ باہر چلے گئے تھے۔افرہ نے سر جھکا کر کہا

اچھا تم بیٹھو میں انکل سے ملکر آتا ہوں۔اصحاذ اسے کہہ کر باہر کی جانب بڑھ گیا

شاہ؟افرہ نے اسے پیچھے سے پکارا؛وہ بھی اس کے پیچھے باہر ہی آ گئی

جی۔اصحاذ نے ایڑھیوں کے بل اس کی طرف گھومتے ہوئے جواب دیا

وہ۔۔۔۔جو بھی بات ہو آپ پلیز مجھے ضرور بتایئے گا۔افرہ اس کے سامنے آ کر اس سے کہنے لگی

اوکے۔اصحاذ نے کہہ کر اس کی گردن پر نظریں جمائیں

افی؟گھمبیر اور سخت لہجے میں پکارا گیا

جی؟افرہ نے ناسمجھی سے اس کی طرف دیکھ کر کہا

یہ گردن پر نشان کس چیز کا ہے؟اس نے افرہ کا دوپٹہ تھوڑا سا سرکا تو نشان واضح تھا

یہ وہ۔۔۔پتہ نہیں۔افرہ نے گردن پر ہاتھ رکھ کر بہ مشکل ہنسنے کی سعی کی

سمیر نے کیا ہے؟اصحاذ نے فوراً پوچھا

NEW ERA MAGAZINE

اس کی بات پر افرہ نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا لیکن جواب ندارد

جو پوچھ رہا ہوں وہ بتاو افی۔یہ سمیر نے کیا ہے!!!تمھارے ہاتھوں پر جو نشان ہیں۔یہ بھی اسی نے دیئے ہیں نہ۔عینی اندر تھی جبکہ وہ دونوں باہر لان میں کھڑے تھے؛اس لیئے اصحاذ اس سے اکیلے میں اتنا سب پوچھ رہا تھا

'اگر تم نے اپنے دونوں دوستوں میں سے کسی کو بھی یہ سب بتایا نہ تو انجام کے لیئے تیار رہنا'۔دور کہیں سماعتوں میں سمیر کا کہا گیا جملہ گونجا

نہیں۔یہ تو پتہ نہیں کیسے پڑ گئے ہیں؟مجھے کیا پتہ کہاں سے آ گئے؟افرہ نے مکمل لاعلمی

کا مظاہرہ کیا

اچھا۔ یہ کہہ کر اصحاذ دو قدم اس کے قریب ہوا

اب بتاو۔ خود پڑ گئے؟ اب بھی جھوٹ بولیں گی آپ؟ اصحاذ نے اس کا سر اپنے دل کے مقام پر رکھا اور اس سے گھمبیر لہجے میں پوچھنے لگا

پہلے تو وہ سمجھ نہیں پائی کہ کیا ہوا؛ وہ اس کی تیز ہوتی دھڑکنوں کو بآسانی سن رہی تھی لیکن جب ہوش میں آئی تو افرہ نے زور سے اسے دھکا دیا اور خود بھی دو قدم پیچھے ہٹی

کیا سمجھتے ہیں خود کو آپ؟ جب میں کہہ رہی ہوں کہ یہ نشان مجھے نہیں پتہ کیسے آئے ہیں؟ تو آپ بات کو رہنے کیوں نہیں دیتے؟ کیوں اس بات کے پیچھے پڑ گئے ہیں آپ؟

افرہ نے تقریباً چیختے ہوئے کہا

کیا ہوا؟ اتنا چیخ کیوں رہی ہو؟ عینی بھی اس کی آواز سن کر باہر نکلی اور افرہ سے پوچھنے لگی

میں چلتا ہوں۔ اصحاذ نے اس کی حالت دیکھ کر وہاں سے چلے جانا ہی مناسب سمجھا اور وہاں سے چلا گیا

افی یہ؟ عینی نے بھی اس کی کلائیوں پر موجود نشانات دیکھ لیئے تھے؛ اس لیئے پوچھ بیٹھی

کچھ نہیں آپیا۔مجھے خارش ہوتی ہے ان جیولری وغیرہ سے تو بس اس لیئے۔افرہ نے کہہ کر نظریں جھکائیں

اچھا چلو یار۔رو دھو کر اپنا میک اپ خراب نہیں کرو۔انکل کی کال آئی تھی کہہ رہے تھے کہ ہم لوگ تیار ہو کر ہال پہنچے کیونکہ سمیر ولیمہ کرنے پر بہ ضد ہے۔عینی نے اس کا دوپٹہ سیٹ کر کے کہا

سمیر کو ہوا کیا ہے؟اس نے عینی نے پوچھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

بس اس کا سیدھا ہاتھ ڈس لوکیٹ ہوا ہے۔پلیستر چڑھا ہوا ہے اسے لیکن بجائے آرام کرنے کے وہ موصوف اپنا ولیمہ کروانے پر تلا ہوا ہے۔ہاہاہا۔عینی نے بات کے آخر میں قہقہہ لگایا

آپیا۔افرہ نے منہ پھلا کر کہا

اچھا بھئی ناراض کیوں ہوتی ہو؟چلو اب تنگ نہیں کرتی۔عینی نے سنجیدگی سے کہا

لگتا ہے سمیر تم سے بہت محبت کرتا ہے؟عینی نے ایک آئیبر و اچکا کر پوچھا

جی وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔افرہ نے انگلیاں چٹخا کر کہا

اچھاتو پھر یہ نشان؛جو یہاں گلے پر بنا ہوا ہے؛اس کا مطلب تو یہی ہے کہ وہ بہت زیادہ تمھیں چاہتا ہے۔ایسا ہی ہے نہ؟ عینی نے کہہ کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں کوئی بھی جذبہ سر اٹھاتا ہوا اسے نظر نہیں آیا

کیا ہوا؟ تم کچھ بول کیوں نہیں رہی؟ تھوڑی دیر تک جب وہ کچھ نہیں بولی تو عینی نے دوبارہ سے پوچھا

نہیں آپیا بس ایسے ہی۔افرہ نے کہہ کر صوفے کی پشت سے ٹیک لگالی

تم خوش ہو نہ اس شادی سے؟ عینی نے کسی خدشے کے تحت پوچھا

ہاں آپیا میں بہت بہت بہت زیادہ خوش ہوں۔اس نے عینی کے ہاتھوں کو زور سے دبا کر کہا

خدا کرے کہ تم یونہی ہمیشہ خوش رہو۔آمین۔عینی نے کہہ کر اسے گلے لگایا

کاش آپیا میں آپ کو بتا سکتی وہ کتنا ظالم ہے۔ظالم نہیں بلکہ درندہ ہے۔اللہ میں کیا کروں؟ ایک آنسو ٹوٹ کر افرہ کے گال پر پھسل گیا

تم جیسا کہہ رہی ہو۔اللہ کرے کہ بالکل ویسا ہی ہو۔اللہ مدد کرنا اس معصوم کی۔آمین۔

عینی بھی اللہ سے مخاطب تھی؛دونوں اس وقت ایک دوسرے سے کچھ بھی کہنے کی حالت میں نہیں تھی؛اسلیئے صرف اللہ ہی کو پکار رہی تھیں۔

****

یہ سب کیسے ہوا سمیر؟اصحاذ نے آتے ساتھ ہی سمیر سے استفسار کیا جو بیڈ پر بیٹھا سامنے لگے ٹی وی کو دیکھ رہا تھا

میں واپس آرہا تھا افرہ کو لینے۔جب راستے میں ایک کار نے اوورٹیک کیا۔پہلے تو میں نے جانے دیا لیکن وہی گاڑی دوبارہ سے رونگ روٹ سے آئی اور دیکھتے ہی دیکھتے میری طرف سے گاڑی کو زور سے ہٹ کیا اور باقی میں تمھارے سامنے ہی ہوں۔سمیر نے کہہ کر ریموٹ سے ٹی وی کا والیوم آہستہ کیا

اوکے۔تو تمھارا مطلب ہے کہ کسی نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔رائٹ؟اصحاذ وہی پاس رکھے سٹول پر بیٹھ گیا اور اس سے پوچھا

ہاں بھئی۔کیونکہ وہ گاڑی آدھے رستے سے واپس آئی تھی میری طرف۔سمیر نے شہادت کی انگلی بائیں گال پر رکھی اور کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا

تمھاری کسی سے دشمنی ہے؟ مطلب کوئی بزنس رائول وغیرہ چل رہا ہے کیا؟ اصحاذ نے اس کے بندھے ہوئے ہاتھ کو دیکھ کر پوچھا

نہیں۔ایسا تو کوئی نہیں ہے۔پر مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ کوئی میری جان کیوں لینا چاہے گا؟ سمیر نے جھنجھلا کر کہا

یہ صرف اس کی وارننگ ہے۔جان تو شاید بعد میں لے لے وہ بھی سود سمیت۔اصحاذ نے کہہ کر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی

کیا مطلب؟ سمیر نے ناسمجھی سے اس کی دیکھ کر پوچھا

ظاہر سی بات ہے کہ وہ جو کوئی بھی ہے اگر وہ تمھیں مارنا چاہتا تو تمھارا بازو نہ تڑواتا بلکہ سیدھا اوپر کا ٹکٹ کاٹ دیتا لیکن یوں ایک بازو توڑ کر وہ تمھیں وران کر رہا ہے۔ سمپل۔اصحاذ نے کہہ کر کندھے اچکائے

ویسے کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ ایسا کون سا دشمن ہے میرا؟ سمیر کی سوئی اب بھی وہی اٹکی تھی

اس پر تم خود ہی سوچو کی ایسا کیا کیا ہے کہ کوئی تمھارا جانی دشمن بن چکا ہے۔ خیر چلو میں

تمھیں لینے آیا یوں۔ہال بھی پہنچنا ہے پہلے ہی دیر ہو چکی ہے۔یہ کہہ کر اصحاذ نے اسے اٹھنے میں مدد دی اور اسے لیکر چلنے لگا

****

وہ لوگ ہال پہنچے تو افرہ اور عینی دونوں ہی پہلے سے موجود تھیں۔جب سمیر اور اس کی فیملی آئی تو افرہ کو بھی لا کر اس کے ساتھ بٹھادیا گیا اور یوں ولیمے کا فنکشن شروع ہو گیا

کین یو ڈانس ود می؟اصحاذ نے افرہ کی جانب ہاتھ بڑھا کر کہا

افرہ سمیر کی جانب دیکھنے لگی جس کو سمجھتے ہوئے سمیر نے اسے اجازت دے دی اور اس نے اصحاذ کی چوڑی ہتھیلی پر اپنا نرم و ملائم ہاتھ رکھا اور اصحاذ نے دھیرے سے اسے سٹیج سے نیچے اتارا اور وہ دونوں سپاٹ لائٹ میں دوسرے کپلز کی طرح ڈانس کرنے لگے

اور ان کے ساتھ ہی بیک گراونڈ میوزک شروع ہوا

تم نے جو ہے مانگا تو

دِل یہ حاضر ہو گیا

تم کو مانا منزل اور

مسافر ہو گیا(×2)

لو سفر شروع ہو گیا

ہمسفر تو ہو گیا

لو سفر شروع ہو گیا

میرا ہمسفر تو ہو گیا

افرہ کو یوں لگ رہا تھا کہ جیسے یہ بول اصحاذ کے دل کی عکاسی کر رہے ہوں۔ وہ بار بار اسکی طرف دیکھتی لیکن وہ نہایت مہارت کے ساتھ ڈانس سٹیپس فالو کر رہا تھا اور اسے دیکھنے سے گریز برت رہا تھا

دِل کی بے چینی کو آیا

اب کہیں آرام ہے

تو نا ہو تو سو چتا دِل

تجھ کو صبح شام ہے

اِس قدر تو ہر اک پل میں

...میرے شامل ہو گیا

شاہ؟افرہ نے دھیرے سے اسے پکارا

ہمم۔اصحاذ نے صرف ہمم پر اکتفا کیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا آپ کو وہ لڑکی آج بھی یاد آتی ہے؟آپ نے جس سے محبت کی تھی اس کی تو شادی ہو چکی ہے نہ تو کیا آپ نے اسے بھلا دیا؟افرہ نے ایک ساتھ ہی سارے سوالات پوچھ ڈالے

نہیں بھولا میں اسے۔نہ بھول سکتا ہوں کیونکہ میں نے اس سے عشق کیا ہے۔اس میں آپ اپنا آپ تو بھول سکتے ہیں مس افرہ لیکن محبوب کو نہیں بھولا جاتا۔اصحاذ نے کہہ کر

اس کی کمر پر اپنی گرفت مضبوط کی

کیا آپ نے اس لڑکی کو اپنے دل کی بات بتائی؟افرہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا

نہیں اور نہ ہی کبھی بتاونگا۔اصحاذ نے کہتے ساتھ ہی اسے ہاتھ سے پکڑ کر گھومایا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن کیوں؟افرہ نے واپس پہلے والے پوزیشن میں آکر پوچھا

کیونکہ وہ اب شادی شدہ ہے۔اور ویسے بھی میں چاہتا ہوں کہ میرے 'عشق' کی آگ اتنی جھلسا دینے والی ہو کہ اس کی تپش وہ خود محسوس کر سکے۔اصحاذ نے پھر سے اسے گھمایا۔اس بار افرہ خاموش رہی

لو سفر شروع ہو گیا

ہمسفر تو ہو گیا

لو سفر شروع ہو گیا

میرا ہمسفر تو ہو گیا

ویسے آپ مجھے بتادیں۔ میں اس لڑکی سے مل لونگی۔ افرہ نے اس سے کہا جو سر نفی میں ہلا رہا تھا

پھر کیا ہو گا؟ اصحاذ نے دلچسپی سے پوچھا

میں اسے آپ کے دل کی بات بتادونگی۔ افرہ نے مزے سے کہا

اور پھر کیا ہو گا؟ اب کی بار اصحاذ نے اپنا چہرہ اس کے قریب کر کے پوچھا

پھر وہ آپ کے دل کی بات جان جائیں گی نہ۔ افرہ نے سمجھانے والے انداز میں کہا

ہاہاہا۔ چلیں اسے رہنے دیں۔ اس کی جگہ آپ ہو تیں تو کیا کر تیں؟ کیا آپ میرے لیئے

سمیر کو چھوڑ دیتیں ؟اصحاذ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا

نہیں۔ کیونکہ میں سمیر سے محبت کرتی ہوں۔اصحاذ نے محسوس کیا کہ اس کا لہجہ یکدم ہی بدل گیا تھا سمیر کے ذکر پر تو اس نے بات ختم کر دی

تو پھر اس بات کو رہنے دیں کیونکہ جس طرح آپ سمیر سے محبت کرتی ہیں وہ لڑکی بھی اپنے شوہر کو ہی چاہتی ہے۔اس لیئے دوبارہ اس ٹاپک پر ہماری کوئی بات نہیں ہو گی۔

اصحاذ نے کہہ کر ایک بازو وا کیا تو افرہ بھی تھوڑی دور ہوئی اور جھٹ سے اپنی طرف کھینچا تو افرہ بھی اس کے ساتھ ہی لگ گئی بلکہ دونوں کے چہرے ایک دوسرے کے کافی قریب آ گئے۔

اب دونوں کچھ یوں تھے کہ افرہ کی پیٹھ اصحاذ کے سینے سے لگی ہوئی تھی اور اس کے دونوں ہاتھ اصحاذ کے ہاتھوں میں قید تھے اور وہ دونوں اب آہستہ سے سٹیپس لے

رہے تھے۔

جب سے تم نے باہیں تھامی

راستے آسان ہے

خوشنما ہے میری صبح

دِل نشین ہر شام ہے

زندگی کے اچھے پن سے

میں بھی واقف ہو گیا

لو سفر شروع ہو گیا

ہمسفر تو ہو گیا

لو سفر شروع ہو گیا

میرا ہمسفر تو ہو گیا

****

ولیمے کے فنکشن کے بعد سمیر افرہ کو لیکر واپس اپنے فارم ہاوس کی جانب بڑھ گیا۔اس کے والدین نے تو بہت کہا لیکن وہ ایک ہی بات بار بار کرتا رہا کہ اسے اور افرہ کو کچھ وقت اکیلے گزارنا ہے تو اس لیئے اس پر زیادہ زور نہیں دیا گیا۔

اب بھی وہ دونوں فارم ہاوس کی جانب جا رہے تھے۔دونوں کے مابین ایک ایسی خاموشی تھی جیسے یہ دونوں ایک دوسرے سے انجان ہوں۔

سمیر ؟اس خاموشی کو افرہ کی آواز نے توڑا

ہمم۔۔سمیر نے سامنے کی جانب دیکھتے ہوئے جواب دیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کا ایکسیڈنٹ کیسے ہوا؟افرہ نے اس کی جانب دیکھ کر پوچھا

دوبارہ کرواوں تا کہ تمھیں پتہ چل جائے ؟سمیر نے الٹا سوال کیا اور شعلہ باز نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا

اللہ نہ کرے کہ آپ کو دوبارہ ایسا کچھ ہو۔میں نے تو ایسے ہی پوچھ لیا۔افرہ نے نا چاہتے ہوئے بھی اپنی صفائی پیش کی

ہاں جانتا ہوں۔سمیر نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

ویسے تم کچھ زیادہ ہی اصحاذ کے قریب رہتی ہو۔ایسا کون سا رشتہ ہے تم دونوں کے درمیان جو اس کے ساتھ کپل ڈانس کر رہی تھی؟اس نے بائیں ہاتھ سے اس کا بازو زور سے جکڑا اور اس سے پوچھنے لگا

وہ میرے بہت اچھے دوست ہیں۔ایک وہ اور ایک عینی ہی ہیں جو میرے دل کے بہت قریب ہے اور ویسے بھی آپ تو ڈانس نہیں کر سکتے تھے اس لیئے مجھے ان کے ساتھ کرنا پڑا اور دوسری بات اگر آپ کو اتنا ہی برا لگ رہا تھا تو اسی وقت منع کر دیتے۔افرہ نے بازو پر مضبوط ہوتی گرفت کے باوجود بے خوفی سے جواب دیا

بہت زبان چلنے لگی ہے تمھاری؟کل رات کا سب کچھ بھول گئی کیا؟اس نے مزید افرہ کو خود کے قریب کیا اور اس سے پوچھنے لگا

نہیں بھولی میں اور نہ ہی بھولوں گی۔افرہ کا لہجہ اب بھی ویسا ہی تھا

گڈ۔بھولنا بھی مت اور نہ میں تمھیں کبھی بھلانے دونگا۔یاد رکھنا۔سمیر نے کہہ کر زور سے اسے دھکا دیا تو اس کا سر پیچھے شیشے سے لگ گیا

آہ۔سسس۔افرہ نے اپنا سر ایک ہاتھ سے پکڑا کیونکہ سر لگنے کی وجہ سے درد کی ایک لہر

پورے سر میں دوڑ گئی جبکہ سمیر لا تعلق بیٹھا سامنے کی جانب دیکھ رہا تھا

اسی طرح دونوں کا باقی کا سفر خاموشی سے گزرا اور فارم ہاوس تک پہنچتے ہوئے دونوں نے مزید کوئی بات نہیں کی۔

****

عینی اور اصحاذ بھی گھر واپس آ چکے تھے۔ عینی تو اپنے روم میں ہی چلی گئی جبکہ اصحاذ اپنے بیٹے کے پاس آیا اور اسے گود میں لیکر پیار کرنے لگا۔

اذان بھی باپ کا لمس محسوس کرکے آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسا ہے میرا بیٹا؟ بابا کو مس کیا آپ نے؟ اصحاذ نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا جیسے کہ وہ اس کی باتوں کو سمجھتا ہو

میں نے اپنے بیٹے کو بہت مس کیا۔ آپ تو میری جان ہیں۔ بابا کی جان ہیں آپ۔ بابا کے دل کے ٹکڑے ہیں آپ۔ اس نے دیوانہ وار اس کے دونوں گال چومے اور اس کے ننھے ننھے ہاتھوں کو ہاتھ میں لیکر کھیلنے لگا

اذان آپ کو پتہ ہے؟ آپ کے بابا جس سے پیار کرتے ہیں وہ کبھی ان کا نصیب نہیں

بن سکتی کیونکہ وہ پہلے سے ہی کسی کا نصیب ہے۔اصحاذ نے کہہ کر اس کی انگلیوں پر اپنا انگھوٹھا پھیرا کیونکہ اذان نے اس کی شہادت والی انگلی کو اپنی چھوٹی چھوٹی انگلیوں میں قید کیا تھا

میں جانتا ہوں کہ اسے سوچنا بھی گناہ ہے لیکن کیا کروں اس دل کا جو صرف اس کی تمنا کرتا ہے۔اسے ہی چاہتا ہے۔پل پل ہر پل۔اب کی بار اصحاذ کی آواز بھی رندھ گئی تھی میں بھی نہ کیا باتیں لیکر بیٹھ گیا ہوں۔ چلیں آپ آج میرے ساتھ میرے سینے پر سوئیں گے۔ بابا اور آپ آج اکٹھے سوئیں گے۔یہ کہہ کر اصحاذ نے اسے گود میں لیا اور پھر اپنے روم کی طرف چلا گیا

اندر آکر اس نے دیکھا تو اذان دوبارہ سو چکا تھا تو اس نے نہایت نرمی سے اسے بیڈ پر لٹایا اور خود واپس کیچن میں چلا گیا جہاں اس نے اذان کے لیئے فیڈر بنایا اور پھر واپس آکر سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور خود سمپل شلوار سوٹ نکال کر واش روم میں بند ہو گیا

بیس منٹ بعد وہ تیار تھا۔ایک آخری بار اپنا جائزہ لیا اور پھر بیڈ کی طرف بڑھ گیا اور اذان کو آرام سے اپنے سینے پر لٹایا اور خود بھی نیند کی وادیوں میں اتر گیا

عینی جو اسی کو کافی دینے آئی تھی؛ دونوں کو یوں دیکھ کر دل ہی دل میں ان کی نظر اتاری اور دروازے سے ہی واپس پلٹ گئی

****

دن اسی طرح گزر رہے تھے۔ سمیر بھی آہستہ آہستہ اب ٹھیک ہو رہا تھا۔ان کی شادی کو آج چار ماہ ہو چکے تھے۔اس تمام عرصے میں سمیر نے دوبارہ افرہ پر کوئی زور زبردستی نہیں کی اور نہ ہی ان کے بیچ کوئی ان بن ہوئی۔

ہاں بس اتنا ضرور ہوا تھا کہ افرہ دو مہینے پہلے ہی پریگننٹ ہوئی تھی۔یہ بات اس نے عینی کو بتائی تھی لیکن عینی نے اصحاذ سے چھپالی کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کا اتنا اچھا کزن کوئی تکلیف اٹھائے۔ویسے بھی اصحاذ ملک سے باہر تھا تو وہ نہیں چاہتی تھی کہ افرہ کی یہ خوش خبری اس کے لیئے کسی تکلیف کا سبب بنے۔

آپیا؟افرہ نے عینی کو پکارا جو نیچے زمین کو گھور رہی تھی؛آج عینی اس کی طرف آئی تھی کیونکہ افرہ کو آج ہی اس نے ساتھ لیکر ڈاکٹر کے پاس جانا تھا

ہمم بولو۔عینی نے اس کی طرف دیکھ کر بات کی اجازت دی

آپ کو بیٹا پسند ہے یا بیٹی؟افرہ نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا

ارے بھئی یہ سوال تو اپنے شوہر سے پوچھو نہ۔وہ بتائے گا کہ اسے کیا پسند ہے بیٹا یا بیٹی؟

ہاہاہا عینی نے ہنستے ہوئے کہا

پوچھا تھا ان سے۔افرہ نے جواب دیا

پھر؟

انھوں نے کہا کہ انھیں یہ بچہ ابھی نہیں چاہیئے تھا۔لہجے میں آنسوؤں کی آمیزش واضح تھی

لیکن کیوں؟عینی نے متفکر ہو کر پوچھا

پتہ نہیں۔میں نے پوچھا تو صرف اتنا بتایا کہ وہ مجھے لیکرا بھی دوسرے ممالک کی سیر کروانا چاہتے تھے لیکن یہ بچہ ان کی پاوں کی زنجیر بن گیا ہے۔افرہ نے روتے ہوئے کہا

کیا!!!؟اس کا دماغ تو ٹھیک ہے؟بچہ پاوں کی زنجیر کیسے؟عینی نے حیرت سے پوچھا

پتہ نہیں آپی!!!لیکن یہ زندگی مجھے بہت مشکل لگ رہی ہے اب۔لگتا ہے منزل پر پہنچنے سے قبل ہی زمین بوس ہو جاونگی۔افرہ نے تھکی سانس ہوا کے سپرد کی

شائد وہ اس لیئے کہہ رہا ہو کہ تمھاری ایج ابھی کم ہے یا پھر تمھاری صحت کو لیکر اسے کچھ خدشات ہوں۔ بس تم کچھ مت سوچو؛ کچھ نہیں ہو گا۔ تم فکر نہ کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ آو ہم چلتے ہیں ڈاکٹر کے پاس۔ ویسے بھی پھر اصحاذ کو لینے جانا ہے مجھے۔ اس نے کہہ کر اپنا بیگ اٹھایا تو افرہ نے بھی اپنی چادر سہی کی اور دونوں ہاسپٹل کے لیئے نکل گئیں

****

تمھیں کہا بھی تھا کہ جب وہ ہاسپٹل جائے تو تم ساتھ ہی نکلنا اس کے!!! پتہ نہیں عقل تمھیں کب آئی گی۔ وہ کوئی بھی تھا اس وقت مکمل غصے سے سامنے والے سے مخاطب تھا

مجھے کیا پتہ تھا کہ اس کی دوست آئے گی ورنہ کب کا خود ہی 'مطلوبہ مقام' پر پہنچا دیتا۔

سامنے والے نے مطلوبہ مقام پر اچھا خاصا زور دیا

ہاہاہاہا۔ اس اندھیرے میں ان دونوں کے خوفناک قہقہے گونج اٹھے

ویسے نہ وہ چوری بڑی خوبصورت ہے۔ یہ دل بہت بے ایمان ہو جاتا ہے جب جب

اسے دیکھتا ہوں تو۔انتہائی خباثت سے کہا گیا

ویسے ماننا پڑے گا آپ کو۔اس عمر میں بھی ایسے شوق رکھتے ہیں آپ۔ بھئی واہ۔سامنے والا؛جو اس آدمی سے عمر میں کم تھا؛نے جواب دیا

نوازش تمھاری۔ویسے اور لڑکیوں کا کنٹیر پہنچ گیا؟اس آدمی نے پوچھا

ہاں وہ پہنچ گئی ہیں۔بے چاری کچھ پیار کے جنگل میں پھنس گئیں تو کچھ نوکری کی تلاش میں چلتے چلتے دبئی کی صحراوں میں بھٹک گئی۔ہاہاہاہا۔ایک بار پھر سے قہقہے اس کمرے میں گونجنے لگے

واہ بھئی کام تو کمال کا کرتے ہو۔پہلے تمھارا بھائی تھا اور اب تم۔اس زیادہ عمر والے آدمی نے اس کا شانہ تھپکا

ہاں وہ تو ہے۔اس نے سر کو آہستہ سے خم کر کے داد سمیٹی

ویسے کچھ پتہ چلا کہ اسے کس نے مارا تھا؟اسی آدمی نے دوبارہ سوال کیا

نہیں نہ۔آپ کے آدمی کچھ پتہ نہیں لگا پائے تو میرے آدمی کیا خاک پتہ لگا پائیں گے؟ اس کم عمر لڑکے نے کہا

ہممم۔ ویسے اصحاذ کا کیا سین ہے؟ اس کا بیک گراونڈ پتا کروایا تم نے؟ اس آدمی نے پوچھا

ہاں۔ سید سکندر شاہ کا بیٹا ہے۔ اس کی ماں کا نام علینہ شاہ تھا۔ وہ چھ سال کا تھا جب اس کی ماں کا انتقال ہوا اور اس کی ایک ہی کزن ہے عینی جو ان کے ساتھ ہی رہتی ہے۔ اس کے چچا چچی بھی ایک کار حادثے میں زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ اور ایک اس کی اصحاذ کی خالہ ہیں جو کینیڈا میں اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ رہتی ہیں۔ یہ اس کا مکمل بائیوڈیٹا ہے۔

اس لڑکے کی ماں کا نام کیا تھا؟ زرا دوبارہ بولنا!! اس آدمی نے پوچھا

علینہ شاہ۔ اس لڑکے نے جواب دیا

علینہ شاہ۔ اس آدمی نے نام دوبارہ دہرا کر ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کو کہا اور خود وہی راکنگ چیئر پر بیٹھ کر آہستہ آہستہ اس پر جھولنے لگا اور وہ خود دور کہیں ماضی میں کھو گیا

ماضی؛

'تمھاری آنکھیں تو غضب کی ہیں علینہ۔'

'تمھیں تو مجھ جیسا بندہ ڈیزرو کرتا ہے نہ کہ سکندر جیسا'

'سکندر میرا شوہر ہے اور اس سے زیادہ وہ میری محبت ہیں۔'

'پلیز تم اس سے طلاق لے لو۔ ہم دونوں شادی کر کے کہیں دور چلے جائیں گے۔'

'شرم آنی چاہیئے آپ کو ایسی بے ہودہ بات کرتے ہوئے بھی!۔'

'تمھیں میں بہت خوش رکھوں گا علینہ!۔'

'نہیں چاہیئے یہ مہربانی آپ کی۔ خدارا مجھے آپ اپنے حال پر چھوڑ دیں!۔'

'نہیں چھوڑ سکتا میں تمھیں۔ عشق کرتا ہوں تم سے۔ تمھیں میری بات سمجھ کیوں نہیں آتی؟'

'اور میرا عشق 'سید سکندر شاہ' ہیں۔'

'میں تم سے بے پناہ محبت کرتا ہوں علینہ۔ اور اگر تم چاہتی ہو تو ہم دونوں ملکر اس بچے کو بھی ساتھ رکھیں گے۔ پلیز تم اس سے طلاق لے لو اور ہم دونوں ملکر اس کے بچے کو پالیں گے۔'

'چٹاخ'

'یہ تھپڑ یاد رکھیئے گا اور ہاں دوبارہ میرا ہاتھ پکڑنے کی کوشش بھی مت کیجیئے گا ورنہ کاٹ کر ہاتھ میں دے دونگی اور ہاں آئیندہ اگر آپ نے دوبارہ مجھ سے کسی بھی قسم کا تعلق رکھا تو یہ بات میں سیدھا جا کر سکندر کو بول دونگی پھر وہ جانے اور آپ جانے۔اور ہاں یہ ہماری آخری ملاقات ہے۔امید کرتی ہوں آپ دوبارہ مجھ سے کبھی مخاطب نہیں ہو پائیں گے۔'

****

حال:

اس تھپڑ کی گونج تو آج بھی میرے ارد گرد مجھے سنائی دیتی ہے علینہ لیکن وہ کیا ہے نہ کہ میں اپنا بدلہ کبھی نہیں چھوڑتا۔ہاہاہا کبھی نہیں۔یہ کہہ کر وہ زور زور سے ہنسنے لگا

اب تو تمھارا بیٹا بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور ویسے بھی اسے بتائے گا کون؟ ہاہاہا ایک بار پھر سے وہ ہنسنے لگا اور اب وہ تھا اور وہاں اندھیری رات۔

****

کلینک سے واپسی پر افرہ نے عینی سے کہا کہ وہ اپنی امی سے ملنا چاہتی ہے تو عینی نے بھی اسے اس کے میکے ڈراپ کیا اور خود بھی اس کے ساتھ آگئی۔

اسلام علیکم آنٹی!!!عینی نے صلہ بیگم کو سلام کیا

ارے وعلیکم اسلام میرا بچہ!!!کیسے ہو آپ؟صلہ بیگم نے اس کا ماتھا چوما اور اس کی خیریت دریافت کی

میں بہت پیاری ہوں آنٹی!!!عینی نے شرارت سے کہا

وہ تو ہیں آپ!!!میرے بچے جو ہیں آپ!!!ہاہاہا صلہ بیگم نے بھی جواباً شرارت سے کہا جبکہ افرہ اپنے کمرے میں تھی

مما!!!ابھی وہ بات کرتے کہ افرہ نے انھیں آواز دی

جی بیٹا!!!انھوں نے جواب دیا

مما آج آپ ہمیں اپنے دوستوں کے بارے میں بتائیں اور ہاں یہ البم بھی دکھائیں۔

افرہ نے کہتے ساتھ ہی ایک پرانا البم لا کر ان کے سامنے رکھ دیا

عینی نے وہ البم کھولا تو اجنبی نظروں سے سب کو دیکھ رہی تھی

لاو بیٹا میں بتاتی ہوں آپ کو۔صلہ بیگم نے اس کی مشکل آسان کرتے ہوئے کہا

یہ میں ہوں۔یہ آپ کے انکل حامد شیخ ہیں۔یہ ساحل آفندی، یہ سکندر شاہ اور یہ علینہ ہے۔انھوں نے باری باری سب کا تعارف کروایا

مما!؟علینہ کون ہیں؟افرہ نے تعجب سے پوچھا

یہ آپ کے بیسٹ فرینڈ۔۔۔۔

اصحاذ کی مما۔۔۔عینی اور صلہ بیگم دونوں نے بیک وقت کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہائے!!!مما ان کی آنکھیں!!!افففففف قاتل حسینہ ہیں وہ بلکل!!!ہاہاہا افرہ بات کے آخر میں ہنسنے لگی جبکہ اسے اصحاذ کا کہا گیا جملہ یاد آیا؛

'میں کیسی لگ رہی ہوں؟'

'قاتل حسینہ'

اچھا آنٹی!!میں چلتی ہوں۔باقی باتیں پھر کبھی سہی۔اصحاذ آنے والا ہے تو اس لیئے مجھے اب اجازت دیں۔عینی نے ان کی طرف جھک کر کہا

او کے بیٹا۔کوئی بات نہیں۔صلہ بیگم نے کہہ کر اس کا ماتھا چوما اور اسے اجازت دی

مما اب مجھے بتائیں!!!اپنی سٹوری!!!پوری یونی لائف کی!!!عینی کے جانے کے بعد افرہ نے بچوں کی طرح ضد کر کے کہا

اوکے تو سنو پھر!!!صلہ بیگم نے دوبارہ البم کھولا تو ماضی کی یادیں ذہن کے پردے پر تازہ ہو گئیں۔

****

ماضی؛

سکندر،صلہ،ساحل اور حامد شیخ؛یہ لوگ کالج کے بعد یونی میں بھی ایک ساتھ ایک ہی کلاس میں پڑھتے تھے۔ان لوگوں کے گروپ میں علینہ کی شمولیت یونی میں ہوئی۔

یوں اسطرح ان چاروں کے گروپ میں اب ایک اور اضافہ علینہ کی صورت میں ہوا۔

علینہ فرید؛

علینہ پٹھان فیملی سے تعلق رکھتی تھی۔اس کی ایک ہی بہن تھی؛'فائزہ فرید'جس کی شادی آوٹ آف فیملی میں ہوئی تھی اور وہ شادی کے بعد کینیڈا میں مقیم تھی اور ایک ہی بھائی تھا وہ بھی شادی کے بعد باہر تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علینہ تھی بہت خوبصورت اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی ہیزل گرین آنکھیں اور ہونٹوں سے زرا نیچے کالا تل۔اس کی آنکھیں ہمہ وقت سرمے سے لبریز رہتی جبکہ میک اپ کی اسے کوئی ضرورت نہیں تھی۔سادگی میں بھی کمال لگتی تھی۔یا یوں کہنا بہتر تھا کہ خدا نے اسے بہت فرصت سے بنایا تھا۔

اس کا نرم لہجہ،اس کا سافٹ نیچر،اوپر سے جب وہ بولتی تو ہر وقت اس کے لبوں پر دھیمی مسکراہٹ ضرور رہتی۔ان سب میں وہ کسی کا بھی دل آسانی سے دھڑکا سکتی تھی۔

سید سکندر شاہ:

سکندر بھی پٹھان فیملی سے تعلق رکھتا تھا لیکن پٹھان ہونے کے ساتھ ساتھ 'سید' گھرانے سے تھا۔اس کا ایک ہی بھائی تھا؛'سید طلال شاہ'۔

سکندر شاہ گندمی رنگت کا مالک تھا لیکن اس کے نین نقش لوگوں کو متوجہ کرنے کے لیئے کافی تھے۔وہ کافی سنجیدہ مزاج کا مالک تھا لیکن اپنی 'محبت' پر جان لٹا دینے والا بھی تھا۔

ساحل آفندی؛

ساحل آفندی؛آفندی فیملی کا اکلوتا چشم و چراغ تھا۔خوبصورت نین نقش کا مالک۔ براون آنکھیں جو ہر لڑکی کا دل دھڑکا سکتی تھی لیکن اس 'ایک' کا دل نہیں دھڑکا سکی۔

امیر ماں باپ کا سلجھا ہوا بیٹا تھا لیکن وہ ایک حد میں رہنا جانتا تھا۔اس نے کبھی اپنے دوستوں کو اس بات کا احساس ہی نہیں دلایا کہ وہ امیر کا باپ کا بیٹا ہے یا پھر اتنے بڑے بزنس امپائر کا اکلوتا مالک۔اس نے مات وہاں کھائی؛جہاں اس نے دل لگایا تھا۔

حامد شیخ؛

حامد شیخ بھی اونچے خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ان کی آنکھوں کا رنگ کالا تھا۔ شکل وہ صورت کے لحاظ سے وہ بھی کافی ہینڈسم تھے۔ان کی کل کائنات،ان کے ماں باپ کے علاوہ 'صلہ حبیب' تھی۔جو کالج کے زمانے ان کے دل کی دھڑکن بن چکی تھی۔

صلہ حبیب؛

صلہ مڈل کلاس سے تعلق رکھنے والی ایک پرکشش لڑکی تھی۔صرف یہی نہیں بلکہ وہ تو نہایت ذہین لڑکی تھی،جس نے اپنا سکول ٹاپ کیا تھا اور پھر حامد،ساحل اور سکندر

جیسے ٹپ ٹین سٹوڈنٹس کے ساتھ کالج بھی پڑھا اور اس کے بعد یونی میں بھی ایک ساتھ پڑھتے تھے۔

****

تمھاری آنکھیں تو غضب کی ہیں علینہ! ساحل نے مدھم آواز میں علینہ سے کہا

ہاہاہا شکریہ۔جواباً علینہ نے کھلکھلا کر کہا

تمھاری آنکھیں مجھے بہت اچھی لگتی ہیں۔کاش یہ میری ہوتیں۔ساحل نے خوش ہوتے ہوئے کہا

اگر آپ کی ہوتیں تو پھر میری آنکھیں آپ کی جیسے ہوتیں۔علینہ نے کھلکھلاتے ہوئے کہا

او۔آئی۔سی!!!ساحل نے مصنوعی حیرت سے کہا

جی جی۔جواباً علینہ نے کہا

وہ لوگ اس وقت گروانڈ میں بیٹھے تھے۔سکندر اس دن یونی نہیں آیا تھا۔جبکہ صلہ اور حامد کہیں باہر گئے تھے۔اس لیئے ساحل اور علینہ فری پریڈ میں گروانڈ میں بیٹھے باتیں

کر رہے تھے۔

****

ایک سال بعد؛

ان لوگوں کی دوستی کو ایک سال ہو گیا تھا۔اس ایک سال میں وہ سب علینہ کے بھی کافی کلوز ہو گئے تھے۔ایک ساتھ کھانا پینا، پارٹیز انجوائے کرنا،ایک دوسرے کو تنگ کرنا، آوٹنگ کرنا یہ سب اکٹھے کیا کرتے تھے۔ان سب میں صلہ اور حامد نے بھی انھیں ایک دوسرے کے بابت آگاہ کیا تو علینہ نے انھیں خوب تنگ کیا۔

سکندر نے بھی علینہ کو پروپوز کیا تھا لیکن علینہ نے فلحال کوئی جواب نہیں دیا تھا لیکن صلہ اور حامد اس کی شدت پسند طبعیت سے خوب واقف تھے۔

کیونکہ ایک دن ایک لڑکی نے جان بوجھ کر سکندر کو بدنام کرنے کی کوشش کی تو علینہ نے ایک ساتھ تین تھپڑ اسے دے مارے اور یہ بھی کہا کہ 'اگر اس نے ایسا کچھ کیا سکندر کے ساتھ تو وہ جان لے لے گی اس کی'۔اس کے بعد کسی نے کچھ نہیں کیا لیکن صلہ اور حامد نے بہت کچھ محسوس کر لیا تھا۔

****

صلہ اور حامد ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے؛ان کی پسند کو دیکھتے ہوئے ان کی فیملی نے ان کا آپس میں رشتہ طے کر دیا اور یوں دیکھتے ہی دیکھتے ان کی منگنی کا چھوٹا سا فنکشن رکھ دیا گیا۔

اس فنکشن میں اس کے دوست بھی تھے یعنی علینہ، سکندر اور ساحل۔ سکندر کسی کام کی وجہ سے جلدی ہی چلا گیا تھا جبکہ علینہ اور ساحل ابھی تک وہی تھے۔دونوں نے صلہ اور حامد کو مبارکباد دی اور پھر علینہ اور ساحل وہی بیٹھے رہے۔علینہ کو سکندر نے پروپوز کیا تھا لیکن فلحال اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

اس دن علینہ نے بلیک کلر کا خوبصورت فراک زیب تن کیا تھا جو اس کے سرخ و سفید رنگت پر بہت جچ رہا تھا۔اوپر سے اس کی ہیزل گرین آنکھیں،اور اس میں سجا سرمہ اور بھی اسے جاذب نظر بنا رہا تھا۔اسے میک اپ کی ویسے بھی ضرورت نہیں تھی لیکن پھر بھی ہلکا سا ٹچ دیا تھا۔ہونٹوں پر لائٹ پنک لپ گلوس لگا رکھا تھا۔بالوں کو سٹرک کرل کیئے وہ سیدھا ساحل کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی۔

آہمم۔۔ساحل نے گلا کھنکار کر اسے مخاطب کیا۔

ارے آپ۔علینہ نے پیچھے مڑ کر کہا

جی میں۔ساحل نے شوخی سے کہا

کوئی کام تھا آپ کو؟علینہ نے نرم لہجے میں پوچھا

مم۔کام تو کوئی خاص نہیں تھا لیکن تم سے بہت ضروری بات کرنی تھی۔یہ کہہ کر ساحل نے ایک گھٹنا زمین پر رکھا اور اپنا ایک ہاتھ اس کے آگے پھیلا دیا

آئی لو یو علینہ دیٹ آئی واٹ ٹو سپینڈ مائی ہول لائف ودھ یو۔ول یو میری می؟ساحل اسی پوزیشن میں بیٹھا؛انگھوٹھی پکڑے اس کے جواب کا منتظر تھا

یہ کیا کر رہے ہیں آپ ساحل؟اٹھیں پلیز۔اگر یہ مذاق ہے ساحل تو بہت گھٹیا مذاق ہے یہ۔وہ تو اس کی ہمت پر حیران ہو رہی تھی اس لیئے اسے بھی اٹھنے کا بول رہی تھی

جواب دو علینہ۔ول یو میری می؟!اس وقت اسے کچھ ہوش نہیں تھا کہ وہ لوگ کہاں ہیں؟اپنے دوستوں کے منگنی کے فنکشن میں ہی وہ اپنی محبت کو پرپوز کر رہا تھا

سوری۔آئی کانٹ!!!لوگوں کے بھرے مجمع میں اس نے ساحل کے منہ پر ہی انکار کر دیا لیکن آواز دھیمی ہی رکھی

واٹ ؟ریپیٹ اٹ اگین علینہ۔ساحل نے اب کی باراس کا بازوزور سے دبوچا

آئی سے نو۔آئی لو سکندر شاہ ٹو ہوم آئی ایم گیٹنگ میری۔ڈو یو ہیئر دیٹ آئی لو سکندر شاہ۔علینہ نے بے خوفی سے کہااور زور سے اس کا ہاتھ اپنے بازو سے جھٹک دیااور بنا لوگوں کی پرواہ کیئے وہاں سے نکلتی چلی گئ۔

اس نے اپنے دل کی بات بھی بتادی اسے؛جو وہ کئ مہینوں سے اپنے دل میں دبائے بیٹھی تھی۔

پیچھے ساحل دونوں گھٹنوں پر بیٹھا اپنے ہتھیلیوں کو دیکھ رہا تھا۔جہاں علینہ کا لمس بھی اس کا جاتے ہی ختم ہو گیا۔صلہ اور حامد بھی اس کی طرف آئے تو ساحل حامد کے گلے لگ کر رونے لگا۔

بس یار تو حوصلہ کر!!!جب تجھے پتہ تھا تو کیوں کیا یہ سب ؟حامد نے افسوس سے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا

کیا کرتا میں ؟عشق کرتا ہوں اس سے!!!دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایسا کیا ہے میں نے۔اور وہ۔۔۔۔وہ تو میرے منہ پر ہی مار گئی سب کچھ۔انگھوٹھی بھی اور میرا عشق

بھی۔اس نے ہاتھ میں پکڑی انگھوٹھی مٹھی میں قید کی اور اس سے کہنے لگا

ساحل۔ تمھیں نہیں کرنا چاہیئے تھا نہ ایسا۔ جبکہ تمھیں پتا بھی ہے کہ وہ سکندر کے معاملے میں کتنی شدت پسند ہے۔ پھر بھی جانتے ہوئے یہ سب کیا؟ ہماری دوستی بھی خراب ہوسکتی ہے ان سب سے!! کچھ تو خیال کرتے تم۔اب کی بار صلہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر افسوس سے کہا

کیا کرتا میں؟ اپنی محبت کو یوں کسی اور کا ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔وہ میری نہیں تو کسی کی نہیں۔ساحل کا لہجے میں اب جنون بول رہا تھا۔

مت بھولو کہ وہ کسی بھی ہمارا جگری دوست سکندر ہے۔حامد نے اس کے کندھے پر دباوڈالتے ہوئے کہا

اس لیئے تو خاموش ہوں ورنہ ابھی علینہ میری دسترس میں ہوتی۔اب کی بار آنکھیں بھی شعلہ برسا رہی تھیں

بس ہمیں ان کے لیئے دعا کرنی چاہیئے نہ۔دیکھو وہ اگر تمھاری محبت ہے تو وہ بھی جذبات رکھتی ہے؛اس کا بھی دل ہے؛اس کے بھی احساسات ہیں۔اس طرح کر کے تو

تم اسے کبھی حاصل نہیں کر سکو گے۔صلہ نے اپنے بگڑے دوست کو سمجھانا چاہا

ہمم ٹھیک کہہ رہی ہو تم۔اب مجھے سہی وقت کا انتظار کرنا ہو گا۔ آخری بات اس نے دل میں کہی اور وہ بھی لمبے لمبے ڈاگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔

****

وقت گزرتا چلا گیا اور ان کی یونی بھی آخر کار ختم ہو گئی۔اس دوران نہ علینہ نے کوئی بات ساحل سے کی اور نہ ہی ساحل نے اسے کچھ کہا۔ صلہ اور حامد بھی مطمئن تھے کہ ان کی باتوں نے ساحل پر اثر کیا ہے اس لیئے وہ بھی خوش تھے۔

ابھی ابھی وہ لوگ گروانڈ میں بیٹھے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک حامد نے سکندر کو مخاطب کیا؛

سکندر یار کہیں آوٹنگ کا پروگارم بناتے ہیں!! تمھاری منگنی کی خوشی میں۔حامد نے سکندر سے کہا لیکن یہ بات ساحل کے دل پر بجلی بن کر گزری

کیا؟سکندر کی منگنی؟کس سے؟ساحل نے بے تابی سے پوچھا اور خود اسے اپنی آواز کسی کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی اور اپنے سامنے بیٹھی علینہ کو دیکھنے لگا جس کے ہونٹوں

پر دلکش مسکراہٹ رقص کرنے لگی تھی

ارے تمھیں نہیں پتہ!!!میری اور علینہ کی منگنی یار!!!اور کس سے ہونی ہے؟

سکندر نے اس کے کندھے پر دھپ رسید کی

مم۔۔۔مبارک ہوت۔۔تم دونوں کو۔ساحل نے بہ مشکل کہا

ایسے کیسے؟ہماری منگنی کی ٹریٹ اب تو دے گا!!!سکندر نے ایک سائیڈ سے اسے اپنی طرف کھینچ کر کہا

میں؟ساحل نے حیرانگی سے پوچھا

ہاں بھئی۔دوست کے لیئے اتنا نہیں کر سکتے کیا؟یہ کہنے والی علینہ تھی۔

ہاں کر سکتا ہوں۔ٹریٹ کیا میں تو اپنی محبت کے لیئے جان بھی وار دوں۔ساحل نے دوبدو جواب دیا

کیا مطلب؟سکندر نے ناسمجھی سے پوچھا

ارے دوستوں میں محبت ہوتی ہے؛اور تمھارے جیسے دوست جب جگری ہوں تو ان سے محبت کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔ساحل نے کہہ کر آنکھ دبائی جس پر کوئی اور تو نہیں

البتہ علینہ کے چہرے پر سخت ناگوار تاثرات ابھرے۔

****

اس کے بعد وہ لوگ یونی سے فارغ ہو گئے تھے۔اگر کبھی ملے تو ٹھیک ورنہ سب لوگ اپنی اپنی زندگیوں میں مصروف رہنے لگے۔

صلہ اور حامد کی شادی ہو گئی تھی۔جبکہ علینہ اور سکندر کا نکاح بھی ہو چکا تھا۔ساحل کی بات بھی اس کے خالہ زاد تمنا کریم کے ساتھ طے کی گئی تھی۔

****

اس دن کے بعد وہ لوگ دوبارہ ملے لیکن اس بار رشتے سب کے بدل گئے تھے۔یعنی صلہ اب مسز حامد جبکہ علینہ مسز سکندر بن چکی تھی۔لیکن پھر بھی ساحل اپنی محبت سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھا۔

چلو ساحل ایک گانا تو سناو۔سکندر نے فرمائش کی

اوکے۔یہ کہہ کر ساحل نے اپنا گٹار اٹھایا اور گنگنانے لگا

Janu Sun Zara

Palken To Utha

Aankhon Mein Chhupa loon Tujhe

Tujhse Chura Loon Tujhe

Aa Mere Paas aa aa aa aaaaa

Janu Sun Zara

Palken To Utha

Aankhon Mein Chhupa loon Tujhe

Tujhse Chura Loon Tujhe

Aa Mere Paas aa aa aa aaaaa

Janu Sun Zara

Music

HathonPe Likhi Tehrir haiTu

Such Hai Ke Meri Taqdeer hai tu

HathonPe Likhi Tehrir haiTu

Such Hai Ke Meri Taqdeer hai tu

Tera Ehsaan Hai Meri Jaan

Tu Ne Hi Ki Mere

Khawabon Ki Duniyan Jawan

Saanson Mein Racha Loon Tujhe

Tujhse Chura loon Tujhe

Aa Mere Paas aa aa aa aaaaa

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Jaun Sun Zara

Music Interlude

Sar Se Tu Paoun Tak Pyar Hai

Husn ka Tu Shahkaar Hai

Sar Se Tu Paoun Tak Pyar Hai

Husn Ka Tu Shahkaar Hai

Jism Tera Taaj Mahal

Chehra Hai Yeh Tera

Shayar Ki Rangeen Ghazal

Zindagi Bana loon Tujhe

Tujse Chura loon Tujhe

AA Mere Paas Aa aa aa aaaa

Janu Sun Zara

Palken Tu Utha

Aankhon Mein Chhupa Loon Tujhe

Tujhse Chura loon Tujhe

Aa Mere Paas Aa aa aa aaaaaaa

گانے کے دوران وہ بار بار علینہ کو دیکھ رہا تھا اور علینہ کوفت سے منہ موڑ دیتی لیکن وہ بھی ڈھیٹ بنا اسی کو دیکھ رہا تھا۔

واہ!!!شاندار!!!حامد نے اس کی پیٹھ تھپکی

شکریہ!!!ساحل نے سر خم کر کے داد وصولی

آپ کو کیسا لگا علینہ ؟اس نے علینہ کو یکدم مخاطب کر کے کہا

ہمم۔۔ٹھیک۔علینہ نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا

ویسے یار اگلے جمعے کو تیری شادی ہے اور تو یہاں بیٹھا ہوا ہے۔سکندر نے کہا

ہاہاہا۔یار دوست اور محبت بھی ضروری ہیں نہ۔اس نے بات کے آخر میں علینہ کو دیکھ کر آنکھ دبائی اور ہنسنے لگا

یہ تو ہے!!!ویسے تم لوگوں کی رخصتی کب ہے؟ساحل نے علینہ کو دیکھ کر سکندر سے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی وقت ہے۔مے بی اس منتھ کے آخر میں!!سکندر نے جواب دیا

ہمم۔ساحل نے ہنکار بھرا اور اسی طرح باتیں کرتے کرتے یہ شام بھی اختتام پذیر ہوئی۔

****

ائیر پورٹ پر عینی پچھلے دس منٹ سے اس کا انتظار کر رہی تھی لیکن وہ تھا کہ باہر آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

ابھی ابھی وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ اسے دور سے اصحاذ آتا دکھائی دیا جس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا۔

گئے تو یہ دونوں تھے اب واپسی پر تین کیسے ہو گئے؟ عینی نے انھیں دیکھتے ہوئے سوچا

چہرہ تو جانا پہچانا ہے لیکن یاد ہی نہیں آ رہا۔ عینی اپنے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے اس شخص کو دیکھ رہی تھی

اسلام علیکم!!! اصحاذ نے اس کے قریب آ کر سلام کیا

وعلیکم اسلام!!! کیسے ہو؟ عینی نے اس کے گلے لگتے ہوئے اس کی خیریت بھی پوچھی

میں تو ٹھیک ہوں۔ البتہ میرا بیٹا شاید تمھیں بہت یاد کرتا رہا ہے۔ لو پکڑو اسے۔ اصحاذ نے اذان کو اسے دیتے ہوئے کہا

ہاں بھئی یہ تو پھوپھو کی جان ہیں!!! میرا بچہ!!!! عینی نے اذان کو لیکر چٹاچٹ اس کے دونوں گال چومے جبکہ اس کی یہ ساری کاروائی کوئی دوسرا بہت دلچسپی سے دیکھ رہا تھا

ویسے تم نے تو ان **'صاحب'** کا تعارف ہی نہیں کروایا؟ عینی نے چلتے ہوئے آہستہ سے اس کے کان میں سرگوشی کی

یہ تو تم خود ہی گیس کرو!!!اصحاذ نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا

بتاؤنہ یار!!!عینی نے پھر سے سرگوشی کی

تم تھوڑا اسا دامغ پر بھی زور ڈالو نہ!!!خود یاد آجائے گا!!!اصحاذ نے مزے سے کہہ کر اس کے سر پر ہلکی سی چت رسید کی

افففف!!!یہ کہہ کر عینی گاڑی میں بیٹھی اور اس کے ساتھ ہی اصحاذ بھی پیچھے ہی بیٹھا جبکہ وہ دوسرا بندہ آگے بیٹھ گیا

کتنا عجیب سا ہے!!!تاڑو کہیں کا۔عینی نے اسے دیکھتے ہوئے دل میں کوسا کیونکہ وہ مسلسل اسی کو دیکھ رہا تھا۔

توبہ ہے!!!!کیسے دیدے پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا ہے۔عینی نے کہہ کر اذان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور اس کے ساتھ کھیلنے لگی

آپ کو کوئی دوسرا کام نہیں ہے تاڑنے کے سوا؟عینی نے جھکے سر سمیت اسے مخاطب کیا

آپ کو ایسا کیوں لگا کہ میں آپ کو ہی دیکھ رہا ہوں؟الٹا سوال کیا گیا جبکہ اصحاذ تو شاک

سے دونوں کو دیکھ رہا تھا

کیونکہ آپ جنھیں تاڑتے ہوں یا گھورتے ہوں؛ان کو آپ کی نظروں کی تپش با آسانی محسوس ہوتی ہے۔عینی نے اسی طرح دوبدو جواب دیا

یہ کیسی لڑکی ہے ؟اس بندے نے دل میں سوچا لیکن ہزار بار خود پر ملامت کیا کہ کیوں وہ اسے دیکھ رہا تھا

میں بہت سیدھی سادھی سی لڑکی ہوں مسٹر!!!عینی نے اس بار سر اٹھا کر اسے جواب دیا؛ جس پر حیرت سے اس نے پیچھے دیکھا

چلیں باقی باتیں گھر جا کر کر لیں گے۔کیوں اصحاذ؟اس بار عینی نے اصحاذ کو بھی کھینچا

ہاں کیوں نہیں!!!اصحاذ نے کہہ کر سیٹ کی پشت سے سر ٹکا دیا جبکہ سامنے بیٹھا شخص ابھی تک منہ کھولے اسی کو دیکھ رہا تھا

یہ منہ بند ہی ہو تو اچھا ہوتا ہے ورنہ مکھی کے جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔عینی نے اس کی ٹھوڑی آہستہ سے پکڑ کر اس کا منہ بند کر کے کہا

ہاہاہا!!!سامنے بندے کے ساتھ اصحاذ کا بھی قہقہہ بلند ہوا

اوراسی باتیں کرتے کرتے وہ لوگ گھر پہنچ گئے۔

****

گھر پہنچ کر وہ لوگ فریش ہوئے؛ کھانا کھایا گیااور کھانے کے بعد کافی کادور چلا۔

سب نے کافی پی توعینی نے اسے پھر سے مخاطب کیا

آپ کانام؟ عینی نے اس سے پوچھا

تمھیں میرانام بھی نہیں پتا؟ سامنے والے نے آپ سے تم تک کاسفر کچھ زیادہ ہی جلدی سے طے کیا

نہیں پتاتو نہیں پتالیکن مجھے ایسا لگتاہے کہ میں نے آپ کو کہیں بہت پہلے دیکھاہے لیکن کہاں؟ یہ یاد نہیں آرہا!!! عینی نے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے کہا

عینی!!! تمھیں اتنابتادوں کہ یہ فائزہ خالہ کے بیٹے ہیں۔اصحاذ نے اسے ہنٹ دیا

واٹ؟؟؟ یہ عالم ہیں!!؟ عینی نے شاک اور حیرت کے ملے جلے تاثرات سمیت کہا

جی بلکل!!! عینی نے جتنے شاک سے پوچھا تھا؛اصحاذ نے اتنے آرام سے کہا

ویلکم ٹو آور کنگڈم!!! مسٹر!!! عینی نے کھڑے ہو کر اسے ویلکم کیا اور اپنا دایاں ہاتھ اس کے سامنے کیا

شہیر عالم خان!!! شہیر نے بھی اسی طرح کھڑے ہو کر اس کا ہاتھ تھام کر کہا

نائس ٹو میٹ یو عالم اینڈ گڈ ٹو سی یو آفٹر سچ لونگ ٹائم!!! عینی نے دھیمی مسکراہٹ سے کہا

سیم ہئیر پرنسیس!!! شہیر نے بھی جواباً مسکراہٹ سے کہا

ناچاہتے ہوئے بھی عینی کے گال شہیر کے 'پرنسیس' کہنے پر سرخ ہو گئے، کیونکہ شہیر اسے بچپن میں پرنسیس بلاتا تھا اور اب تو وہ اچھی خاصی بڑی ہو چکی تھی یا پھر شاید وجہ کچھ اور تھی؟

اس کے بعد ان کے درمیان باتوں کا دور چلا جو یقیناً رات گئے تک جاری رہنا تھا۔

****

باتیں کرتے کرتے انھیں وقت کا پتہ ہی نہ چلا۔ رات کے نو بج رہے تھے۔ ان دونوں نے ڈنر کر لیا تھا۔ اب ماں بیٹی پھر سے پرانی، ماضی کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔

پھر کیا ہوا مما؟ افرہ نے صلہ بیگم سے پوچھا جو علینہ کی تصویر کو دیکھ رہی تھی

پھر ہماری شادی ہو گئی۔ ہماری شادی کے بعد ساحل کی بھی شادی جلدی ہو گئی تھی جبکہ علینہ لوگوں کا نکاح ہو چکا تھا جبکہ رخصتی بعد میں ہونی تھی۔ صلہ بیگم نے علینہ شاہ کی تصویر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

مما شی از سو کول اینڈ کیوٹ۔ افرہ نے علینہ کی تصویر کو دیکھ کر تعریف کی

ہاہاہاہاں!!! اس کا دل تو بچوں جیسا تھا۔ بلکل معصوم پیارا سا۔ نا جانے کس کی نظر کھا گئی اس کی خوشیوں کو؟ صلہ بیگم بات کرتے رو پڑیں

مما!!! آپ روئیں نہیں۔ پلیززز۔ افرہ نے صلہ بیگم کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا

نہیں رو رہی بیٹا۔ بس اس کی یاد بہت آتی ہے۔ بہت جلدی چلی گئی سب کو چھوڑ کر۔ صلہ بیگم نے دوبارہ اس کی تصویر کو دیکھا

ہاں مما لیکن ان کی ڈیتھ کیسے ہوئی تھی؟ افرہ نے نا سمجھی سے پوچھا

کار ایکسیڈنٹ میں۔ صلہ بیگم نے دوبدو جواب دیا

واٹ؟ کار ایکسیڈنٹ میں؟ افرہ نے ان کی بات دہرائی

ہاں بیٹے۔ کیا آپ کو اصحاذ بیٹے نے کچھ نہیں بتایا؟ صلہ بیگم نے حیرت سے پوچھا

نہیں مما شاہ تو کچھ بتاتے ہی نہیں ہیں۔ نہ ہی انکل نے کچھ بتایا ہے ان کے بارے میں اور نہ ہی آپیا نے۔ افرہ نے منہ بسورتے ہوئے کہا

اچھا چلو کوئی نہیں۔ جاو اب آرام کر لو۔ سمیر آپ کو پک کرنے والا ہے؟ صلہ بیگم نے بات کے آخر میں اس سے پوچھا

نہیں!!! مما میں خود جاو نگی کل۔ اب میں سونے لگی ہوں۔ گڈ نائٹ۔ یہ کہہ کر اس نے صلہ بیگم کے گال پر بوسہ دیا اور دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اپنے روم کی جانب بڑھ گئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پیچھے انھوں نے بھی اس کی دائمی خوشیوں کی دعا کی اور وہ بھی اپنے روم کی جانب بڑھ گئیں۔ جبکہ حامد شیخ اور حماد دونوں ہی آوٹ آف سٹی تھے اس لیئے افرہ اپنے میکے آئی تھی۔

****

افرہ روم میں آکر واش روم چلی گئی اور ایک ڈھیلا ڈھالا سا فراک پہن کر باہر آئی۔

اس نے بال کھولے اور ہاتھوں پر لوشن لگا کر اپنے بیڈ کی جانب بڑھ گئی اور تکیہ درست کر کے لیٹ گئی۔

جیسے ہی وہ لیٹی؛ اسے سمیر کا تلخ رویہ یاد آیا۔ جب شادی کی رات اس نے اس سے زبردستی اپنا حق وصولا تھا۔ پھر اس کی پریگنینسی کو پاوں کی زنجیر کہہ دیا تھا۔

وہ سمیر کے رویے پر حیران تھی کہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ لیکن فلحال اس کے پاس ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا۔ وہ مسلسل روتے ہوئے اسے یاد کر رہی تھی۔

اس وقت وہ کروٹ کے بل لیٹی تھی؛ اس کا چہرہ کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن اس کا وجود ہلکورے کھا رہا تھا؛ جس کا مطلب صاف تھا کہ وہ بے آواز رو رہی ہے۔

کیوں کر رہے ہیں ایسا؟ کیا کیا ہے میں نے؟ محبت کی ہے میں نے آپ سے۔ اس کی سزا دے رہے ہیں آپ مجھے؟ وہ خود سے سوال جواب کر رہی تھی۔

اس نے سامنے وال کلاک کو دیکھا تو گھڑی رات کے دو بجا رہی تھی اس وقت۔ اس نے پھر سے کروٹ لی اور آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی۔

'سنا ہے ایک لڑکی ہے، ایک شخص کی یاد میں روتی ہے؛ تڑپتی ہے؛ مچلتی ہے؛ سسکتی

ہے۔

وہ شخص اس سے دور ہے؛اپنی دنیا میں مسرور ہے؛دولت کے نشے میں چور ہے؛وہ اپنی دنیا میں مست ہے اور وہ لڑکی اس کی یاد میں سر مست ہے۔' کسی نے اس کے کان میں دھیمی سرگوشی نما آواز میں کہا

افرہ نے زور سے آنکھوں کو بھینچا اور تکیے پر اپنی گرفت سخت کر دی کیونکہ اس وقت وہ تکیہ کو بازووں میں بھینچے سونے کی کوشش کر رہی تھی۔

ہاہاہا۔سلی گرل۔کیا یہ تکیہ تمھاری مدد کرے گا؟سامنے والے نے کہہ کر تکیہ اس کے ہاتھوں سے کھینچا

کون ہو تم؟تت۔۔۔تم جاو یہاں سے۔افرہ نے بند آنکھوں سے کہا

شانزل ہوں اور میں اتنی جلدی کہیں نہیں جانے والا۔اس نے مدھم سرگوشی کی

میں مما کو بلوا دونگی۔افرہ نے ہنوز بند آنکھوں سمیت کہا

ہاہاہا جیسے مجھے نہیں پتہ کہ تمھارا کمرہ ساونڈ پروف ہے۔اس نے اسکی بات کا گویا مذاق اڑایا

اففففف۔اب کیا کروں؟افرہ نے دل میں سوچا

یہاں آو!!فرسٹ ایڈ باکس بھی ساتھ لیکر آو۔ابھی وہ سوچ رہی تھی کہ اس کی آواز ایک بار پھر سے اسے سنائی دی

افرہ نے آواز کے تعاقب میں دیکھا تو وہ سامنے بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

آتی ہو یا پھر میں بیڈ تک آوں؟یقینا تمھیں میرا بیڈ تک آنا پسند نہیں آئے گا تو خود یہاں آجاو۔اس نے ہاتھ کے اشارے سے کہا

وہ بھی مرتی کیا نہ کرتی کے مصداق مرے مرے قدم اٹھاتی ڈریسنگ تک گئی اور وہی سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا اور ہاتھ میں لیئے اس تک آئی۔

جب وہ اس تک پہنچی تو شانزل کی پیٹھ اس کی طرف تھی اور اس نے شرٹ اتار رکھی تھی۔اب وہ بلیک بنیان میں بیٹھا؛وہی مخصوص کالے رنگ کا ماسک چہرے پر لگائے؛ اس کے آنے کا منتظر تھا۔

یہ کک۔۔۔کیا ہے؟آپ شرٹ پہنے فورا!!!افرہ نے منہ موڑ کر اس سے کہا

کیوں بھئی؟شانزل نے اس کی حالت سے حظ اٹھاتے ہوئے کہا

آپ شرٹ پہنیں پلیز۔افرہ نے التجا کرتے ہوئے کہا

زخم لگا ہوا ہے اس لیئے پٹی کر دو۔ پھر پہن لونگا شرٹ۔اس نے جیسے افرہ کی مشکل آسان کی

مجھے پٹی کرنا نہیں آتا۔یہ لیں باکس اور خود کر لیں۔اس نے پیچھے سے ہی باکس اس کی طرف آگے بڑھایا

جیسے ہی افرہ نے ہاتھ بڑھایا تو شانزل نے جھٹ سے اس کی کلائی پکڑی اور اسے اپنی طرف کھینچا تو وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور اس کے چوڑے سینے سے آ لگی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب وہ دونوں کچھ یوں تھے کہ افرہ شانزل کے اوپر تھی اور شانزل اس کے چہرے پر آئے لٹوں کو دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا جیسے ان کی مداخلت بھی اسے برداشت نہیں تھی۔

آہ۔چھوڑیں مجھے۔درد ہو رہا ہے۔افرہ نے اس کے اور اپنے درمیان فاصلہ کرتے ہوئے کہا

نہ چھوڑوں تو؟ یہ کہہ کر شانزل نے اس کے گرد اپنی پکڑ مزید سخت کر دی

مجھے سانس لینے میں تکلیف ہو رہی ہے۔افرہ نے نم آنکھوں سے کہا تو اس نے بھی اس کی حالت دیکھ کر اسے چھوڑا

افرہ فوراً اسے کھڑی ہو گئی تو اس کے پورے وجود میں درد کی ایک لہر دوڑی اور سر بھی چکرانے لگا۔اس نے سہارے کے لیئے صوفہ پکڑنا چاہا لیکن اس نے صوفے کے بجائے شانزل کا کندھا تھام لیا

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔
(Neramag@gmail.com)
(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
شکریہ ادارہ : نیو ایرا میگزین

دیکھو اب تم خود ہی مجھے پکڑ رہی ہو۔جب میں پکڑتا ہوں تو تمھیں پھر تکلیف ہوتی

ہے۔شانزل نے شرارت سے کہا

تھوڑی دیر بعد اس کی طبعیت سنھبلی تو افرہ کچھ بھی کہے بغیر اس کے پیچھے کھڑی ہو گئی اور اس کے زخم کا معائنہ کرنے لگی کیونکہ اس کے دائیں کندھے پر زخم تھا۔اس نے روئی پر سپرٹ ڈالا اور پہلے اس کا زخم صاف کیا اور پھر اس پر آہستہ سے مرہم لگائی اور دوبارہ فرسٹ ایڈ باکس اپنی جگہ پر رکھا۔

اب آپ جا سکتے ہیں؟شانزل جو اس کے سحر میں کھویا ہوا تھا یکدم سے اس کی آواز سن کر ہوش میں آیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جائیں اب ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟افرہ نے زچ ہوتے ہوئے کہا

دیکھ رہا ہوں کی تمھارا وزن کچھ زیادہ ہی بڑھ رہا ہے۔کیا کھانے لگی ہوا تنا جو وزن آوٹ آف کنڑول ہوا ہے؟اس نے اس کے ہلکے بھرے سے وجود کو دیکھتے ہوئے کہا

کیا بکواس کر رہے ہیں آپ؟میں جو بھی کھاوں!!!آپکو اس سے کوئی مطلب نہیں ہے۔جائیں یہاں سے۔افرہ نے سرخ چہرے سمیت کہا

پہلے بتاو!!شانزل بھی ڈھیٹ تھا؛اس لیئے اپنی بات پر قائم تھا

میں سمیر کے بچے کی ماں بننے والی ہوں۔سنا آپ نے میں ماں بننے والی ہوں اور پلیز دوبارہ یہاں کا رخ مت کیجیئے گا۔افرہ نے روتے ہوئے چیخ کر کہا

کیا کہا تم نے؟شانزل نے اس کا بازو پکڑ کر سرخ آنکھوں سمیت پوچھا

میں سمیر کے بچے کی ماں بننے والی ہوں۔افرہ نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا

سمیر کو تو میں دیکھ لونگا۔بے غیرت کہیں کا۔شانزل نے دھاڑتے ہوئے کہا

دفعہ ہو جائیں یہاں سے آپ بھی۔زندگی اجیرن کر دی ہے آپ نے میری۔افرہ نے بھی اسی کے انداز میں کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کیا ہے میں نے تمھارے ساتھ؟ہاں! کیا کیا ہے تمھارے ساتھ؟زندگی اجیرن کسے کہتے ہیں یہ میں تمھیں بتاونگا اب۔شانزل نے افرہ کا بازو زور جھٹکا اور کمرے میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا

اور افرہ تو اس کی دھاڑ پر ہی خاموش ہو گئی۔سہمی سہمی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔کتنا شاندار مرد تھا وہ۔چوڑا سینہ،کالے گھنے بال،مضبوط کسرتی وجود،گہری نیلی آنکھیں جو اس وقت غصے کی ذیادتی کی وجہ سے لال انگارہ بنی ہوئی تھی۔اس وقت وہ یہاں سے

وہاں ٹہل رہا تھا اور بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔

سمیر کہاں ہے اس وقت ؟اچانک ہی اس نے افرہ سے پوچھا؛وہ جو اسے دیکھنے میں مگن تھی؛فوراََ سے ہوش میں آکر اس کی طرف دیکھنے لگی

کک۔۔۔کیا مطلب ہے ؟افرہ نے ہکلاتے ہوئے پوچھا

میں نے پوچھا سمیر کہاں ہے اس وقت ؟اس نے بازو سے پکڑ کر اسے کھڑا کیا اور پھر اس سے دوبارہ پوچھا جبکہ ساتھ میں وہ موبائل میں بھی لگا ہوا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دبئی۔۔۔دبئی گئے ہوئے ہیں۔افرہ نے ڈرتے ڈرتے کہا

ہاہاہا اچھا؟واقعی ؟شانزل نے ہنستے ہوئے پوچھا جیسے وہ اس کی بات کا مذاق اڑا رہا ہو۔

ہاں بلکل۔افرہ نے بھی دوبدو جواب دیا

کوئی ثبوت ہے اس کے جانے کا؟شانزل نے اس بار اس کی آنکھوں میں جھانک کر پوچھا

نن۔۔۔نہیں۔افرہ نے دو قدم پیچھے ہو کر جواب دیا

اوکے۔چلو چھوڑو۔۔۔۔یہ دیکھو۔اس نے کہہ کر موبائل اس کے سامنے کر دیا

کیا ہے اس میں ؟افرہ نے موبائل کی سکرین کو دیکھ کر پوچھا جہاں پر ایک ویڈیو پاز کی گئی تھی

خود ہی دیکھ لو۔شانزل نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

افرہ نے بھی ویڈیو پلے کی تو اس ویڈیو میں سمیر کسی لڑکی کے ساتھ کلب میں تھا۔جہاں وہ دونوں نشے کی حالت میں ڈانس کر رہے تھے۔وہ لڑکی کبھی اس کے بازووں میں جھول جاتی تو کبھی سمیر کے چہرے کے ساتھ اپنا چہرہ مس کرتی جبکہ ویڈیو دیکھتے ہوئے افرہ کے آنکھوں سے آنسو بہتے جا رہے تھے۔

وہ یہ مان ہی نہیں سکتی تھی کی سمیر کبھی اسے دھوکہ دے سکتا ہے۔وہ سر کو دائیں بائیں ہلا رہی تھی جیسے کہنا چاہتی ہو کہ 'ایسا نہیں ہو سکتا'۔لیکن ہونے کو کون ٹال سکتا ہے ؟ لیکن جب ویڈیو میں اس نے سمیر اور وہ لڑکی انتہائی نازیبا حالت میں دیکھا تو افرہ نے زور سے اپنی آنکھیں بند کیں اور موبائل اس کے ہاتھ سے کھینچ کر سامنے دیوار پر مارنے لگی۔

لیکن اس سے پہلے وہ مارتی شانزل نے پھرتی سے اس کا ہاتھ پکڑا اور پھر آہستہ سے مروڑا اور موبائل لے لیا۔

آہاں۔۔۔دیوار پر مارنے کی غلطی مت کرنا ورنہ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

شانزل نے اس کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

یہ سب جھوٹ ہے۔افرہ نے اس کی چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا

جب جھوٹ ہے تو رو کیوں رہی ہو؟شانزل نے بھی اس کے انداز میں جواب دیا

بس ایسے ہی۔افرہ نے کہہ کر نظریں نیچی کر لیں

آاا۔۔۔آفرہ جیسے میں تمھیں جانتا نہیں۔ادھر دیکھو میری طرف۔شانزل نے دو انگلیوں سے اس کی ٹھوڑی کو پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کیا تو افرہ بھی اسے دیکھنے لگی

تم سمیر سے کل گھر جا کر اپنے کالج جانے کا بولو گی۔ سمجھ آئی؟شانزل نے اس کے بالوں لٹ کو انگلی سے لپیٹ کر اس سے نرم لہجے میں کہا

میں اس حالت میں کہیں نہیں جاونگی۔افرہ نے دوٹوک انکار کیا

میں خود لینے آجاونگا پھر تمھیں ہی تکلیف ہو گی۔شانزل نے کہہ کر اس کی لٹ کو کھینچا

آہ۔جنگلی کہیں کا۔افرہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی

ابھی میرا جنگلی پن تم نے دیکھا کہاں ہے سویٹ؟شانزل نے اس کی بڑبڑاہٹ سن لی

تھی اس لیئے جواب دے دیا

چلو اپنا خیال رکھنا اور اپنے سے زیادہ اس بچے کا۔ پھر ملتے ہیں سویٹ۔ یہ کہہ کر شانزل نے اس کے سر پہ بوسہ دینا چاہا تو افرہ نے اپنے قدم پیچھے کر لیئے

افرہ۔ اس نے پہلی بار غصے سے اس کا نام پکارا

آپ ایسا کوئی حق نہیں رکھتے۔ افرہ نے بھی اس کے دھاڑنے کو سمجھتے ہوئے جواب دیا۔

حق کی بات تو نہ کرو تو اچھا ہے کیونکہ اگر میں حق لینے پر آگیا نہ تو سب برباد کر دونگا۔ یاد رکھنا یہ۔ اب سو جاؤ کیونکہ کل تمھیں کالج بھی جانا ہے۔ شانزل نے کہہ کر اسے ہاتھ سے پکڑا اور پھر زبردستی اسے لٹایا اور کمبل اوڑھ کر لائٹ آف کی اور پھر ایک آخری نظر اس پر ڈال کر چلا گیا۔

بدتمیز، جاہل، گوار کہیں کا۔ افرہ نے بھی دل ہی دل میں اسے کوسا اور آنکھیں بند کر کے سونے لگی لیکن اب اس کی نیندیں حرام ہو چکی تھیں۔

****

افففففف!!! ایک تو اس شانزل نامی بلا نے میرا دماغ خراب کیا ہے۔ کیا کروں میں

اس کا؟افرہ نے سامنے ڈریسنگ پر پڑے ہوئے پھولوں کو دیکھ کر دل میں کہا

اس نے پھول اٹھائے اور ناک کے قریب کر کے اسے سونگھنے لگی۔تازہ سرخ گلابوں کی مہک نے اس کی طبعیت پر اچھا اثر ڈالا اور وہ پھولوں کو آنکھیں بند کر کے ان کی خوشبو خود میں اتارنے لگی اور اس کے ہونٹوں پر خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

افرہ نے پھول لیکر وہی ایک گلدان میں رکھے اور پھر فریش ہونے واش روم چلی گئی۔

یہ سب مناظر کسی نے بہت محبت سے اپنے پاس قید کر لیئے اور پھر اس کی تصویر پر ہونٹ رکھے اور وہی سے چلا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مما؟افرہ نے نیچے آکر صلہ بیگم کو آواز دی

بی بی جی وہ تو باہر تک گئی ہیں۔ان کی ملازمہ نے کہا

ٹھیک ہے۔افرہ نے بال باندھنے کے انداز میں لپیٹے اور وہی لاونج میں بیٹھ گئی

اسلام علیکم افی!!!!!ابھی وہ بیٹھی ہی تھی کہ پیچھے سے اسے عینی کی آواز آئی اور اس نے آکر افرہ کو پیچھے سے گلے لگایا

ارے آپیا!!!واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز۔افرہ نے عینی کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے اور

خوش ہوتے ہوئے اس سے کہنے لگی

میرے بے بی نے ناشتہ کیا؟ عینی نے اس کے سامنے بیٹھ کر تفتیشی انداز میں پوچھا

ابھی کرونگی آپیا۔ افرہ نے اسے جواب دیا

اور ہمارا بے بی کیسا ہے؟ عینی نے اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر پوچھا

عینی کے اس طرح کرنے پر افرہ بلش ہوتی سر جھکا گئی۔

ارے میرا بے بی بلش کر رہا ہے؟ مم!!! ہاہاہاہا۔ عینی اسے چھیڑنے لگی

عینی؟ ارے بیٹا آپ؟ صلہ بیگم نے حیرت سے اسے صبح صبح وہاں دیکھ کر پوچھا۔

جی اسلام علیکم آنٹی!! وہ بات دراصل بات ایسی ہے کہ مجھے تین مہینوں کے لیئے ابروڈ جانا ہے تو آج بارہ بجے کی فلائٹ ہے تو اس لیئے میں اس سے اور اپنے ہونے والے بھانجے سے ملنے آگئی۔ عینی نے مزے سے انھیں تفصیل بتائی

ہاہاہا چلو اچھا کیا۔ اس بہانے اسے کچھ کھلا بھی دینا۔ کھانے کے معاملے میں کافی چور ہے یہ۔ صلہ بیگم نے افرہ کے بارے میں اسے کہا

ٹھیک ہے آنٹی۔ ابھی کھلاتے ہیں اسے۔ یہ کہہ کر عینی نے ایک نوالہ بنا کر اس کے منہ

میں ڈالا، جو ابھی ملازمہ رکھ کر گئی تھی، اور اسطرح عینی اسے ناشتہ کروانے لگی۔ افرہ نے بہت منع کیا لیکن عینی سے کون جیت سکتا ہے؟

اس طرح باتیں کرتے کرتے وقت گزرنے کا پتہ ہی نہ چلا اور عینی ائیر پورٹ کے لیئے نکل گئی جبکہ افرہ اپنے گھر کے لیئے۔

ان دونوں کے جانے کے بعد صلہ بیگم ایک بار پھر سے ماضی کے یادوں میں کھو گئیں کیونکہ انھوں نے افرہ کے نکالے گئے البم میں سے علینہ کے ماں بننے کے بعد ہاسپٹل میں لی گئی تصویر کو دیکھا تو بے ساختہ صلہ بیگم نے اس تصوہر کو چوما کیونکہ اس تصویر میں علینہ نے اصحاذ کو پکڑ رکھا تھا اور خود وہ اصحاذ کی جانب دیکھ رہی تھی جبکہ حماد بھی بیڈ پر چڑھ کر اس کے قریب بیٹھا اس کے گال کو چوم رہا تھا۔

ہائے کاش!!! علینہ تم آج بھی یہی ہوتی!!! کتنا اچھا لگتا تمھیں یہ سب۔ اتنی جلدی کیوں چلی گئی تم؟ صلہ بیگم نے علینہ کی تصویر کو دیکھتے ہوئے اس سے کہنے لگی

تمھارا بیٹا **اصحاذ** ماشاءاللہ سے کتنا کامیاب ہے اپنی زندگی میں۔ کاش تمھیں پتہ ہوتا کہ ہم سب تمھیں کتنا یاد کرتے ہیں تو شاید لوٹ آتی۔ کاش۔ صلہ بیگم روتے ہوئے ان کی تصویر سے باتیں کر رہی تھیں اور یونہی بیٹھے بیٹھے وہ ماضی کے یادوں میں

کھو گئی۔

****

ماضی؛

شادی کے بعد ساحل آفندی اپنی فیملی سمیت باہر چلا گیا تھا اور پھر تقریبا ایک سال بعد لوٹا تو اس نے سب سے ملنا شروع کر دیا تھا۔اس ایک سال میں علینہ بھی آرام سے رہ رہی تھی کہ چلو ساحل کو اس کی باتیں سمجھ آگئی ہیں۔وہ بھی خوشی خوشی صلہ کے کہنے پر اس سے ملنے چلی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس وقت علینہ نے ڈیپ میرون کلر کا خوبصورت فراک پہن رکھا تھا۔ساتھ میں بالوں کو کرل کیئے وہ ہمیشہ کی طرح جاذب نظر آرہی تھی۔ لیکن اس دفعہ اس کی زندگی میں ایک خوبصورت اضافہ ہونے والا تھا یعنی وہ ماں بننے والی تھی۔

ہر دن کے ساتھ ساتھ وہ خوبصورت ہوتی جا رہی تھی۔اس کا ہلکا بھرا وجود بھی اس کی خوبصورتی کو کم نہیں کر رہا تھا بلکہ اسے اور بھی زیادہ نکھار رہا تھا۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ساحل تک آئی اور اسے گفٹ دیا اور پھر سے وہ سب دوست اکٹھے بیٹھے باتیں

کر رہے تھے۔

اور سنا تو نے کیا کیا وہاں جا کر؟ سنا ہے تیرا بیٹا ہوا ہے؟ حامد نے پوچھا

ہاں بھئی اب ہم بھی باپ کے درجے پر فائض ہو چکے ہیں۔ ساحل نے اس کے کندھے کو ہلکا سا دبایا

اور میں ابھی خالہ بننے والی ہوں۔ صلہ نے کہہ کر علینہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو علینہ بلش کرتی سر جھکا گئی

سچ میں؟ ساحل نے سکندر کی طرف دیکھ کر پوچھا

ہاں بھئی سچ۔ سکندر نے ہنستے ہوئے جواب دیا

ویسے تمھارے بیٹے کا نام کیا ہے؟ ساحل نے حامد سے پوچھا کیونکہ ساحل کے جانے کے بعد یہ لوگ بھی آپس میں کم ہی بات کرتے جبکہ علینہ؛ سکندر؛ صلہ اور حامد تقریباً ہر روز پہلے کی طرح ملتے رہتے۔

حماد شیخ۔ حامد نے صلہ کے گود میں لیٹے چھوٹے سے گول مٹول بچے کو محبت سے دیکھتے ہوئے جواب دیا

اور تمھارے بیٹے کا؟اب کی بار سکندر نے ساحل سے پوچھا

ساحر آفندی۔ساحل نے دور کھڑی تمنا کو دیکھ کر جواب دیا

لگتاہے بھابھی سے بہت محبت کرتے ہو۔صلہ نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا

ہاہاہاہاکچھ ایساہی ہے۔ساحل نے کہہ کر آنکھ ماری

واہ بھئی۔کیابات ہے!! سکندر نے اس کے کندھے پر ہلکی سی دھپ رسید کی

وہ توہے۔ساحل نے سامنے بیٹھی علینہ کو دیکھتے ہوئے کہاجواس وقت صلہ کے بچے کو گود میں لیئے اس کے ساتھ کھیل رہی تھی

علینہ یہ تو تمھاراہی بیٹاہے۔حامد نے علینہ کو دیکھ کر کہا

ہاں یہ میرا بیٹاہی توہے۔علینہ نے دوبارہ اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر کہا

'زما زڑگیہ'

(میرے دل کے ٹکڑے) علینہ نے پشتو میں کہااوراس کے دونوں گال چومے

'ستازڑگے صرف زہ یم'

(تمھارے دل کا ٹکڑا صرف میں ہوں) سکندر نے بھی پشتو میں اسے کہا

'دی کی سہ شک شتہ سہ ؟'

(اس میں کوئی شک ہے کیا؟) علینہ نے حماد کو پکڑتے ہوئے کہا

'نہ !!! شک پہ کی نشتا خو بیام ستا زڑ گی ٔصرف زہ یم'

(نہیں!!! شک نہیں ہے اس میں لیکن پھر بھی میں صرف تمھارے دل کا ٹکڑا ہوں) سکندر نے بھی شدت پسندی سے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'خا جی'

(ٹھیک ہے جی) علینہ نے حماد کو واپس صلہ کو پکڑاتے ہوئے کہا

****

سارا دن حماد علینہ کے ساتھ ہوتا۔گھر میں بھی اور اس طرح پارٹیز وغیرہ میں بھی۔ اسے اکثر صلہ کہتی کہ وہ اس نے صرف حماد کو پیدا کیا ہے جبکہ علینہ ہی اس کی ماں ہے جس پر علینہ اور بھی ذیادہ خوش ہو جاتی۔بچوں کی خواہش تو اسے بہت پہلے سے تھی؛ اب جب وہ خود ماں بننے والی تھی تو حامد اور صلہ بھی اس کا بہت خیال رکھتے تھے۔

وہ کبھی کس چیز کی فرمائش کر دیتی تو کبھی کس چیز کی۔ سکندر شاہ کی طرح وہ لوگ بھی اس کی ہر خواہش کو پوار کر دیتے۔ زیادہ تر حماد علینہ کے گھر میں ہی پایا جاتا۔ اسے کھلانا، پلانا، نہلانا غرض اس کا سب کچھ علینہ کے ذمے تھا۔

کبھی کبھی تو صلہ یہ تک کہہ دیتی کہ یہ مجھے ماں بولنے سے پہلے تمھیں ماں بولنا سیکھے گا تو علینہ ہنس کر کہتی کہ ہاں بھئی بیٹا جو اس کا ہے۔

****

سات مہینے کیسے گزرے کسی کو پتہ نہ چلا۔ کل علینہ کو ہسپتال میں ایڈمٹ ہونا تھا اور آج کے دن صلہ اس کے گھر آئی تھی تا کہ کل جانے کے لیئے وہ اس کے ساتھ پیکنگ میں ہیلپ کر سکے۔

آ جا میرا بیٹا۔ علینہ نے حماد کو گود میں پکڑتے ہوئے کہا

بس کر دو یار۔ کتنی دفعہ کہا ہے کہ بھاری چیزیں نہ اٹھایا کرو۔ صلہ نے اسے ڈپٹتے ہوئے کہا

کیوں بھئی؟ یہ تو کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ تو میرا شہزادہ ہے۔ میرا بیٹا۔ علینہ نے بیٹھتے

ہوئے حامد کو بھی اپنے ساتھ بیٹھایا اور اس سے کہنے لگی

افففف علینہ تمھارا کچھ نہیں ہو سکتا۔صلہ نے سر پکڑتے ہوئے کہا

ہاہاہاہا۔ہاں بھئی۔ بلکل سہی کہا۔علینہ نے ہنستے ہوئے اس کی بات کی تاکید کی

ویسے علینہ تم نے اپنے بے بی کے لیئے نام سوچا ہے؟صلہ نے اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا

ہاں نہ۔علینہ نے بھی اس کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھا اور مسکراتے ہوئے اس سے کہا

کیا نام سوچا ہے؟صلہ نے اشتیاق سے پوچھا

سید اصحاذ شاہ۔علینہ نے محبت سے کہا

تمھیں یقین ہے کہ بیٹا ہی ہوگا؟صلہ نے اسے چھیڑتے ہوئے پوچھا

ہاں بھئی مجھے یقین ہے کہ میری پہلی اولاد بیٹا ہی ہوگا۔علینہ نے پر یقین لہجے میں جواب میں دیا

اور اگر بیٹی ہوئی تو؟صلہ نے پھر سے اسے چھیڑا

پہلے تو بیٹا ہی ہو گا اور اگر ہماری بیٹی ہوئی اس کا بھی نام سوچا ہے۔علینہ نے اس کے ہاتھ کو ہلکا سا تھپتھپایا

کیا نام سوچا ہے بیٹی کا؟صلہ نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیکر اس سے پوچھا

زرلش شاہ۔علینہ نے حامد کے بالوں کو بگاڑتے ہوئے کہا

واہ بھئی۔بہت خوبصورت نام سوچے ہیں تم نے تو۔صلہ نے اس کی تعریف کی

شکریہ یار۔علینہ نے اس کے ہاتھوں کو ہلکا سا دبایا

آہ۔ابھی وہ باتیں کر رہے تھے کہ علینہ کو درد محسوس ہوا۔

کیا ہوا؟سب ٹھیک ہے؟صلہ نے تشویش سے پوچھا

ہاں یار وہ بس درد بہت ہو رہا ہے۔علینہ نے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

آااہ۔اب کی بار علینہ زور سے چیخی

بس تھوڑا سا انتظار کر لو۔میں ابھی سکندر کو کال کرتی ہوں۔صلہ نے اس کے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے کہا اور سکندر کو کال کرنے لگی

بس بس۔رو نہیں۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔ مممم!؟صلہ کال کرنے کے ساتھ ساتھ اسے تسلیاں بھی دے رہی تھی

ہاں ہیلو سکندر۔پلیز جلدی سے گھر آجاو۔صلہ نے اس کے کال اٹھاتے ہی اس سے کہا

کیاہوا سب ٹھیک تو ہے نہ؟ سکندر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے تشویش سے پوچھا

علینہ کو ہسپتال لیکر جانا یے۔تم جلدی سے آجاو۔صلہ نے کہہ کر علینہ کی طرف دیکھا جو درد سے کراہ رہی تھی۔

اوکے میں ابھی آتاہوں۔یہ کہہ کر سکندر نے فون کاٹ دیااور کار کیز اٹھا کر باہر کی جانب بھاگااور پارکنگ میں کھڑی گاڑی کو سٹارٹ کرکے زن سے بھگا لے گیا۔

****

دوسری طرف صلہ نے حامد کو بھی فون کردیا تھا۔تو وہ سکندر سے پہلے ہی وہاں پہنچ چکا تھا۔

وہ دونوں علینہ کو لے جانے والے تھے کہ علینہ نے جانے سے انکار کر دیااور وہ ایک ہی رٹ لگائے بیٹھی تھی کہ اسے سکندر کے ساتھ جانا ہے۔

علینہ پلیز یار بات کو سمجھو۔وہ آنے والا ہے۔تم پلیز چلو ہمارے ساتھ۔صلہ نے منت بھرے لہجے میں کہا اور اسے اٹھانے لگی

نہیں میں شاہ کے بغیر کہیں نہیں جاونگی۔علینہ نے درد سر دہرے ہوتے وجود کے باوجود جانے سے انکار کیا

وہ آنے والا ہے نہ۔پلیز تم چلو۔صلہ بار بار اس کی منتیں کر رہی تھیں

نہیں تو نہیں۔آاااااہ۔علینہ نے انکار کیا تو ساتھ میں درد اب برداشت سے باہر ہوتا جارہا تھا

علینہ۔صلہ نے اس کے ہاتھوں کو مسلا اور ساتھ میں اسے آوازیں بھی دیں کیونکہ وہ بیڈ میں پیچھے کی طرف گر گئی اور بے ہوش ہونے لگی تھی

زڑ گیہ۔

(دل کے ٹکڑے) وہی مانوس آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو علینہ کے اندر سکون کی ایک لہر دوڑی اور اس نے آہستگی سے آنکھیں بند کر لیں۔

شکر ہے کہ تم آگئے سکندر۔جلدی سے اسے اٹھاو اور لیکر چلو۔صلہ نے علینہ کو اٹھاتے

ہوئے کہا

ہاں چلو۔میں خود ہی اسے اٹھاتا ہوں۔سکندر نے علینہ کے وجود کو بازووں میں بھرا اور تیز تیز قدم اٹھاتا باہر کی جانب چلا گیا۔

****

سکندر کی حالت کو دیکھتے ہوئے حامد نے گاڑی سٹارٹ کی اور سکندر پیچھے علینہ کے ساتھ بیٹھ گیا جبکہ صلہ آگے بیٹھی تھی۔

سکندر بار بار علینہ کے ہاتھوں کو مسل رہا تھا اور اسے جاگنے کی تلقین کر رہا تھا اور بار بار حامد کو کہہ رہا تھا کہ جلدی کرے۔

وہ لوگ ہاسپٹل پہنچے تو سکندر نے جلدی سے اسے بازووں میں بھر کر اندر جا کر اسے سٹریچر پر ڈالا اور اسے فورا ایمر جنسی وارڈ منتقل کر دیا گیا۔

جبکہ سکندر خود بے چینی سے یہاں وہاں ٹہل رہا تھا۔صلہ اور حامد تو بس اس کی دیوانگی کو دیکھ کر حیران تھے۔

سکندر رو رہا تھا؛ہاں وہ رو رہا تھا کیونکہ اس کی زندگی سے ایک اور زندگی جڑی تھی اور

اسے بلکل بھی اپنی جان سے عزیز بیوی پر تکلیف برداشت نہیں تھی۔

حوصلہ کرو یار۔ حامد نے آکر اس کا کندھا تھپتھپایا

یار کیسے حوصلہ کروں؟ میری زندگی ہے وہ۔ اسے کچھ ہوا تو میں بھی زندہ نہیں رہونگا۔ سکندر شاہ نے بھیگی آواز اور روندھے ہوئے لہجے میں کہا

یار تم حوصلہ کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اللہ سے مدد مانگو یار۔ حامد مسلسل اسے تسلیاں دے رہا تھا

ہاں حامد ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ صلہ نے بھی اسے سمجھایا

ابھی وہ لوگ باتیں کر رہے تھے کہ ڈاکٹر باہر آئیں تو وہ تینوں بھی اس کی جانب لپکے۔

علینہ کے ساتھ کون ہیں؟ نرس نے پوچھا

جی ہم ہیں۔ صلہ نے جواب دیا

کیا ہوا ہے ڈاکٹر؟ سب ٹھیک تو ہے نہ؟ علینہ اور ہمارا بچہ؟ سکندر نے بے تابانہ پوچھا

سب ٹھیک ہے۔ یہ سب تو نارمل سی بات ہے۔ جب ڈلیوری کا وقت نزدیک ہوتا ہے تو ایسے پین ہوتے رہتے ہیں۔ ڈونٹ وری۔ ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں بات کی

کیا ہم اس سے مل سکتے ہیں؟ صلہ نے پوچھا

ابھی ہم انھیں روم میں شفٹ کر دینگے تو آپ لوگ مل لیجیئے گا۔ایکسکیوز می۔ڈاکٹر کہہ کر آگے بڑھ گئی

یا اللہ تیرا شکر۔صلہ نی کہا تو سکندر لمبے لمبے ڈاگ بھرتا باہر مسجد کی طرف چلا گیا کیونکہ وہاں اس نے اپنے رب کا شکریہ بھی ادا کرنا تھا۔

****

یار تم نے تو ڈرا ہی دیا تھا۔صلہ نے روم میں آکر علینہ سے کہا جو اب بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی

شاہ کہاں ہیں؟علینہ نے اس کی بات کو نظر انداز کر کے شاہ کے بارے میں پوچھا

وہ مسجد تک گیا ہے۔آتا ہی ہو گا۔صلہ نے نرمی سے کہہ کر اس کے پاس بیڈ پر ہی بیٹھ گئی

ہمم۔علینہ نے ہمم پر اکتفا کیا اور پھر سر جھکا گئی

کوئی پریشانی ہے؟صلہ نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھ کر پوچھا

نہیں یار ایسا کچھ نہیں ہے۔علینہ نے بات کو ٹالنا چاہا

بتاؤ یار۔کیا ہوا ہے؟صلہ نے اس کے ہاتھ کو نرمی سے دبا کر پوچھا

بہت عجیب سے خواب آتے ہیں۔اور ایک خواب تو ہفتے میں دو دو بار بھی دیکھتی ہوں۔

علینہ نے کہہ کر اس کے کندھے پر سر رکھا

کیا دیکھا خواب میں؟صلہ اب اس کے بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیر رہی تھی

میں نے دیکھا کہ کوئی چھوٹی سی مگر بہت پیاری بچی ہے جو کسی باغیچے میں کھیل رہی ہے۔میں اس کی طرف جاتی ہوں تو وہ خوشی سے چہکنے لگتی ہے لیکن میرے جانے سے پہلے ہی کوئی اسے اٹھا کر لے جاتا ہے۔میں بھاگتی ہوں اس کے پیچھے لیکن میرے ارد گرد آگ لگ جاتی ہے اور وہ۔۔۔وہ آدمی اس بچی کو لے جاتا ہے اور میں کچھ بھی نہیں کر پاتی۔علینہ کی آواز بات کے آخر میں رندھ گئی

کوئی بات نہیں۔کچھ نہیں ہو گا۔تم ریلیکس کرو۔ہاں!اور ہم سب ہیں نہ تمھارے پاس؟ہاں تو کوئی ٹینشن والی بات ہی نہیں ہے۔اب لیٹ جاو۔آرام کرو شاباش۔صلہ نے اس کے آنسو صاف کیئے اور پھر اسے لٹا کر خود بھی قریب ہی رکھے گئے سٹول پر بیٹھ گئی

ویسے صلہ !!!علینہ نے تھوڑی دیر بعد اسے مخاطب کیا

حومی(حماد) کہاں ہے؟علینہ نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے پوچھا

وہ گھر میں تمھاری بہن کے ساتھ ہے۔صلہ نے مسکراتے ہوئے کہا

اسے بھی لانا تھانہ !علینہ نے بچوں والے انداز میں کہا

کیوں بھئی؟صلہ سمجھ گئی تھی کہ وہ کیا کہنے والی ہے اس لیئے آنکھیں دکھا کر اس سے پوچھنے لگی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں کا کیا مطلب ہے یار؟میرا بیٹا ہے وہ۔ماں بیٹے کے بغیر نہیں رہ سکتی۔تو میں کیسے رہ سکتی ہوں؟علینہ نے تھوڑے غصے سے کہا

آرام کر لو تھوڑا۔تمھاری اپنی اولاد بھی آنے والی ہے اس دنیا میں۔کچھ تو خیال کرو یار۔صلہ نے سمجھانے والے انداز میں علینہ سے کہا جو منہ پھلائے اسے دیکھ رہی تھی

سب بدل گئے ہیں۔میری کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ہنہنہہ علینہ نے کہہ کر کمبل سر تک تان لیا اور سوتی بنی

تمھارا کچھ نہیں ہو سکتا علینہ۔صلہ نے اسے دیکھ کر دل میں کہا اور پھر دیوار سے ٹیک

لگالی اور آنکھیں موند لیں۔

****

سنگہ یئ زڑ گیہ ؟

(کیسی ہو دل کے ٹکڑے؟) شاہ نے کمرے میں آکر علینہ سے پوچھا جو ابھی صلہ کی مدد سے دوبارہ بیٹھ گئ تھی

تاسو می اولیدے نو اوس خایم۔

(آپ کو دیکھا تو ٹھیک ہو گئی ہوں) علینہ نے اس کے ہاتھ پر بوسہ دیتے ہوئے کہا

داسی سوک کئ زڑ گیہ ؟تا تامنے م دی درن شے او چھاتول او تہ بیام نہ منے کیگے ؟

(ایسے کون کرتا ہے دل کے ٹکڑے؟ تمھیں منع بھی ہیں بھاری چیزیں اٹھانا لیکن پھر بھی تم منع نہیں ہوتیں؟) سکندر نے قدرے خفگی سے کہا

ماخوشہ ندی کلے !

(ماخوسہ ندی کڑی !)

(میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا!) علینہ نے بچوں جیسے لہجے میں جواب دیا

زڑ گیہ نو۔ تہ تہ خاپتادہ چی سمرہ گرانہ یۓ اوتہ بیا ہوم دہ ذان خیال نہ ساتے۔

(دل کے ٹکڑے۔ تمھیں اچھے سے پتا ہے کہ کتنی عزیز ہو تم مجھے لیکن تم پھر بھی اپنا خیال نہیں رکھتی۔) سکندر نے ہنوز سنجیدگی اور خفگی سے کہا

خاجی ساتم بہ خیال۔ بس؟

(اچھا جی رکھونگی خیال۔ بس؟) علینہ نے کہہ کر شاہ کی طرف دیکھا جو اسے ہی نرم نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علینہ اس کے تھوڑی اور قریب ہوئی اور پھر تھوڑی اونچی ہو کر اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھ دیئے اور پھر اپنا سر اس کے سینے پر رکھ کر آنکھیں موند لیں جبکہ صلہ ان دونوں کی محبت کو دیکھ کر دل ہی دل میں ان کی نظر اتار کر باہر چلی گئی۔

****

آج کا دن بہت زیادہ کٹھن تھا کیونکہ علینہ کا آپریشن ہونے والا تھا اور تقریباً دو گھنٹے ہو چکے تھے اسے آپریشن تھیٹر میں گئے ہوئے اور شاہ مسلسل دو گھنٹوں سے آپریشن

تھیٹر کے باہر اضطرابی کیفیت میں چکر لگا رہا تھا۔

تھوڑی دیر بیٹھ جاو سکندر۔ صلہ نے سکندر سے کہا جو ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا

کیسے بیٹھ جاوں؟ وہاں علینہ بہت تکلیف میں ہے۔ مجھے محسوس ہو رہی ہے اس کی تکلیف۔ مجھے تب تک چین نہیں آئے گا جب تک میں اسے دیکھ نہ لوں۔ سکندر نے کہہ کر پھر سے چکر لگانا شروع کر دیئے تھے جبکہ صلہ حامد کو آنکھوں سے اشارہ کر کے وہاں سے باہر کی جانب بڑھ گئی

سکندر دیکھو۔ یہاں آو بیٹھ جاو۔ علینہ ٹھیک ہے اور آنے والا بے بی بھی انشاءاللہ ٹھیک ہو گا۔ یہ تو ہوتا ہے نہ۔ پھر سب ٹھیک ہو جاتا ہے۔ تم دعا کرو اس کے لیئے۔ حامد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے سمجھانے والے انداز میں کہا

ٹھیک ہے میں پریئیر روم میں نفل پڑھ کر آتا ہوں۔ یہ کہہ کر سکندر لمبے لمبے ڈاگ بھرتا روم کی جانب بڑھ گیا جبکہ پیچھے صلہ حماد کو اٹھائے اندر آکر بیٹھ گئی کیونکہ فائزہ (علینہ کی بہن) نے حماد کو اپنے ساتھ ہاسپٹل لیکر آئی تھی۔

باجی کیسی ہیں اب؟ فائزہ نے آکر صلہ نے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ٹھیک ہے اب لیکن اس کا آپریشن ہے۔ تم دعا کرو سب اچھے سے ہو جائے۔ صلہ نے حماد کو پکڑتے ہوئے کہا

انشاءاللہ۔ سب اچھے سے ہو گا۔ فائزہ نے یقین سے کہا

انشاءاللہ۔ ویسے حماد نے زیادہ تنگ تو نہیں کیا تمھیں؟ صلہ نے حماد کو دیکھتے ہوئے فائزہ سے پوچھا

نہیں زیادہ نہیں بس بار بار دودھ مانگتا اور ایک بار نیپی چینج کی اس کی۔ فائزہ نے ہنستے ہوئے بتایا

ہاہاہا۔ تم نے چینج کی نیپی اس کی؟ صلہ نے حیرت سے پوچھا

ہاں نہ۔ اب بوا کو کون اٹھاتا؟ میں نے بِسۡمِ اللّٰہِ کر کے اس کی نیپی چینج کر دی۔ فائزہ نے ہنستے ہوئے کہا

واہ بھئی تم نے تو کمال کر دیا۔ صلہ نے اسے سراہتے ہوئے کہا

شکریہ شکریہ۔ فائزہ نے جواباً داد وصولی اور پھر وہ بھی اس کے ساتھ آ کر بینچ پر بیٹھ گئی۔

****

تین گھنٹے کے بعد نرس گول مٹول سے بچے کو گود میں لیئے باہر آئی تو سب سے پہلے فائزہ نے اسے گود لیا۔

مبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔نرس نے آکر سب کو بتایا تو صلہ، فائزہ، حامد اور سکندر کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔

سکندر نے گود میں اپنے بیٹے کو اٹھایا اور جھک کر اس کے دونوں گال چوم لیئے لیکن پھر اسے فائزہ کی گود میں ڈالا اور ڈاکٹر کی طرف بڑھا

میری وائف کیسی ہیں؟ سکندر نے بے تابانہ پوچھا

وہ بالکل ٹھیک ہیں۔ماں اور بچہ دونوں ماشاءاللہ صحت مند ہیں۔ڈاکٹر بشریٰ نے پروفیشنل انداز میں بتایا

کیا ہم ان سے مل سکتے ہیں؟ سکندر نے پھر سے پوچھا

ہم انھیں روم میں شفٹ کر دیں تب آپ لوگ ان سے مل لیجیئے گا۔ایکسکیوز می۔یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئی جبکہ سکندر اور حامد دونوں مٹھائی لینے باہر چلے گئے۔

****

ارے میرا شہزادہ!!! فائزہ نے جھک کر اس کا ماتھا چوما کیونکہ سکندر نے اسے ہی پکڑایا تھا

ہاں ماشاءاللہ! کتنا پیارا ہے نہ! صلہ نے بھی اس کے گال چومے اور اسے دیکھنے لگی۔

کھڑی مغرور ناک، پھولے پھولے گلابی گال، بھری بھری بھنویں، بند آنکھوں سے بھی لگ رہا تھا کہ اس کی آنکھیں ساخت/حجم میں بڑی ہیں، لمبی پلکیں اور سرخ و سفید رنگت کا مالک یہ علینہ اور سکندر یعنی **'علیش'** کا بیٹا تھا۔

یہ تو بالکل باجی کی طرح خوبصورت ہے۔ فائزہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

ہاں بالکل لیکن سکندر کی طرح نقش ہیں اس کے۔ صلہ نے اس کے بھنوں، ناک اور بالوں کی طرف اشارہ کر کے کہا

ہاہاہا۔ ارے بھئی بال دونوں کے کر لی ہیں۔ آنکھیں مختلف ہیں اور عادتیں تو ایک جیسی ہیں دونوں کی۔ ہی ہی ہی۔ فائزہ ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی

ہاں بالکل۔ ہاہاہا صلہ نے بھی ہنستے ہوئے اس کی تاکید کی اور تھوڑی دیر بعد اسے نرس کے حوالے کر کے وہی بیٹھ کر علینہ کے روم میں شفٹ ہونے کا انتظار کرنے لگے

****

علینہ کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تو سب نے آ کر اس سے مبارک باد دی۔ سب ہی خوش تھے جو خوش نہیں تھا؛ وہ بھی مصنوعی مسکراہٹ سجائے اسے دیکھ رہا تھا

علینہ نے نظروں کی تپش خود پر محسوس کی تو سامنے دیکھنے لگی تو دیکھا کوئی بھی اسے دیکھ نہیں رہا تھا اس نے اپنا سر جھٹکا اور پھر سے اپنے بیٹے کے ساتھ لگ گئی

ساحل! دیکھیں علینہ کا بے بی کتنا پیارا ہے! ماشاءاللہ۔ تمنا نے ستائشی نظروں سے علینہ کے بیٹے کی طرف دیکھ کر ساحل سے کہا؛ وہ جو علینہ کو ہی دیکھنے میں مصروف تھا؛ فوراً تمنّا کی بات پر ہوش میں آیا اور سر ہلا کر اس کی تاکید کی

ویسے باجی! آپ نے نام ابھی تک نہیں رکھا بے بی کا۔ فائزہ نے بچے کو گود میں لیتے ہوئے کہا

تمھاری باجی پہلے سے ہی نام رکھ چکی ہے۔ سکندر شاہ نے فائزہ کے گود میں لیٹے اپنے بیٹے کو دیکھ کر کہا

کیا نام رکھا ہے پھر؟ تمنا نے بے تابانہ پوچھا

سید اصحاذ شاہ۔علینہ نے پہلے سکندر کو اور پھر اپنے بیٹے کو دیکھ کر جواب دیا

واہ بھئی۔ماشاءاللہ بہت پیارا نام ہے۔ویسے اس کا مطلب کیا ہے؟حامد نے پوچھا

'کروڑوں میں ایک'۔علینہ نے دل چھو لینے والی مسکراہٹ سمیت کہا

بیٹا بھی تو اپنے نام جیسا ہی ہے۔ہاہاہا۔صلہ نے ہنستے ہوئے کہا

کوئی شک ہے؟علینہ نے مصنوعی تیوری چڑھا کر پوچھا

نہیں بھئی۔کوئی شک نہیں۔اللہ تمھیں خوش رکھے۔یہ کہہ کر صلہ نے پیار سے اس کا ماتھا چوما اور اس کا سامان پیک کرنے لگی کیونکہ انھیں آج ہی واپس جانا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا میں اصحاذ کو گود میں لے سکتا ہوں؟ساحل جو کب سے خاموش کھڑا تھا؛ بالآخر بول پڑا

ہاں کیوں نہیں!یہ لیں۔ویسے بھی آپ اس کے ماموں ہیں۔فائزہ نے علینہ کے کہنے سے پہلے ہی اس سے کہا جبکہ صلہ نچلا لب دانتوں میں دبائے اپنی ہنسی ضبط کرنے لگی جبکہ اس کی بات سن کر ساحل کو اچھو لگ گیا۔

کیا ہوا بھائی؟آپ ٹھیک تو ہیں؟فائزہ نے حیرانگی سے پوچھا

ہاں ٹھیک ہوں۔ساحل نے بہ مشکل غصہ ضبط کرتے ہوئے کہاورنہ دل تواس کا کر رہا تھا کہ اسے 'ماموں' کہنے والی کا منہ توڑ دے لیکن اچھا بھی تو بننا تھا نہ اس لیئے بات کو رفع دفع کر دیا

جبکہ اس کے چہرے کے تاثرات کو صلہ بغور دیکھ رہی تھی۔اس کا علینہ کو دیکھنا؛ ٹکٹکی باندھ کر ایک ہی جگہ ایک ہی پوزیشن میں کھڑے ہو کر؛ بلکل اسی طرح جس طرح یونی میں کرتا تھا۔فائزہ کے اسے ماموں کہنے پر اس کے تاثرات خطرناک حد تک سخت ہو گئے تھے لیکن وہ چہرے پر ہاتھ پھیر کر خود کو نارمل ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ صلہ نے افسوس سے سر ہلایا اور یہ بھی دل میں ہی کہا کہ 'خدا اسے صبر دے' لیکن کون جانے یہ صبر کب آنا تھا؟

****

وہ لوگ گھر واپس آ گئے۔ مہمانوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔فائزہ اور صلہ دونوں ہی اس کی مدد کروا رہی تھی۔اصحاذ چونکہ نارمل ڈلیوری سے ہوا تھا اس لیئے تھوڑی دیر بعد علینہ بھی مہمانوں میں گھل مل گئی۔

سارا دن حماد بھی علینہ کے ساتھ ہوتا۔وہ دونوں بچوں کو اپنے ساتھ رکھتی تھی جبکہ صلہ

اور فائزہ اس کے ساتھ دیگر کام کرواتی تھی۔دونوں کو حامد اور سکندر نے سختی سے تاکید کی تھی کہ وہ علینہ کو کسی بھی چیز کو ہاتھ لگانے نہ دے کیونکہ وہ پھر بیٹھتی نہیں تھی جس پر علینہ چِڑ جاتی لیکن صلہ اس سے کہتی کہ ابھی انجوائے کرو کچھ دن پھر کرتی رہنا رو وہ بھی اب کچھ نہیں کہتی تھی۔

لیکن حماد اور اصحاذ کو بھی کسی کو نہیں لینے دیتی تھی۔حماد چونکہ ایک سال سے تھوڑا زیادہ تھا لیکن اصحاذ اگر رونے لگتا تو پھر بھی اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ اس کے چہرے پر رکھ کر اپنی جانب سے خاموش کروانے کی کوشش کرتا لیکن اگر وہ پھر بھی چپ نہ ہوتا تو دونوں رونے لگ جاتے۔جس پر علینہ پھر دونوں کو ایک ساتھ سنبھالتی اور دونوں کو گود میں لیکر سُلا دیتی۔

****

گزرنے کا نام زندگی ہے۔وقت جیسے بھی ہو؛اچھا ہو یا برا؛ گزر ہی جاتا ہے۔آج اصحاذ کی دوسری سالگرہ تھی۔سکندر نے بڑے پیمانے پر پارٹی رکھی تھی۔ملک کے نامور بزنس مین اور ان کی فیملیز شریک تھیں۔سکندر نے مہرون کلر کی شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ اور بلیک ویسٹ کوٹ پہنا تھا جبکہ علینہ نے بھی اس کی طرح فل مہرون کلر کا

فراک پہن رکھا تھا جو اس کی شخصیت کو اور بھی نکھار رہا تھا جبکہ اصحاذ بھی اپنے بابا کی طرح پینٹ ڈریس کوٹ میں ملبوس تھا۔

****

ابھی علینہ لپ سٹک لگا رہی تھی کہ سکندر روم میں اینٹر ہوا۔

یہ والی نہ لگاو! سکندر نے اس کے ہاتھوں میں پکڑے لپ سٹک کی طرف اشارہ کر کے کہا

کیوں نہ لگاوں؟ جواباً علینہ نے سامنے شیشے میں اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

کیونکہ یہ کھٹّی ہے۔ سکندر نے فوراً جواب دیا

کیاااا؟ علینہ کی آنکھیں حیرت سے اور بھی پھیل گئیں۔

ہاں نہ! ویسے بھی یہ والا سوٹ نہیں کر رہا تم پر۔ یہ والا لگاو۔ سکندر نے اس کی حیرت سے پھیلی ہوئی آنکھوں میں دیکھ کر کہا اور دوسری لپ سٹک اٹھائی

یہ لگاو۔ سکندر نے لپ سٹک اس کے سامنے کر دی اور اسے دیکھنے لگا

علینہ نے لپ سٹک لیکر شکی نگاہوں سے اسے گھورا لیکن پھر لپ سٹک لگانے لگی۔ ابھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے لگائی ہی تھی کہ سکندر نے پیچھے سے اسے پکڑا اور اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیکر اس کے گرد حصار بنالیا اور فاتحانہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

شاہ! علینہ نے زور سے اس کا نام پکارا

جی جانِ شاہ! سکندر نے نرمی سے اسے جواب دیا اور مسکرانے لگا

چھوڑیں نہ! علینہ نے عاجزی سے کہا

بس ایک منٹ۔ سکندر نے کہہ کر اس کے ماتھے پر لب رکھے تو علینہ نے بھی اس کے لمس کو محسوس کرکے آنکھ بند کرلیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سکندر کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ نے احاطہ کیا اور وہ اسے سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر ہی اس کے لبوں پر جھکا۔

علینہ جو اس کے لمس کر ماتھے پر ابھی سہی سے محسوس بھی نہ کرپائی تھی سکندر کی اگلی حرکت نے اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کردیا

سکندر پیچھے ہٹا تو والہانہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا جبکہ علینہ خفگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

کیاہواجانم؟! سکندر نے اس کی ٹھوڑی کو چھو کر اس سے پوچھا جو آنکھوں میں ناراضگی لیئے اسے دیکھ رہی تھی

آپ نے میری لپ سٹک خراب کردی شاہ! علینہ نے سامنے شیشے میں دیکھا اور روہانسی ہو کر کہا

لپ سٹک لگانا تمھارا کام ہے اور اسے خراب کرنا میرا۔ تم لپ سٹک لگاتی رہنا اور میں خراب کرتا رہونگا میری جانم۔ سکندر نے اس کے کندھے پر اپنی ٹھوڑی رکھتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افففف شاہ۔ اب پیچھے ہوں۔ ہمیں باہر بھی جانا ہے! علینہ نے اس کے بازوں کھولتے ہوئے کہا

جو حکم جانان! سکندر بھی اس کے کہنے پر پیچھے ہٹا تو علینہ نے جلدی سے دوبارہ اپنا لپ سٹک ٹھیک کیا اور ایک آخری نظر خود پر ڈالتے ہوئے سکندر کے ہمراہ جانے لگی۔

لیکن جیسے ہی وہ باہر جانے والی تھی حماد اس کی طرف بھاگتے ہوئے آیا اور اس کے پیروں سے لپٹ گیا۔ خود علینہ نے بھی جھک کر اسے دونوں بازووں سے اٹھایا اور اس

کے دونوں گالوں پر پیار کیا

عالی مما! یو آر لوکنگ کیوٹ۔ حماد نے کہہ کر اس کی اس کے دونوں گالوں پر بوسہ دیا تو

علینہ کھلکھلا کر ہنس دی

سوایز یو مائے بوائے! علینہ نے بھی اس کے دونوں گال چومے

عالی مما! چلیں؟ اس نے علینہ کے گود سے اتر کر کہا

ہاں چلو! علینہ نے کہہ کر اس کا ہاتھ پکڑا جبکہ سکندر نے اصحاذ کو گود میں اٹھایا ہوا تھا۔

اس طرح یہ چاروں باہر کی جانب بڑھ گئے جہاں سب کی ستائشی نظریں ان کی جانب

اٹھ گئیں۔ کچھ حسد سے انھیں دیکھ رہے تھے تو کچھ رشک سے۔ لیکن وہ دونوں ان

سب کی نظروں کی پرواہ کیئے بنا آگے بڑھتے رہے اس بات سے بے خبر کہ چاہے جلد ہو

یا بدیر خوشیوں کو نظر لگ جاتی ہے!

****

او ہیلو علینہ۔ کسی نے پیچھے سے علینہ کو آواز دی

اپنے نام کی پکار کی پر علینہ مڑی تو دیکھا ایک لڑکی سفید نیٹ کی ساڑھی پہنے؛ ڈارک ریڈ

لپ سٹک لگائے؛ بالوں کو کھلا چھوڑے بلکہ سٹریٹ کیئے؛ وہ پارٹی میک اپ کم اور ویسے کے میک اپ میں زیادہ نظر آ رہی تھی

جی؟ علینہ نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا

پہچانا؟ سامنے والی نے کہا

بلکل۔ علینہ نے مُسکراتے ہوئے کہا

کون ہوں میں؟ تم کیا جانو؟! ایک ادا سے کہتی اُس نے اپنے بالوں کو جھٹکا دیا

ہاہاہاہا۔ مس لُبابہ!! آپ کو کون نہیں جانتا؟ پوری یونی میں تو ویسے بھی آپ ایک مشہور ہستی رہ چکی ہیں۔ یوں گیٹ اپ چینج کر کے میرے سامنے آئیں گی آپ اور میں پہچانوں بھی نہ؟! ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ علینہ نے ہنستے ہوئے اور آخر میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا

مما۔۔۔ مما۔۔ ابھی وہ اور بات کرتیں کہ پیچھے سے اصحاذ نے علینہ کو آواز دی

جی مما کی جان۔ علینہ نے جُھک کر اسے اُٹھایا اور اس کے دونوں گال چھومے

یہ کون ہے؟ لُبابہ نے بچے کی طرف دیکھ کر پوچھا

یہ۔۔۔۔

'**علیش**' کا بیٹا ہے۔ابھی علینہ جواب دیتی کہ پیچھے سے سکندر نے اس کی بات کاٹ کر جواب دیا

تمھارا؟؟؟ تمھارا بیٹا ہے یہ ؟پہلے والا انداز اب بدل چکا تھا

ہمارا بیٹا ہے۔سکندر نے کہہ کر اپنا بازو علینہ کے کندھے تک پھیلایا اور اُسے خود سے قریب کر لیا

ایسا نہیں ہو سکتا!!لُبابہ نے سر دائیں بائیں ہلایا

ہو چکا ہے۔علینہ نے اس کی طرف دیکھ کر جتاتی نظروں سے کہا

میں تمھیں مار دونگی!!لُبابہ نے شدید طیش میں آکر اس کی طرف قدم بڑھائے جبکہ علینہ اُسے دیکھ کر مُسکرا رہی تھی

چٹاخ!!!

ابھی وہ علینہ کے گلے تک ہاتھ بڑھاتی سکندر نے سب کے سامنے اُس کے منہ پر تھپڑ مارا

ایک بات کان کھول کر سن لو تم! آئیندہ ایسا کچھ کرنے کا سوچا بھی تو جان لے لونگا تمھاری۔ میں ہر وہ آنکھ نوچ لونگا جو میری بیوی کی طرف غلط ارادے سے اُٹھے گی؛ ہر وہ ہاتھ توڑ دونگا جو اس کی طرف تکلیف دینے کے غرض سے بڑھیں گے۔ یہ کہہ کر سکندر رُکا نہیں بلکہ علینہ اور اصحاذ کو ساتھ لیکر چلا گیا

جبکہ پیچھے لُبابہ منہ پر ہاتھ رکھے ابھی تک شاکڈ کھڑی تھی۔ وہ سکندر سے اِس قسم کے رویّے کی اُمید نہیں کر رہی تھی۔ سب لوگ اس کی طرف عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ وہ اِدھر اُدھر کی پرواہ کیئے بنا ان لوگوں کو جاتا دیکھ رہی تھی۔

علینہ میں تمھیں چھوڑوں گی نہیں۔ دانت پیستے؛ آنسو صاف کرتے لُبابہ وہی سے واپس چلی گئی۔

****

کہتے ہیں کہ 'محبت' میں انسان اپنا ہوش کھو بیٹھتا ہے؛ سراسر غلط ہے۔ انسان تب ہی ہوش کھو بیٹھتا ہے جب اُسے 'محبت' کرنے والا چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ جہاں قسمیں، وعدے ہو چکے ہوں اور پھر وہ منکر ہو جائے۔ لیکن 'محبت' "قربانی' کا دوسرا نام ہے۔ اس میں خود کو فنا کر کے محبوب کی خوشی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ یہ نہیں کہ زبردستی

چھین لیا جائے۔

'محبت' کرنے والے خود کو مٹا کر اپنے محبوب کو زندہ رکھتے ہیں۔اُن کی خوشیوں کا خیال رکھتے ہیں۔اگر وہ خوش نہیں ہے تو اُسے اُس کی خوشی کی خاطر چھوڑ دیتے ہیں۔واپس آنا بھی چاہیں تو بھی نہیں آتے تاکہ ان کا محبوب خوش رہ سکے۔

آج کل لوگ بہت کہتے ہیں کہ ہم 'محبت' کرتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے؛تھوڑا سا جو ایک ان میں اگر خوش نہیں ہے تو دوسرا اسے کسی اور کے ساتھ بھی خوش نہیں رہنے دیگا۔اسے بلیک میل کرنا؛ذہنی تشدد سے دوچار کرنا؛یہ سب کرنا آج کل بہت عام ہو چکا ہے۔نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اس کے ساتھ رہنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

'محبت' کیجیئے؛دل سے کیجیئے اور 'نکاح' تک لے جائیں لیکن اگر ہمت نہیں ہے 'نکاح' کرنے کی تو خدارا کسی کی زندگی یوں برباد نہ کیجیئے۔

****

شاہ؟علینہ نے سکندر کو پُکارا جو اس وقت اصحاذ کو گود میں لیئے کیک کاٹنے کی خاطر ٹیبل کے پاس کھڑے تھے

جی جانِ شاہ! سکندر نے نرمی سے جواب دیا

آپ کو لُبابہ پر ہاتھ نہیں اُٹھانا چاہیئے تھا۔علینہ نے اصحاذ کی طرف دیکھ کر کہا

کیوں؟ سکندر نے آئیبر واچکا کر کہا

کیونکہ وہ ایک لڑکی ہے شاہ۔علینہ نے گویا اس کی عقل میں اضافہ کیا

تم بھی تو ایک لڑکی تھی۔ کبھی جو خود میرے پاس آئی ہو۔ حالانکہ ہمارا نکاح ہو چکا تھا لیکن پھر بھی تم نے رُخصتی سے پہلے مجھے کبھی خود کے قریب نہیں کیا اور ایک وہ ہے جو تمام تر رعنائیوں سمیت تمھارے پاس؛ تمھیں مارنے کی غرض سے آ رہی تھی۔ میرا تو دل کر رہا تھا کہ اس کے ہاتھ ہی توڑ دوں۔ سکندر نے غُصّے سے مُٹّھیاں بھینچ کر کہا

اچھا۔ ریلیکس شاہ۔ سب دیکھ رہے ہیں۔ آئیں کیک کاٹتے ہیں۔علینہ نے معاملے کو رفع دفع کرنے کی خاطر کہا جس میں وہ کامیاب بھی ٹھہری

جو حکم جانِ شاہ۔ لیٹس ہیو دی کیک کٹنگ سرمنی۔ ایوری پلیز پے اٹینشن۔ سکندر نے پہلے اسے اور پھر باقی سب کو کہا

تالیوں کی گونج میں کیک کاٹا گیا؛ سب نے ان دونوں کو بہت سے تحائف دیئے۔ ان

سب کے بعد ڈنر کیا گیا اور یوں ایک خوشگوار دن کا اختتام خوشیوں بھری شام پر ہوا۔

****

ٹرن

ٹرن

کسی نے آدھی رات کو دروازے پر بیل بجائی؛ بیل کی آواز پر وہ تھوڑا سا کسمسائی لیکن پھر سوتی بنی

ٹرررررن

اس دفعہ تو انگلی رکھ دی تو اٹھانا ہی بھول گیا۔ مجبوراً وہ بھی بستر چھوڑتی؛ پاؤں میں چپل اڑستی؛ شرٹ ٹھیک کرتی؛ دروازے تک پہنچ گئی

کون ہے؟ اس نے اندر سے آواز دی

دروازہ کھولو۔ دوسری طرف سے بھاری رعب دار آواز گونجی

اس نے گھڑی کی طرف دیکھا تو رات کے دو بج رہے تھے؛ پھر دروازے کی طرف دیکھا تو دو قدم پیچھے ہٹی؛ ابھی وہ ہٹتی کہ اب دروازہ انگلیوں سے بجایا گیا

دروازہ کھولو۔اب کی بار آواز پھر سے آئی تو پہلے تو وہ اپنی جگہ سی اُچھلی پھر اس نے ڈرتے ڈرتے دروازے کی طرف قدم بڑھائے۔

اس نے دروازہ کھولا تو سامنے جس ہستی کو دیکھا؛اس کے چودہ نہیں جتنے بھی طبق تھے؛ سبھی روشن ہو گئے۔نیند بھی اڑن چھو ہو گئی اور تو اور وہ جہاں کھڑی تھی وہی کھڑی رہ گئی۔

اب وہاں کھڑی کیا کر رہی ہو؟ حُسن جہاں! سامنے والے نے نہایت تمخسرانہ لہجے میں اسے پکارا؛جو بت بنی اسے دیکھ رہی تھی

میرا نام لُبابہ نعیم ہے۔لُبابہ نے دانت پیستے ہوئے کہا

اوہ اچھا! تو مس لُبابہ نعیم صاحبہ کیا آپ بتانا پسند کریں گی کہ بار میں وہ پول ڈانسر کون تھی؟اور ہاں جہاں آراء بھائی کے ساتھ ہر رات؛لاکھوں اُسے کما کر دینے والی حُسن جہاں کون ہیں؟ وہ اس کے ارد گرد چکر لگا کر اس سے پوچھ رہا تھا جو بات کے آخر میں تھوڑا سا اس کی طرف جُھک کر اب دیکھ رہا تھا

وہ میں نہیں ہوں۔لبابہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

مجھے پتا تھا کہ تم انکار ہی کرو گی تو یہ لو۔یہ تمھارے لیئے۔اس نے کہہ کر ایک لفافہ اس کی طرف بڑھایا اور آنکھوں سے اشارہ کر کے اسے کھولنے کو کہا

اس نے جھٹ سے لفافہ اس کے ہاتھوں سے لیا اور خاکی لفافی تو تقریباً پھاڑ دیا اس نے لیکن اندر موجود تصویریں دیکھ کر اس کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے

کیا ہوا؟ پیاری نہیں ہیں کیا؟ سامنے والے نے اس کی حالت کو دیکھتے ہوئے مزید طنز کرتے ہوئے کہا

تت۔۔۔تم چاہتے کیا ہو؟ لبابہ نے تھوک نگل کر اس سے پوچھا جو اس کے وجود پر نظریں گاڑھے اسی کو دیکھ رہا تھا

وہی! جو تم ہر روز روت کو کوٹھے پر سر انجام دیتی ہو۔بہت ہی عام سے لہجے میں جواب دیا گیا

کیاااااا؟ لبابہ کی آنکھیں باہر کو آنے کو ہوئیں جب اس نے سنا

وہی جو تم نے سُنا حُسن جہاں! اب دیر نہیں کرو۔مجھے واپس بھی جانا ہے۔آ جاو اِدھر میرے پاس۔اس نے نہایت بے باک انداز میں اسے مخاطب کیا جو اسے ہی دیکھ رہی

تھی

اور اگر میں نہ آوں تو؟لبابہ نے غصے سے پوچھا

توجو تم یہ لُبابہ نعیم کا نام لیکر گھومتی ہو نہ؛یہ سب چھین لونگا تم سے!!اس لیئے شرافت سے بات مان جاوں ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔اس نے اُنگلی اٹھا کر اسے وران کیا

میں یہ تصوریں پھاڑ دو نگی۔کہہ کر لُبابہ رُکی نہیں بلکہ تصویریں پھاڑنے لگی

ہاہاہاہاہا۔۔۔ تمھیں لگتا ہے کہ صرف یہ تھیں؟چی چی چی!بہت بے وقوف ہو تم تو۔پتا ہے کیا؟یہ تو کاپی تھی۔اصلی والی اب بھی میرے پاس ہیں۔اس نے آنکھ دبا کر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا

ان سب کے بدلے مجھے کیا ملے گا؟لُبابہ نے ہاتھ سینے ہر باندھتے ہوئے پوچھا

جو تمھیں چاہیئے وہ سب ملے گا۔گھر؛گاڑی؛دولت؛شُہرت سب۔اُس نے لُبابہ کے کمرے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا

نہیں!مجھے یہ سب نہیں چاہیئے۔لُبابہ نے بات کے ساتھ ساتھ سر بھی نفی میں ہلایا

تو پھر؟اس نے ایک آئیبر و اُچکا کر پوچھا

سکندر شاہ۔لُبابہ نے جنونیت سے سکندر کا نام پُکارا

یعنی ہم دونوں ہی ایک ہی کشتی کے سوار ہیں۔ہاہاہاہا۔۔سامنے والے نے بیڈ پر دراز ہوتے ہوئے کہا اور بات کے آخر میں قہقہہ لگایا

کیا مطلب؟لُبابہ بھی بیڈ تک آئی اور اس سے پُوچھنے لگی

ابھی وہ بیٹھی ہی تھی کہ سامنے والے نے اسے ہاتھ سے اپنی طرف کھینچا تو وہ بھی اُچھل کر اس کے سینے پر آ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مطلب یہ کہ مجھے علینہ چاہیئے اور تمھیں سکندر۔کام تو اور بھی آسان ہو جائے گا۔یہ کہہ کر اس نے لُبابہ کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھے اور بنا اسے سمجھنے کا موقع دیئے اُسے اپنی بانہوں میں بھرا اور لبابہ نے بھی خود کو اس کے حوالے کر دیا۔

یوں ہر رات کی طرح یہ رات بھی اپنی آغوش میں بہت سے گناہوں کی طرح یہ گناہ بھی چھپا گئی۔کسی کو بھی پتا نہیں چلا کہ کس نے؟کہاں پر؟کیا کیا کیا؟

****

وقت یونہی گزرتا چلا گیا؛ وہ ہر رات لُبابہ کے پاس آتا اور پھر موٹی رقم دیکر چلا جاتا۔

لُبابہ بھی ان سب کی اتنی عادی ہو چکی تھی کہ اس نے کوٹھے پر دوبارہ جانا چھوڑ دیا تھا۔

لیکن کہتے ہیں نہ کہ جہاں سے آپ نے کچھ کرنا شروع کیا ہوتا ہے! جہاں آپ نے پرورش پائی ہو! وہی جگہ آپ دوبارہ چلے جاتے ہیں۔

یعنی گھوم پھر کر آپ وہی آتے ہیں؛ جہاں سے آپ شروع کرتے ہیں۔ وہ بھی اتنے دنوں بعد کوٹھے پر آئی۔ جہاں کا ماحول اب بھی ویسا ہی تھا؛ جیسا دو سال پہلے تھا۔

ع

ابے او چوکری؟ کیوں آئی ہے اب یہاں؟ ایک موٹی تازی؛ پان چبانے والی عورت نے اس سے پوچھا

****

اُس عورت کی عُمر تقریباً چالیس پینتالیس سال تھی؛ اُس نے اُس وقت سبز رنگ کا جامے وار سوٹ پہن رکھا تھا؛ بالوں کو جُوڑے میں قید کیئے اسے پُھولوں سے ڈھکا تھا۔ ہاتھوں پر مہندی لگائی گئی تھی۔ ہونٹوں ہر لال رنگ کی لپ سٹک لگائی تھی جبکہ دوپٹہ ایک سائیڈ پر پھیلا کر پہنا ہوا تھا۔ ان کا نام 'جہاں آراء' تھا جو اس کوٹھی کی مشہور

طوائف رہ چکی تھی لیکن اب عمر کی زیادتی کی وجہ سے صرف کام کرواتی تھی اور اب سربراہ تھی اس کُوٹھے کی۔

****

سلام بھائی! اس نے جُھک کر اسے سلام کیا

جو پوچھا وہ بتا۔ اس عورت نے ناگواریت سے کہا

میں یہی بتانے کے لیئے آئی ہوں کی اب دوبارہ یہاں نہیں آونگی۔ میرا آپ سے اور اس کوٹھے سے اب کوئی تعلق نہیں رہا۔ لبابہ نے قطعیت سے کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں؟ وہ صاحب تم سے شادی کر رہا ہے کیا؟ اس عورت نے پان پان دان میں تھوکتے ہوئے پوچھا

کک۔۔۔ کون صاحب؟ لُبابہ نے ہکلاتے ہوئے پوچھا

ساحل آفندی! ہر رات تو تُو اُس کی رنگین کرتی ہے؛ اب بُھول بھی گئی اُسے؟ واہ! اُس عورت نے دونوں ہاتھ ہوا میں بُلند کرتے ہوئے کہا

میں اس سے شادی کرنا بھی نہیں چاہتی۔ لبابہ نے بھی تیزی سے جواب دیا

تو پھر اِدھر آجا واپس۔وہ تُجھے استعمال کر کے پھینک دے گا۔ابھی تو تُو جوان ہے؛ خوبصورت ہے؛ زرا جو عمر زیادہ ہوئی تو وہ دوسری لڑکی کے پاس جائے گا۔امیر زادہ ہے۔بہت پیسہ ہے اُس کے پاس۔اُس کا تو باپ بھی غُنڈہ تھا۔شاید یہ بھی ہو۔جہاں آراء نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا

نہ بھائی۔وہ مجھے سکندر لا کر دے گا۔میں سکندر کے بغیر نہیں رہ سکتی۔لبابہ نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر روتے ہوئے کہا

اِدھر آ بیٹھ میرے پاس اور غور سے میری بات سُن! دیکھ چاہے یہ ساحل ہو یا پھر سکندر۔کوئی بھی مرد کسی طوائف کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کرتا۔چاہے وہ کسی بھی مرد کی بستر کی زینت نہ بنی ہو لیکن اگر اس کا تعلق کوٹھے سے ہے تو پھر بھی وہ لڑکی اس کے لیئے صرف وقت گزاری کا سامان ہوتی ہے۔سنبھل جا۔اب بھی وقت ہے! ورنہ تجھے برباد ہونے سے تُو خود بھی خود کو بچا نہیں پائے گی۔دیکھ تُجھ پر پہلے بھی کوئی روک ٹوک نہیں تھی؛اب بھی ویسا ہی ہو گا۔تُو بس واپس آجا۔انھوں نے اس کے کندھے پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا

امّاں!!! یہ کہہ کر اُس نے اُن کی گود میں سر رکھا تو وہ بھی ایک ماں کی طرح اُس کے سر

پر ہاتھ پھیرنے لگے۔

وہ کبھی کبھی اُنھیں ماں بھی کہہ دیتی تھی۔وہ دونوں طوائف تھیں؛ایک دوسرے کا دُکھ اچھے سے سمجھ سکتی تھیں۔ہر رات ٹوٹ جاتی لیکن ہر صُبح پھر سے خود کو جُوڑ دیتی۔ ٹوٹ کر بِکھرنا؛بکھر کر پھر سے جُڑنا؛یہی زندگی تھی لُبابہ کی!

****

چار سال بعد؛

مماجانی؟!اصحاذ نے علینہ کے بالوں میں برش کرتے ہوئے پُکارا

جی مما کی جان!علینہ نے سامنے شیشے میں دیکھ کر اُسے کہا

مماجانی!آئی نیڈ آ لٹل فیری!اصحاذ نے معصومیت سے کہا

بٹ یو ہیو آلریڈی آ لٹل فیری۔عینی از یور لٹل فیری مائی سَن!علینہ نے اس کی طرف مڑ کر جواب دیا

بٹ مماجانی!وہ چاچو کی لٹل فیری ہیں نہ!مجھے اپنی لٹل فیری چاہیئے۔اُس نے اب کی بار ضدّی لہجے میں کہا

بیٹا! آپ اللہ سے مانگوں؛ اللہ آپ کو دے دینگے لٹل فیری۔ سکندر نے روم میں آتے ہوئے آخری بات سن لی تھی؛ تو علینہ کی بجائے سکندر نے اسے جواب دیا

سچی بابا جانی؟ اللہ دینگے نہ؟! معصومیت ہی معصومیت تھی اس کے لہجے میں۔

ہاں بیٹا! اللہ تعالی سے آپ دل سے کچھ مانگوں تو وہ آپ کو ضرور عطا کریں گے۔ سکندر نے اس کے بال بگاڑتے ہوئے کہا

باباااااا۔۔ناٹ دس ٹائم یار!! اصحاذ نے بالوں کی طرف اشارہ کر کے منہ بنا کر کہا

اور ویسے بھی افرہ بھی تو آپ کی لٹل فیری ہے نہ!؟ علینہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

وہ حومی (حماد) کی بہن ہیں نہ۔ مجھے اپنی لٹل فیری لا کر دیں تا کہ میں اس کے ساتھ کھیلوں۔ مما جانی! پلیز ززز!!! اس نے علینہ کے بالوں کو چومتے ہوئے کہا کیونکہ تھوڑی دیر پہلے سکندر بھی یہی حرکت کر چکا تھا تو اصحاذ تو پھر انھی کا بیٹا تھا۔ کیسے پیچھے رہتا؟

لائیں دیں۔ میں اپنے بیٹے کے بال سیٹ کر دوں۔ علینہ نے اٹھنے کی کوشش کی تو سکندر

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نے اسے اٹھنے میں مدد دی کیونکہ علینہ چھ سال بعد پھر سے ماں بننے والی تھی اور سکندر اور اصحاذ دونوں کی یہی خواہش تھی کہ اس بار ان کے گھر لٹل فیری آئے لیکن علینہ کے دل میں وہی ڈر دوبارہ بیٹھ گیا تھا؛وہی خواب اسے پھر سے یاد آنے لگے تھے: یاد کیا وہ تو پھر سے وہی خواب دیکھنے لگی تھی۔

لیکن وہ سکندر اور اصحاذ کی خوشی کی خاطر کچھ نہیں کہتی تھی بلکہ اپنے ذہن کو جھٹک کر ان کے ساتھ لگی رہتی۔

****

زندگی گزر رہی تھی۔علینہ کی پریگنینسی کو چھ ماہ ہو چکے تھے۔ان چھ ماہ میں سب نے اس کا خیال رکھا۔صلہ بھی آتی جاتی رہتی اور اس کی دیورانی (شمینہ) بھی اس کا خوب خیال رکھ رہی تھی۔شمینہ کچھ کمپلیکیشنز کی وجہ سے دوبارہ کنسیو نہیں کر سکتی تھی لیکن اس نے یہ سب اللہ کی رضا جان کر صبر کر لیا تھا۔یعنی قرات العین اصحاذ کی اکلوتی چچازاد تھی۔

صلہ؟علینہ نے صلہ کو پکارا جو اس کی ڈریس کو تہہ کر رہی تھی؛فوراً اس کی طرف متوجہ ہوئی

ہاں بولو نہ! صلہ نے ہنوز کام کرتے ہوئے اس سے کہا

وہ میں چاہ رہی تھی کہ آج ہم الٹرا ساؤنڈ کروالیں۔علینہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

کیوں؟صلہ نے آئیبرو اچکا کر پوچھا

کیوں کا کیا مطلب ہے؟میں چاہتی ہوں کہ مجھے پتا چلے کہ آنے والا بے بی بوائے ہے یا پھر بے بی گرل؟علینہ نے محبت سے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس سے بتایا

اچھاااا؟لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے تم نے ہی الٹرا ساؤنڈ سے منع کیا تھا۔صلہ نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا

ہاں لیکن اب چاہتی ہوں کہ کروالوں۔علینہ نے اب کی بار اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا

تمھاری یہی عادتیں ہیں یار! کبھی بدلو گی نہیں تم۔صلہ نے بازو اس کی گردن میں حائل کرتے ہوئے کہا

ہاہاہا۔۔۔میں کب بدلنے لگی یار؟ہاں بس ماں بنی ہوں اور پھر سے بننے والی ہوں۔

علینہ نے معصومیت سے جواب دیا

کبھی بدلنا بھی مت۔ تمھاری یہی معصومیت تو سکندر کے دل لوٹنے کا سبب بنی ہے۔

ابھی وہ بات کر رہے تھے کہ سکندر نے آخری بات سن کر اندر آتے ساتھ ہی جواب دیا

سکندر ٹھیک کہ رہا ہے عالی (علینہ)۔صلہ نے اس کے پیچھے تکیہ سیٹ کرتے ہوئے کہا

جب علینہ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تو سکندر نے اس کا ماتھا چوما جو کہ اس کی عادت تھی آفس سے واپس آتے وقت وہ چوما کرتا تھا۔ جبکہ سکندر کی دیکھا دیکھی اصحاذ؛ حماد اور شہیر بھی ایسا کرتے تھے۔

علینہ نے آنکھیں بند کر کے اس کا لمس محسوس کیا جبکہ صلہ سر نیچے کر کے مسکرا کر رہ گئی۔

****

دو دن بعد؛

بتاو کیا صورتحال ہے؟ کالے اندھیرے میں کرخت آواز گونجی

سائیں۔۔۔وہ میڈم آج ہسپتال جانے والی ہیں۔اس کے خاص ملازم نے کہا

ٹھیک ہے۔کچھ سوچ کر اس نے صوفے کی پشت سے سر ٹکا دیا

سائیں! آگے کے لیئے کیا حکم ہے؟اس شخص نے پوچھا

ابھی کے لیئے دفع ہو جاؤ یہاں سے۔اس نے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے کہا

جو حکم سائیں۔وہ بھی حکم کی تعمیل کرتا وہاں سے رفو چکر ہو گیا

جبکہ پیچھے وہ شخص دوبارہ سگریٹ سلگا چکا تھا اور کسی کو یاد کر کے شیطانی مسکراہٹ اس کے چہرے کو چھو رہی تھی۔

بہت جلد ملنے آؤں گا تم سے۔تیار رہنا میری گڑیا۔وہ جو کوئی بھی تھا؛اس کی مسکراہٹ اور آنکھوں کی چمک انوکھی ہی داستان لکھ رہی تھی۔

اس مسکراہٹ اور چمک نے کون سی اور کتنی زندگیاں روندھنی تھیں؟یہ تو آنے والا وقت ہی بتانے والا تھا۔

****

چلیں۔صلہ علینہ کے کمرے میں آئی جو ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہو کر بالوں کی چھٹیاں بنا رہی تھی

ہاں چلتے ہیں۔علینہ نے مڑ کر اس سے کہا

چھوٹی مما(صلہ) مما سے کہیں کہ مجھے بھی لے جائیں۔اصحاذ نے روم میں آکر علینہ کے لمبے بالوں کو چومتے ہوئے صلہ سے کہا

نہیں عاص آپ نہیں جاؤ گے۔وہاں بے بیز نہیں جاتے۔آپ شمینہ چاچی کے ساتھ گھر میں ہی رہو گے۔علینہ نے اس کے بال خراب کرتے ہوئے پیار سے کہا

نو۔مما آئی کمنگ ودھ یو۔اصحاذ نے ضدی لہجے میں کہا

علینہ لے جاتے ہیں اصحاذ کو۔آجائیں عاص آپ کو آپ کی چھوٹی مما لیکر جاتی ہیں۔اس نے پہلے علینہ کو آخر میں اصحاذ کو ہاتھ سے پکڑ کر کہا

عاص؟صلہ نے اصحاذ کو پکارا؛جو اس کا ہاتھ پکڑے باہر کی طرف جارہا تھا

جی چھوٹی مما۔اصحاذ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا

آپ باہر جا کر گاڑی میں بیٹھو۔میں آپ کی مما کو لاتی ہوں تب تک۔جائیں شاباش۔

صلہ نے جھک کر اس کے گال چومے تو جواباً اصحاذ نے بھی اس کے دونوں گال چوم لیئے اور بنا کچھ کہے باہر کی جانب بڑھ گیا

آؤ. تمھیں لیکر چلوں۔ پھر سکندر صاحب نے مجھے ہی ڈانٹنا ہے کہ میری علینہ کا خیال نہیں رکھتی۔ ہاہاہا۔ صلہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو آرام سے سیڑھیاں اترنے میں مدد دے رہی تھی جبکہ ساتھ ساتھ سکندر کی نقل بھی اتار رہی تھی

ہاہاہاہاہا۔ جواباً علینہ کا قہقہہ بلند ہوا تو اس کی آواز سن کر شہمینہ بھی باہر آئی تو جلدی سے اس کا دوسرا ہاتھ پکڑ کر اس سے صلہ کے ساتھ اترنے میں مدد دینے لگی

ارے بس کردو تم لوگ۔ میں کوئی بچی نہیں ہوں جو اتنا پیمپر کر رہے ہو۔ ابھی تو صرف چھٹا مہینہ ہے میرا۔ آگے جا کر خوب خدمتیں کرنا میری۔ ابھی تو انجوائے کرنے دو۔ وہ جب سیڑھیاں اترے تو علینہ نے ان کو دیکھ کر کہا جو ابھی تک اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑے تھے

ارے بھابھی۔ آپ ہمیں بلکل اسی طرح عزیز ہیں جس طرح آپ سکندر بھائی کو عزیز ہیں اور یہ سب کر کے مجھے بہت خوشی ملتی ہے۔ آپ نے کبھی مجھے بہن کی کمی محسوس نہیں ہونے دی اور نا ہی بیٹے کی۔ جس طرح آپ سارا دن اصحاذ کو میرے ساتھ رہنے دیتی ہیں۔ اصحاذ کا مجھے پہلی بار 'مما' کہنا؛ یقین مانیں اس کے بعد مجھے اپنے بیٹے کی خواہش نہیں رہی۔ میں چاہتی ہوں کہ ساری زندگی بھی آپ کی خدمت کرتی رہوں۔

NEW ERA MAGAZINE

آپ بہن نہیں بلکہ ایک ماں کی طرح مجھے سپورٹ کرتی ہیں۔میں ساری زندگی بھی لگادوں اپنی تو بھی آپ کا احسان نہیں اتار سکتی۔شمینہ نے آنکھوں میں آئے آنسو پیچھے دھکیلتے ہوئے نم آواز میں کہا

ارے مینا(شمینہ)۔بہن بھی کہتی ہو؛ماں کی طرح بھی لگتی ہوں تو مائیں اور بہنیں احسان نہیں کرتیں۔اور جہاں تک بات ہے اصحاذ کی تو مجھ سے پہلے تمھارا بیٹا ہے۔جتنا میرا حق ہے اس پر؛اس طرح تمھارا بھی ہے اور ہاں ان آنکھوں پر ظلم نہ کیا کرو۔ورنہ طلال مجھ سے خفا ہو گا کہ بھابھی آپ نے میری پیاری سی بیوی کا خیال نہیں رکھا۔علینہ نے اس کے ہات کے آخر میں اس کے آنسو صاف کرتے شرارت سے کہا جس پر شمینہ جھنیپ گئی تو علینہ نے اسے گلے لگایا

اب ہم چلیں۔صلہ نے ان دونوں کو دیکھ کر؛دونوں کو ایک ساتھ گلے لگایا تو اسی طرح گلے لگ کر پوچھا

ہاں چلیں۔علینہ نے جواب دیا

آج کیا پکاوں؟ابھی وہ جانے والے تھے کہ شمینہ کی آواز آئی

وہی جو تمھارا دل کرے۔علینہ نے مسکرا کر کہا جبکہ اس کی بات سن کر شمینہ کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھو لیا کیونکہ وہ علینہ کا جواب پہلے سے جانتی تھی۔

کیونکہ جب سے شمینہ اس گھر میں آئی تھی؛تب سے علینہ نے سارا کچن خصوصًا کھانے پکانے کا کام اس کے حوالے کیا تھا۔شمینہ کو خود بھی کوکنگ کا شوق تھا لہذا علینہ نے بھی بنا روک ٹوک اسے اجازت دی تھی اور وہ جب بھی علینہ سے کھانے کا پوچھتی تو علینہ کا یہی جواب ہوتا؛

'وہی جو تمھارا دل کرے'۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اللہ آپ کو بہت خوشیاں دیں عالی۔شمینہ نے گھر سے نکلتی گاڑی کو دیکھ کر خود سے کہا اور آنسو پونچھتی وہی سے کچن کی طرف چلی گئ۔

****

ہسپتال پہنچ کر وہ لوگ اندر کی جانب بڑھ گئے جبکہ اصحاذ کو انھوں نے ڈرائیور کے ساتھ ہی چھوڑ دیا تھا۔

علینہ نے الٹرا ساؤنڈ کروایا تو اسے پتا چلا کہ اس باران کے گھر ننھی پری آنے والی ہے۔ جس پر صلہ نے اسے خوب چھیڑا جبکہ کوئی تیسرا وہاں بیٹھا حیرت سے اس کے وجود کو دیکھ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا علینہ تم یہی بیٹھو۔ میں ڈاکٹر سے ملکر تمھاری رپوٹس لیکر آتی ہوں۔ صلہ اسے بیٹھا کر دوبارہ اندر کی جانب بڑھ گئی

وہ بھی وہی احتیاط سے بیٹھ کر اس کے آنے کا انتظار کرنے لگی۔

اسلام علیکم! کسی نے علینہ کو سلام کیا

کسی کی آواز سن کر علینہ نے مڑ کر اس جانب دیکھا تو کھڑی ہونے لگی

ارے بیٹھی رہو علینہ۔ سامنے والے نے اسے بیٹھاتے ہوئے کہا جس پر علینہ واپس بیٹھ گئی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسی ہو؟ سامنے والے نے پھر سے پوچھا

جی ٹھیک۔ نا جانے کیوں اس کا یوں علینہ کو مخاطب کرنا علینہ کو سخت برا لگا؛ اس لیئے غصہ ضبط کرتے ہوئے اسے جواب دینے لگی

جب کوئی حال احوال پوچھتا ہے تو اگلے بندے کو چاہیئے کہ وہ بھی مروتاً پوچھے۔ سامنے والے نے ہنستے ہوئے کہا

ایکسکیوز می۔علینہ نے کہہ کر منہ پھیرا

جی ایکسکیوزڈ۔سامنے والا شاید ڈھیٹ تھا؛اس لیئے اس کے دوسری طرف آکر کھڑا ہو گیا

علینہ کے چہرے پر ناگواریت در آئی جسے چھپانے کی زحمت بھی نہیں کی اس نے؛بقول اس کے جو دل میں ہو وہی زبان اور چہرے پر ہونا چاہیئے ورنہ پھر منافق ہی کہلاتا ہے وہ شخص جو دل میں کچھ اور ہو اور سامنے سے کچھ اور۔

اور آپ کو یہ کسی نے نہیں بتایا کہ دوسرا بندہ اگر بات نہیں کرنا چاہتا تو اسے دوبارہ مخاطب نہیں کیا جاتا۔علینہ نے جس صبر سے کہا تھا؛یہ صرف وہی جانتی تھی یا پھر صرف اس کا خُدا۔

تمھاری آنکھیں تو آج بھی غضب کی ہیں علینہ۔سامنے والے نے اس کی بات کو نظرانداز کر کے کہا

اچھا بتانے کے لیئے شکریہ۔علینہ نے کہہ کر پھر سے رخ موڑا

تمھیں تو مجھ جیسا بندہ ڈیزرو کرتا ہے نہ کہ سکندر جیسا۔سامنے والے نے پھر سے تیر پھینکا

سکندر میرا شوہر ہے اور اس سے زیادہ وہ میری محبت ہیں۔علینہ نے اب کی بار اس کی جانب گھوم کر جواب دیا

پلیز تم اس سے طلاق لے لو۔ہم دونوں شادی کر کے کہیں دور چلے جائیں گے۔سامنے

والے نے اس بار اس کا ہاتھ پکڑ کر التجائی نظروں سے دیکھ کر کہا

شرم آنی چاہیئے آپ کو ایسی بے ہودہ بات کرتے ہوئے بھی۔آپ خود بھی دو بچوں کے باپ ہیں۔علینہ نے اس بار کڑے تیور لیئے اسے جواب دیا

تمھیں میں بہت خوش رکھوں گا علینہ۔ مسلسل اس کی بات کو نظر انداز کر کے اپنی بات جاری رکھی

نہیں چاہیئے یہ مہربانی آپ کی۔خدارا مجھے آپ اپنے حال پر چھوڑ دیں۔علینہ نے دونوں ہاتھ جوڑ کر کہا

نہیں چھوڑ سکتا میں تمھیں۔ عشق کرتا ہوں تم سے۔ تمھیں میری بات سمجھ کیوں نہیں آتی؟اب کی بار سامنے والے کی آواز بھی اونچی ہو گئی تو علینہ کے ماتھے پر ان گنت

بل آئے

آہستہ آواز میں بات کریں آپ اور ہاں میرا عشق 'سید سکندر شاہ' ہیں۔علینہ نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باور کروایا

میں تم سے بے پناہ محبت کرتا ہوں علینہ۔اور اگر تم چاہتی ہو تو ہم دونوں ملکر اِس بچے کو بھی ساتھ رکھیں گے۔پلیز تم اس سے طلاق لے لو اور ہم دونوں ملکر اس کے بچے کو پالیں گے۔سامنے والے نے اب کی بار پھر سے اس کے ہاتھ پکڑے تو علینہ نے اپنے دونوں چھڑوائے

چٹاخ۔

چٹاخ۔

ہاتھ چھڑواتے ہی علینہ نے اُس کے منہ پر دونوں گالوں پر باری باری تھپڑ مارے اور خُونخوار نِگاہوں سے اسے دیکھنے لگی

یہ تھپڑ یاد رکھیئے گا اور ہاں دوبارہ میرا ہاتھ پکڑنے کی کوشش بھی مت کیجیئے گا ورنہ کاٹ کر ہاتھ میں دے دونگی اور ہاں آئیندہ اگر آپ نے دوبارہ مجھ سے کسی بھی قسم کا تعلق رکھا تو یہ بات میں سیدھا جا کر سکندر کو بول دونگی پھر وہ جانے اور آپ جانے۔اور ہاں یہ ہماری آخری ملاقات ہے۔امید کرتی ہوں آپ دوبارہ مجھ سے کبھی مخاطب نہیں ہو پائیں گے۔علینہ نے باقاعدہ وارن کرتے ہوئے انگلی اٹھا کر اس سے کہا اور وہی سے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گئی کیونکہ صلہ اس کی طرف ہی آ رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت مہنگا پڑے گا تُمھیں یہ تھپڑ۔اُس نے علینہ کی پُشت کو گھورتے ہوئے اپنے گال پر ہاتھ رکھا؛ جہاں علینہ نے پوری قوّت سے تھپڑ مارا تھا؛اور اب تھپڑ کی جلن دل میں بھی ہونے لگی تھی۔

بہت اَکڑ ہے نہ تمھیں اُس سکندر پر۔اُسے ہی توڑ دونگا۔ہاہاہا۔کہتے ساتھ ہی وہ پاگلوں

کی طرح ہنستا وہی سے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا

****

گھر آکر صلہ نے سب کو یہ خوشخبری سنائی کہ اس دفعہ ان کے گھر 'لٹل فیری' آنے والی ہے تو اصحاذ تو علینہ کو چھوڑ ہی نہیں رہا تھا۔ بار بار اس سے پوچھ رہا تھا کہ سچ میں ہمارے گھر میں 'لٹل فیری' آنے والی ہے تو علینہ ہر بار اس کا گال چوم کر کہتی کہ ہاں بچے سچ میں آپ کی 'لٹل فیری آنے والی ہے۔ جس پر وہ علینہ کی گود میں چڑھ کر بیٹھ جاتا اور پھر اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھتا اور علینہ کو دیکھ کر شرما جاتا۔

ابھی وہ باتیں کر رہے تھے کہ باہر سکندر کی گاڑی کا ہارن بجا تو اصحاذ نے جھٹ اس کی گود سے اتر کر باہر کی جانب دوڑ لگائی

باہر آکر اس نے دونوں بازوں کھول کر سکندر کی طرف بھاگنا شروع کیا تو گاڑی ست اترتے سکندر نے بھی باہیں کھول کر اسے گود میں اٹھالیا

اسلام علیکم بابا۔اصحاذ نے پھولتے ہوئے سانسوں سمیت سلام کیا

وعلیکم اسلام۔ بابا کی جان۔ سکندر نے کہہ کر اس کا گال چوما

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا۔آپ کو پتا ہے؟ ہمارے گھر لٹل فیری آنے والی ہے۔اصحاذ نے خوش ہوتے ہوئے معصومیت سے کہا

یہ بات آپ کو کس نے بتائی؟ سکندر نے حیرت سے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا

مما اور چھوٹی مما نے۔اصحاذ نے دونوں ہاتھ اس کے گالوں پر رکھتے ہوئے جواب دیا

سچ کہہ رہے ہیں؟ سکندر نے اندر کی جانب قدم رکھتے ہوئے پوچھا

جی بابا جانی۔اصحاذ نے کہہ کر اس کی ناک پر بوسہ دیا تو اندر آکر صلہ نے اس کی گود سے اصحاذ کو لے لیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علینہ کیا یہ سچ ہے؟ سکندر نے خوشی کے ملے جلے جذبات سے اندر آکر پوچھا

ہاں جی۔علینہ نے مسکرا کر جواب دیا

اوہ مائی گاڈ۔سکندر نے فرطِ جذبات سے آگے بڑھ کر اُسے گود میں اٹھایا تو صلہ؛شمینہ،

عینی،اصحاذ سبھی ان کو دیکھ کر مُسکرانے لگے

آپ خوش ہیں؟علینہ نے اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے پوچھا

یقین مانو۔میں اگر دوبارہ بھی باپ بننے والا ہوا تو دوبارہ بھی بیٹی کی خواہش کرونگا۔اس نے کہہ کر باری باری اس کی آنکھوں پر بوسہ دیکر کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہم آہم۔بھائی ہم بھی یہی ہیں۔شمینہ نے گلا کھنکارتے ہوئے انھیں متوجہ کیا

ظالم سماج جہاں نہ ہوں؛وہاں مزہ بھی نہیں آتا۔سکندر نے علینہ کو گود سے اتار کر شمینہ کو جواب دیا

ہاہاہاہا۔بھائی ہم ظالم سماج تو نہیں ہیں۔بس اپنی موجودگی کا بتا رہے تھے آپ کو۔

ہاہاہاہاہا۔شمینہ نے آگے بڑھ کر چائے کا کپ سکندر کو تھمایا اور ہنستے ہوئے اسے بتایا

یہ لو۔سکندر نے پیسے اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا

یہ کیا ہے بھائی؟شمینہ نے پیسوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پیسے ہیں۔لو پکڑو۔سکندر نے آرام سے جواب دیا

لیکن کس لیئے بھائی؟شمینہ نے حیرت اس سے پوچھا کیونکہ کبھی ایسا پہلے نہیں ہوا تھا

یہ تمھارے لیئے اور عینی کے لیئے۔میری بیٹی آنے والی ہے۔اس کی خوشی کے لیئے یہ

تم رکھو۔میری طرف سے عینی کی بہن کی آنے کی خوشی میں۔سکندر نے کہہ کر پیسے اسے تھمائے تو شمینہ اتنی محبت کو دیکھ کر رو پڑی

ارے پگلی۔روتی کیوں ہو؟خوش رہا کرو۔سکندر نے کہہ کر اس کر سر پر ہاتھ رکھ کر بھائیوں والے مان سے کہا تو وہ بھی سر ہلا کر آنکھیں صاف کر کے آگے بڑھ کر علینہ کے گلے لگ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

کبھی کبھی ہم انسان نفرت؛بدلے اور انتقام کی آگ میں اتنا خود کو جلاتے ہیں کہ سہی،غلط کی پہچان بھی بھول جاتے ہیں۔آنکھیں تب کھلتی ہیں جب وقت ہاتھ سے نکل چکا ہوتا ہے۔کسی کی محبت کو اپنی انا کا مسئلہ بنانا تو جیسے عام سی بات ہو گئی ہے۔زندگی کی ڈگر اچھے سے چل رہی ہو کسی کی؛تب بھی ہم سے ان کی خوشیاں ہضم نہیں ہوتیں۔

بعض دفعہ تو ہم بدلے کی آڑ میں اپنا نقصان کر بیٹھتے ہیں۔جس کا ازالہ شاید ہی ممکن ہو

زندگی میں۔ ورنہ پچھتاوا مقدر ہی ٹھہرتا ہے۔ کچھ لوگوں کو شاید کسی کی زندگی برباد کر کے بھی پچھتاوا نہیں ہوتا بلکہ بدلہ لیکر دل کی تسکین حاصل کر لیتے ہیں اور ایک ساتھ کئی زندگیاں خراب کر دیتے ہیں لیکن پرواہ نہیں کرتے۔

دوسروں کی زندگی خراب کر کے ہم یہی سمجھتے ہیں کہ ہم نے کوئی برا کام نہیں کیا لیکن یہ نہیں دیکھتے کہ یہ سب کر کے ہم اپنے لیئے ہی گڑھا کھودتے ہیں جس میں آگے جا کر ہم نے خود ہی گرنا ہے لیکن بات وہی آتی ہے پرواہ کسے؟

****

وہ بھی بدلے اور انتقام کی آگ میں جلتے جلتے خود کو برباد کر چکی تھی۔ آج اسے اپنے بائی کی باتیں یاد آ رہی تھیں۔

'وہ تجھے استعمال کر کے پھینک دے گا' اور ایسا ہوا بھی۔

اسے آج بھی یاد تھا جب اس نے ساحل کو یہ بتایا تھا کہ وہ اس کے بچے کی ماں بننے والی ہے تو ساحل نے اس کے پول کھلنے کی دھمکی دی اور یہ بھی کہا کہ وہ ابورشن کروا لے جس پر لبابہ نے منع کیا تو ساحل نے اسے مارا پیٹا تھا۔ اسے آج بھی یاد تھا؛ دو مہینے پہلے

اس نے کیا حال کیا تھا لبابہ کا؟

آج دو مہینے ہو چکے تھے اسے ساحل کی زندگی میں شامل ہوئے۔ لیکن اس کی زندگی آج بھی ویسے ہی ویران تھی جیسے پہلے تھی۔ وہ آج بھی اکیلی تھی؛ جیسے پہلے تھی، فرق اتنا تھا کہ اب وہ ماں بننے والی تھی۔ ساحل نے اس کے پاس آنا چھوڑ دیا تھا لیکن جب کبھی نشے میں ہوتا تو اس پر درندگی کی حد تمام کرتا اور وہ اپنا ٹوٹا وجود لیکر خود ہی اپنے زخموں پر مرہم لگاتی۔

ساحل اس کی طرف سے بھی کافی محتاط ہو گیا تھا کہ کہیں وہ اپنا منہ نہ کھول دے لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ جب سے وہ ماں بننے والی تھی یا پھر جب سے وہ ساحل کی بیوی بنی تھی، تب سے وہ خود بھی باہر نہیں جاتی تھی۔ سارا دن گھر میں رہتی؛ کبھی پنکی؛ کبھی ہنی اس کے پاس آجاتی تو ڈھیر ساری باتیں کر لیتیں اور کچھ پلوں کے لیئے ہی سہی اپنا غم بھول جاتی۔

وہ کبھی کبھی حیران رہ جاتی کہ اس کا دل اتنے ظلم سہنے کے بعد بھی کیوں دھڑکتا ہے؟ یہ دل کیوں نہیں پھٹ گیا اب تک؟ اس کے دماغ میں ایسے اور بھی کئی سوالات آتے؛ جس کا جواب شاید اس کے اندر جنم لیتا وجود تھا یا پھر اس کی کوئی نیکی اللہ کو پسند آئی تھی؛

جس کی وجہ سے وہ اب تک سانس لے رہی تھی۔

اسے اب سکندر کی زندگی سے کوئی سروکار نہیں تھا۔اس نے صبر کرنا سیکھ لیا تھا۔وہ اپنی دعاؤوں میں اس کی خوشیاں مانگتی۔جہاں تک اس کی بات تھی تو وہ نکاح کے بعد سے لاشعوری طور پر ساحل کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔وہ اس کے آنے کا انتظار کرتی رہتی لیکن ہر دن اس کا انتظار لاحاصل ٹھہرتا۔

وہ جب بھی آتا؛اس سے صرف اپنی ضرورت پوری کرتا؛اپنی درندگی کی چھاپ اس کے بدن پر جا بجا چھوڑ کر صبح واپس چلا جاتا جبکہ پیچھے لبابہ سسک سسک کر اپنے زخموں پر مرہم رکھ لیتی تھی۔

وہ یہ سوچتی رہ جاتی کہ ساحل نے اس سے نکاح کیوں کیا؟کیا صرف ایک دھمکی کی وجہ سے یا پھر وجہ کچھ اور تھی؟اس کا جواب اسے وقت نے دینا تھا۔

وہ اب بھی آئینے میں اپنے گردن کو دیکھ رہی تھی جہاں ایک رات پہلے ہی ساحل کے ڈھائے گئے ظلم کی چھاپ نظر آرہی تھی۔اس نے ہاتھ پھیر کر اسے ملنا چاہا لیکن درد کے باعث اس کی دبی دبی سی سسکی نکلی اور وہی رکھے گئے صوفے پر بیٹھ گئی۔

اس نے صوفے کی پشت سے سر ٹکا دیا اور یہی سب سوچتے ہوئے ایک گمنام آنسو اپنا راستہ اس کے آنکھوں سے بنا کر اس کے چہرے پر سفر کر کے اس کے جبڑے سے ٹوٹ کر اس کے گریبان پر گرا اور وہی جذب ہو کر بے مول ہو گیا۔

****

دو مہینے پہلے؛

ساحل؟ لبابہ نے اسے پکارا جو ماتھے کو دو انگلیوں سے سہلا رہا تھا

بولو۔ ساحل نے ویسے ہی جواب دیا

میں ماں بننے والی ہوں۔ لبابہ نے ساحل کے سر پر بم پھوڑا

تو؟ ساحل نے غصہ سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

تو یہ کہ ہم نکاح کر لیتے ہیں۔ لبابہ نے امید سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا؛ جو اس کی بات پر شعلہ باز نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا

یہ بات آج تو کر لی؛ آئیندہ سے اپنی زبان سے نکالنا بھی مت ورنہ یہ چہرہ بگاڑ کر رکھ دونگا۔ سمجھی تم! ساحل نے اس کا منہ دبوچتے ہوئے اس کے منہ پر غرانے لگا

اور ہاں میرے ساتھ چلو ہو سپٹل! آج ہی یہ قصہ ختم کرو۔ ساحل نے اس کا منہ چھوڑ کراب اس کا بازو پکڑا

نہیں۔ میں یہ بچہ ختم نہیں کرونگی ساحل۔ اس میں اس بچے کا کیا قصور ہے؟

پلیززززز!! میرے ساتھ نکاح کرلو۔ لبابہ وہ لڑکی جو کبھی جھکی نہیں تھی؛ آج بے بسی کی انتہاوں کو چھورہی تھی اور اس بے حس کے سامنے نکاح کا کہہ رہی تھی؛ جسے رتی برابر فرق نہیں پڑا

دوبارہ اگر یہ الفاظ دہرائے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ سمجھی تم؟ چلو میرے ساتھ۔ ساحل اسے بازو سے پکڑ کر لے جانے لگا تو لبابہ اس کے ساتھ کھینچھتی چلی گئی

لیکن برا ہو قالین کا جس میں لبابہ کا پاؤں پھنسا اور وہ بری طرح گر گئی۔

آہہہہ!!! لبابہ نے تکلیف سے چیخ ماری تو ساحل نے مڑ کر اسے دیکھا تو ناگوار سی نظر اس پر ڈالی

اٹھو! بند کرو اپنے یہ ڈرامے! اور چلو میرے ساتھ۔ میرا دماغ ویسے بھی کام نہیں کر رہا۔ اس نے دوبارہ اسے بازو سے پکڑ کر سیدھا کیا تو پاؤں پر وزن پڑا جس پر اس نے

دوبارہ چیخ ماری

مجھے یہ بچہ چاہیئے ساحل آفندی۔میں کہیں نہیں جارہی۔ تمھیں مجھ سے نکاح کرنا ہوگا۔لبابہ پاؤں میں ہونے والے درد کو بھلائے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اس سے مخاطب تھی؛البتہ آنکھوں سے آنسو لڑھیوں کی صورت بہہ رہے تھے۔

تمھیں تو میں اب بتاتا ہوں۔کہتے ساتھ ہی اس نے دوبارہ اسے دھکا دیا تو لبابہ پیچھے قالین پر گر گئی تو ساحل نے کھینچ کر اپنا بیلٹ نکالا اور اسے مارنے لگا

آہہہہہ!!!درد کے مارے لبابہ چیخنے لگی؛لیکن وہ کان لپیٹے اپنا غصہ اس پر نکال رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوبارہ اگر نکاح کر بولا تو سب کو تمھاری اصلیت بتا دونگا اور تمھارا نام و نشان تک مٹا دونگا۔ساحل جب مار مار کر تھک چکا تو اس کے چہرے پر غرانے لگا

ہاہاہاہا۔ساحل آفندی۔۔۔تت۔۔۔تم۔۔۔کیا سمجھتے ہو۔۔۔۔؟؟ مج۔۔۔مجھے۔۔۔ تمھارا۔۔۔۔نہ۔۔۔۔نہیں پتا؟۔۔۔۔تم داایس اے۔۔۔۔گین۔۔۔۔گینگسٹر۔۔۔ ہو۔۔۔۔تت۔۔۔تم نے مجھے۔۔۔بہت ہلکا۔۔۔لیا ہے۔۔۔۔یہ۔۔۔سب۔۔۔۔ صرف۔۔۔۔مجھے۔۔۔نہی۔۔۔نہیں پتا بل۔۔۔۔بلکہ۔۔۔سب۔۔۔کو۔۔۔پتا۔۔۔

ہے۔کہتے ساتھ ہی لبابہ تکلیف سے بے ہوش ہو گئی

ساحل جو اسے دیکھ رہا تھا؛اس کی باتیں سن کر یکدم ڈھیلا پڑا اور کچھ سوچتے ہوئے اس کا وجود باہوں میں اٹھائے ہاسپٹل کی جانب چل دیا۔

****

ایکسکیوزمی! مسٹر ساحل آپ زرا میرے ساتھ روم میں آئیں۔ڈاکٹر نے اسے پکارا جو اضطرابی کیفیت میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا

بولیں آپ۔ساحل نے اس سے پوچھا جو نا جانے اس کے چہرے کو دیکھ کر کیا تلاش کر رہی تھیں

یہ لڑکی کون ہے ساحل؟انھوں نے بنا تمہید باندھے پوچھا

میری ہونے والی بیوی ہے۔ساحل نے بھی لگی لپٹی بغیر جواب دیا

اور تمنا؟وہ بھی تو تمھاری بیوی ہے اور تو اور تمھارے دو بچے ہیں۔اور یہ بھی ماں بننے والی ہے۔ڈاکٹر نے اس کی طرف دیکھ کر کہا؛جو اطمینان سے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے اسے دیکھ رہا تھا

یہ بات ہمارے بیچ رہے تو اچھا ہو گا۔ورنہ یہ بات باہر کہیں گئی تو۔ساحل نے اس کے طرف جھک کر کہا

تو؟ڈاکٹر نے بات کے بیچ میں ہی اس سے پوچھا

تو تمھاری بیٹی بھی ہے۔ابھی تو پندرہ سال کی ہو گی وہ۔اسے اگر کوئی دن دھاڑے اٹھا لے اور زیادتی کر کے پھینک دے تو کیا جواب دو گی لوگوں کو؟ساحل نے اسی طرح جھک کر سرگوشی کی؛اس کا بات سن کر ڈاکٹر کے چہرے پر ہوائیں اڑئیں تو وہ مسکرا کر سر دائیں بائیں ہلانے لگا

یہ لو۔تمھارا منہ بند کرنے کے لیئے۔باقی رقم بھی پہنچ جائے گی۔ساحل کہہ کر وہاں رکا نہیں بلکہ لبابہ کو بھی اٹھائے؛لبابہ کے فلیٹ کی جانب چلا گیا۔

پیچھے وہ لیڈی ڈاکٹر بھی رقم کو دیکھ کر خاموش ہو گئی۔ایسا نہیں تھا کہ انھیں پیسوں کی کوئی لالچ تھی۔بلکہ ساحل کی دی گئی دھمکی کی وجہ سے وہ خاموش ہو گئیں۔

****

لبابہ کو ٹھیک ہونے میں وقت لگا؛جب اس کے زخم بھرنے لگے تو ساحل نے خاموشی

کے ساتھ اس سے نکاح کیا

اس نکاح میں صرف ساحل ؛اس کا خاص ملازم اور لبابہ کی طرف سے اس کی بائی اور دو اور لڑکیاں تھیں (جو کہ خواجہ سراء تھیں)۔سب کا منہ پیسے سے بند کروادیا گیا تھا۔

اسے ساحل سے اب کوئی سروکار نہیں تھا۔ساحل کی بیوی کہلائی جائی گی یہ کافی تھا دوسرا اس کا آنے والا بچہ بھی باپ کے نام سے محروم نہیں ہوگا۔یہ سوچ کر ہی اس کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا۔

لبابہ گہرا سانس لیکر آیئنے کے سامنے کھڑی ہوگئی اور خود کو دیکھنے لگی۔کیا تھی وہ؟ لڑکی؟ یا طوائف زادی؟ وہ لڑکی ہو کر طوائف زادی تھی تو اس میں اس کا کیا قصور تھا؟ یہ معاشرہ ہی تو طوائفوں کو جنم دیتا ہے اور پھر انھیں استعمال کر کے کسی فالتو کاغذ کی طرح پھینک دیتے ہیں۔

سکندر کو چھوڑ دیا تم نے؟ آئینے میں آتا اس کا عکس اس سے مخاطب تھا

ہاں چھوڑ دیا۔اس نے اطمینان سے جواب دیا

اچھاا؟ لیکن تم تو اس سے محبت کرتی تھی نہ !اس کے عکس نے دوسرا پتا پھینکا

یہ محبت ہی تو ہے کہ میں نے اسے علینہ کے ساتھ چھوڑ دیا۔لبابہ نے اپنے عکس کو جواب دیا

لیکن کیوں؟عکس نے پھر سے سوال کیا

کیونکہ میں اب ساحل آفندی کی بیوی ہوں۔لبابہ نے اطمینان اور سکون سے جواب دیا

وہ تمھیں بیوی مانے بھی نہ !ہاہاہا۔عکس نے اس کا مذاق اڑایا

ماننا ہوگا انھیں۔اور جب بچہ آجائے گا اس دنیا میں تو پھر وہ مکر نہیں سکتے۔لبابہ جتنے آرام سے کہہ رہی تھی؛اس کا دل اتنی ہی برے انداز سے دھڑک رہا تھا

کسے دھوکہ دے رہی ہو؟ مجھے!؟ یا خود کو!؟عکس نے باری باری پہلے خود کی طرف اشارہ کیا اور پھر اس کی طرف۔

نہیں۔وہ ضرور مانیں گے۔یہ بچہ ان کا ہے۔ان کا خون ہے۔کیسے انکار کر سکتے ہیں؟ لبابہ نے چیخ کر کہا

ہاہاہاہا۔تمھارے پاس کون سا ثبوت ہے تمھاری پارسائی کا لبابہ؟اب کی بار عکس بآواز بلند اس سے مخاطب تھا

چپ کر جاؤ تم۔ چلی جاؤ یہاں سے ورنہ میں تمھیں مار ڈالوں گی۔ لبابہ نے سر تھام کر چیخ کر اس سے کہا؛ جواب اس کی حالت پر ہنس رہی تھی

لبابہ نے ایک نظر اپنے عکس کو دیکھا اور پھر کسی چیز کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھا۔ مطلوبہ چیز نظر آنے پر وہ اس طرف بڑھی۔

لبابہ نے گلدان پوری طاقت سے شیشے پر مارا؛ جس کی وجہ سے شیشہ کرچی کرچی ہو کر زمین پر بکھر گیا۔ لبابہ نے شعلہ باز نگاہیں اس پر ٹکائیں تو اب بھی ہر کرچی میں وہی عکس ہنستا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پنکی۔ جلدی سے آکر یہاں کی صفائی کروا دو۔ اس نے باہر بیٹھی ایک لڑکی کو آواز دی وہ بھی بوتل کے جن کی طرح حاضر ہو کر جلدی سے صفائی کرنے لگی جبکہ خود لبابہ باہر کی جانب بڑھ گئی۔

****

دو مہینے بعد؛

علینہ آج تم میرے ساتھ جاؤ گی یا پھر مینا کے ساتھ ؟ صلہ نے لاؤنج میں آکر اس کے

برابر بیٹھتے ہوئے پوچھا

نہیں آج میں خود جاؤنگی۔ مینا۔ علینہ نے کہہ کر شہمینہ کو آواز دی

لیکن کیوں؟ صلہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ کر پوچھا

یار۔ آج اکیلے باہر جانے کو دل کررہا ہے اس لیئے۔ علینہ نے آرام سے جواب دیا

لیکن تمھاری حالت؟ صلہ نے تشویش سے پوچھا

یار۔ ابھی تو نواں مہینہ شروع ہوا ہے۔ جاسکتی ہوں تم لوگ پریشان نہ ہوا کرو۔ جلدی آجاؤنگی۔ ہاں مینا جلدی سے صلہ کے لیئے کھانا لگواوں پھر مجھے جانا بھی ہے۔ اس نے

پہلے صلہ کو اور آخر میں شمینہ کو جواب دیا

یار عالی اتنی ضدی کیوں ہو؟ صلہ نے ہار مانتے ہوئے پوچھا

کیونکہ جو ضدی نہیں ہوتا؛ اس میں کچھ کرنے کا جنون بھی نہیں ہوتا۔ علینہ نے کہہ کر اپنا بیگ اٹھایا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا تم کھانا کھاو۔ اصحاذ بھی آ چکا ہے۔ بچے سب یہی ہیں۔ تم لوگ انجوائے کرو۔ میں واپس آکر تم لوگوں کو جوائن کرتی ہوں۔ اللہ حافظ۔ وہ لاؤنج سے صلہ کے ساتھ باہر آرہی تھی اور ساتھ میں اسے بتا رہی تھی۔

یار سکندر ناراض ہو جائے گا۔ صلہ نے ایک بار پھر اسے روکنا چاہا

ایسا کبھی ہوا ہے کہ میں کوئی کام شاہ سے پوچھے بغیر کروں؟علینہ نے مسکرا کر کہا

ہو وو۔جب میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی۔صلہ نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے ڈرامیٹک انداز میں محاورہ کہا تو دونوں ہنسنے لگیں۔

اللہ حافظ۔صلہ نے اس کے گلے لگتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اللہ حافظ۔علینہ نے کہہ کر گاڑی کی جانب قدم بڑھائے۔گاڑی میں بیٹھی تو ایک آخری نظر گھر پر ڈالی اور پھر سر جھٹک کر گاڑی آگے بڑھائی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ صلہ کی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

****

کیا صورتحال ہے؟ کسی نے دور بیٹھے آدمی کو دیکھتے ہوئے پوچھا

سائیں! وہ گھر سے نکل چکیں ہیں۔ سامنے والے نے جواب دیا

اس کے ساتھ کوئی ہے؟ پھر سے پوچھا گیا

نہیں۔ میڈم آج اکیلی ہیں۔ اس نے تھوک نگل کر جواب دیا

واہ۔ یعنی شکار خود شکاری کے پاس چل کر آرہا ہے۔ سامنے والے نے زہریلی مسکراہٹ سمیت کہا

جج۔۔۔جی۔ اس نے سر خم کر کے ہکلاتے ہوئے جواب دیا

آگے کا کیا حکم ہے سائیں؟! تھوڑی دیر خاموشی کے بعد اس نے پھر سے پوچھا

اسے فارم ہاؤس لے آنا لیکن اگر اسے زرا سی بھی کروچ آئی تو میں تمھارا حشر نشر کر دونگا۔ نہ اسے کچھ ہونا چاہیئے اور نہ اسے آنے والے بچے کو۔ ورنہ اگر ان دونوں میں کسی ایک کو بھی زرا سی بھی تکلیف ہوئی تو زندہ زمین میں گاڑھ دونگا۔ اس نے اس کا کالر پکڑ کر شعلہ باز نگاہوں سے اسے باور کروایا

جج۔۔۔جج۔۔۔جی جی سائیں۔ سمجھ گیا۔ اس نے گہرا سانس لیتے ہوئے جواب دیا

جاؤاب اور جتنا کہا اتنا ہی کرنا۔ یہ کہہ کر سامنے والا وہاں سے چلا گیا جبکہ پیچھے وہ شخص بھی اپنے مالک کے دیئے گئے حکم کی تعمیل کرنے کے لیئے وہی سے اٹھ گیا۔

****

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

اسے ہوش آیا تو اپنے آپ کو انجان جگہ پایا۔ دماغ پر زور دینے کے بعد اسے یاد آیا کہ وہ تو آخری بار پارکنگ ایریا میں اپنے گاڑی کے پاس ہی کھڑی تھی کہ پیچھے سے کسی نے اس کی ناک پر کلوروفارم لگا رومال رکھا اور وہ بے ہوش ہو گئی۔

افف اللہ۔کہاں پھنس گئی میں ؟علینہ نے دکھتے سر کو تھام کر کہا

اب کیا کروں ؟اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا

میرا بیگ۔۔۔ابھی وہ دیکھ رہی تھی کہ سامنے ہی اسے اپنا بیگ نظر آیا۔

وہ جلدی سے بیگ کی جانب بڑھی اور اسے ٹٹولنے لگی۔مطلوبہ چیز نظر آنے پر اس کی آنکھیں چمک اٹھی۔دو دفعہ کھولا اور اس کی نوک چیک کی۔ایک دلفریب مسکراہٹ اس کے چہرے پر در آئی تو اس نے واپس وہ چیز بیگ میں ڈالی اور پر سکون سی ہو کر وہی دیوار سے ٹیک لگائی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے اب سمجھ آئی تھی کہ سکندر نے اسے یہ چاقو کیوں دیا تھا؟اور اسے استعمال کرنا بھی سیکھایا تھا۔اس نے تیسری مرتبہ چاقو کھولا تو اس پر لکھا گیا 'فور مائی لائف 'کو دیکھ کر اس کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا اور پھر وہی اپنے ہونٹ رکھے۔انوکھی سی خوشی اور سکون کی لہر اس کے وجود میں دوڑی جبکہ آنکھوں کی چمک مزید بڑھ گئی۔

اب وہ پر سکون سی ہو کر دیوار سے ٹیک لگائے ؛آنے والے وقت کے لیئے خود کو تیار کرنے لگی۔

بے وقوف ہوتے ہیں وہ لوگ جو عورت کو کمزور سمجھتے ہیں۔علینہ نے خود سے کہا

عورت اگر۔۔۔۔۔ابھی وہ کہنے والی تھی کہ سامنے دروازے کو کوئی کھولنے لگا

وہ شخص جیسے ہی اندر آیا۔علینہ کو پہلے حیرت ہوئی اور پھر حیرت کی جگہ مسکراہٹ نے لے لی۔اور سامنے والا تو اس سے رونے؛دروازہ پیٹنے اور چیخنے چلانے کی امید کرتا تھا۔ اسے پر سکون دیکھ کر تو وہ حیران ہی رہ گیا

کیسی ہو؟اس نے علینہ کے سامنے آکر پوچھا

تمھارے سامنے ہی ہوں۔علینہ نے تحمل سے جواب دیا

آج بھی غضب کی ہو۔سامنے والے نے کمینگی سے کہا اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر کھڑا کرنے لگا

ہاتھ مت لگانا۔علینہ نے اس کا ہاتھ زور سے جھٹکا اور اسے گھورنے لگی اور خود دیوار کا سہارا لے کر کھڑی ہونے لگی

ہاہاہاہا۔ویسے یہ غصہ تمھیں بہت سوٹ کرتا ہے۔اس نے خباثت سے ہنستے ہوئے کہا

بلکل۔اور کچھ؟علینہ نے اس کے سامنے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے ٹھنڈے ٹھار لہجے

میں جواب دیا

تمھیں ڈر نہیں لگ رہا؟ سامنے والے نے اسے ڈراتے ہوئے پوچھا

ڈر؟ کس سے؟ علینہ شان بے نیازی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا

مجھ سے۔ سامنے والے نے اب کی خود کی طرف اشارہ کر کے کہا

تم سے؟ اچھا وہ کیوں؟ علینہ نے ہنوز اسی طرح پوچھا؛ زرا جو اس کے کانفیڈنس میں کمی آئی ہو

کیونکہ تم اس وقت میرے فارم ہاؤس میں موجود ہو اور تمھارے گھر میں بھی کسی کو نہیں پتا کہ تم اس وقت کہاں پر، کس کے ساتھ ہو؟ سامنے والے نے کہہ کر الماری کا رخ کیا اور اپنی مطلوبہ شے نکال کر پینے لگا

لیکن مجھے اچھے سے پتہ ہے کہ میں اس وقت ساحل آفندی کے ساتھ؛ اس کے فارم ہاؤس پر موجود ہوں۔ علینہ نے بات پر زور دیکر جواب دیا

اور میں تمھارے ساتھ کیا کر سکتا ہوں؟ سوچا ہے تم نے؟ ساحل نے وائن کا گلاس ہاتھ میں لیئے اس کا جانب بڑھتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا

لگتاہے تم 'وہ' تھپڑ بھول گئے ہو !اور ویسے بھی تمھارے جیسا بے غیرت مرد اور کر بھی کیا سکتا ہے ؟علینہ نے ایک ناگوار سی نظر اس کے ہاتھ پر ڈالی اور بات کر کے اپنا رخ موڑا

اسی دو تھپڑوں کا تو بدلہ لینا ہے تم سے۔ساحل نے کہتے ساتھ ہی گلاس زور سے اس کے پیروں کے ساتھ ہی زمین پر دے مارا جو چھناک کی آواز سے ٹوٹ کر بکھر گیا جبکہ علینہ دو قدم پیچھے ہٹی لیکن بھرے ہوئے وجود کی وجہ سے زیادہ ہلی نہیں۔

اب جو میں کرونگا تمھارے ساتھ وہ تم زندگی بھر یاد رکھوگی۔ لیکن اس سے پہلے تمھیں کچھ پلانا ضروری ہے۔آخر کو'مہمان'جو ٹھہری ہو آج کے لیئے۔کہتے ساتھ ہی اس نے پھر سے الماری کا رخ کیا تو علینہ نے بنا جواب دیئے اپنے بیگ سے چاقو نکالا اور جلدی سے کھول کر اپنے ہاتھ میں پکڑ کر ہاتھ پشت پر باندھ لیئے۔

یہ لو پیو۔اس نے وائن علینہ کے سامنے کی تو علینہ نے ایک نظر اسے دیکھا؛جو اسے ہی مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔

علینہ نے ناگواری سے اس کے چہرے کو دیکھا۔اس وقت علینہ کا دل چاہ رہا تھا اس کا منہ نوچ لے۔ لیکن ضبط کے کڑے پہرے خود پر لگائے دھیمی مسکراہٹ سے وائن کی

گلاس لے لی۔

آج تو تم مجھے حیران پہ حیران کیئے جا رہی ہو۔اس نے علینہ کے ہاتھ میں وائن گلاس کو دیکھتے ہوئے کہا

ہاہاہاہا۔علینہ ہمیشہ وہی کرتی ہے جو سامنے والے کو حیران کر دے۔علینہ نے ہنستے ہوئے جواب دیا

جیسے کہ ؟ساحل نے کہتے ساتھ ہی دلچسپی سے اس کے سراپے پر گہری نظر ڈالی؛جو اس وقت مہرون رنگ کے فراک اور اس کے ساتھ سفید رنگ کے پاجامے میں ملبوس؛ سفید دوپٹہ ؛جو اس وقت سر سے ڈھلک کر کندھوں پر آچکا تھا؛بالوں کی لوز چھٹیاں بنائے جس سے دو آوارہ لٹیں اس کے چہرے کو بوسہ دے رہی تھیں؛اور بڑی بڑی ہیزل آنکھیں؛جہاں بلا کا کانفیڈنس موجود تھا؛بھرا ہوا وجود،جس میں وہ اور بھی خوبصورت لگ رہی تھی اور بائیں ہاتھ میں وائن کا گلاس پکڑے سراپا امتحان بنی؛اسے مسکراتی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی

یہ!!!علینہ نے وائن گلاس اس کے منہ پر الٹ دی اور انتہائی اطمینان کے ساتھ اس کے اگلے عمل کا انتظار کرنے لگی

تمہم۔۔۔ابھی وہ ہاتھ اٹھاتا کہ علینہ نے اس کا وہی ہاتھ پکڑ لیا

سوچنا بھی مت۔علینہ نے غضبناک تیور لیئے اس سے کہا اور اس کا ہاتھ جھٹکا

میں تو ڈر گیا۔ہاہاہا۔۔ساحل نے ڈرنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا اور آخر میں ہنسنے لگا

تمھیں ڈر لگنا بھی چاہیئے۔علینہ نے کہتے ساتھ قدم پیچھے کی جانب بڑھائے کیونکہ وائن کی بو سے اس کا جی متلانے لگا تھا

علینہ وہی بیٹھی اپنی سانسوں کو بحال کرنے لگی جبکہ ساحل اسے دیکھتے دیکھتے دوبارہ اپنی پسندیدہ مشروب کو گلاس میں بھر رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جبکہ علینہ نے ناگوار نظر اس کے 'مشروب' پر ڈالی اور پھر اس کے چہرے پر اور نظروں کا زوایہ بدل دیا۔اسے جو کرنا تھا؛وہ خود ہی کرنا تھا۔کچھ بھی کر کے اسے یہاں سے نکلنا تھا؛زندہ سلامت؛عزت کے ساتھ۔

مجے گھر چھوڑ آو واپس۔علینہ نے بیٹھتے ہوئے اس سے کہا جو عجیب تاثر لیئے اسے دیکھ رہا تھا

چھوڑ ہی تو نہیں سکتا تمھیں عالی۔بوجھل لہجے میں جواب دیا گیا

علینہ۔علینہ سکندر شاہ نام ہے میرا۔علینہ نے انگلی اٹھا کر اس کی تصحیح کی

میرے لیئے تو تم آج بھی وہی ہو؛ جیسے پہلے تھی۔اس کا لہجہ بھاری ہو رہا تھا؛ صاف طاہر تھا کہ نشہ اس پر حاوی ہو رہا ہے۔

لیکن ساحل آفندی تم وہ نہیں ہو؛ جو ہمارا دوست تھا۔علینہ نے افسوس سے اس کی جانب دیکھ کر کہا

ہاں نہیں رہا میں وہ۔ نہیں ہوں میں وہ ساحل۔ساحل نے سرخ آنکھوں سمیت جواب دیا تو اس کی آنکھیں دیکھ کر ایک پل کے لیئے تو علینہ بھی کانپ گئی لیکن اگلے ہی لمحے وہ واپس اپنی ٹون میں آئی

ہو بھی نہیں سکتے ساحل آفندی۔آخر کو ایک غنڈے کے بیٹے ہو۔خون تو وہی ہے تمھارا جو تمھارے باپ کا ہے۔لڑکی کی عزت سے کھیلنا تو تمھارے باپ کا بھی شیوہ رہا ہے اور اب تم بھی۔علینہ تھوڑی دیر سانس لینے کو رکی اور پھر سے اپنی بات جاری کی

تم بھی وہی ہو۔انسان کے روپ میں درندہ۔کاش تمھاری بیٹی ہوتی اور اسی حالت میں ہو کر کسی درندے کے درندگی کی بھینٹ چڑھ جاتی تو تمھیں پتا چلتا کہ یہ سب کرنے کا

انجام کیا ہوتا ہے؟ لیکن جو بھی ہے؛ میں ان لڑکیوں میں سے نہیں ہوں؛ جو درندے کو سامنے دیکھ کر ڈر سے آنکھیں بند کر کے روتی ہیں اور ہاتھ پیر مارنے کے بجائے خود پر حاوی ہونے دیتی ہیں۔ میں علینہ سکندر شاہ ہوں اور پھر ایک پٹھان ہوں جس کے خون میں سرکشی؛ ضد اور جنون ہی پایا جاتا ہے۔ علینہ نے اس کے قریب دو قدم کے فاصلے پر رک کر؛ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اپنی بات مکمل کی۔

علینہ نے ڈرنا کب سیکھا تھا؟ وہ تو شروع سے ہی ایسی تھی۔ نڈر؛ بے باک، ضدی، اور جنونی۔ سکندر کے توجہ، محبت اور خلوص نے اسے اور بھی مضبوط کر دیا تھا۔ دیکھنے میں سیدھی سادھی معصوم نظر آنے والی وہ خوبصورت حسینہ کس قدر سفاک تھی! یہ تو آنے والے وقت نے بتانا تھا اور آنے والا وقت کیا طوفان لانے والا تھا؟ اس سے کوئی خبردار نہیں تھا۔

****

لمحہ لمحہ وقت گزر رہا تھا۔ علینہ کو وہاں بیٹھے دو گھنٹوں سے زائد ہو چکے تھے۔ اب تو بیٹھ بیٹھ کر اس کا دل بھی اسے بھاگنے کا بول رہا تھا کیونکہ ایک جگہ رہنے سے فضا بوجھل محسوس ہوتی ہے۔ ایسا اس وقت اس کے ساتھ بھی تھا۔

علینہ کی باتیں سن کر ساحل کے اندر عجیب طوفان اٹھنے شروع ہو چکے تھے۔علینہ نے جس انداز میں اسے 'بیٹی' کا طعنہ دیا تھا؛اس نے ایک عجیب جنگ چڑھ دی تھی۔دل کہہ رہا تھا کہ جانے دو اسے جبکہ دماغ اسے اکسائے جا رہا تھا۔

آخر کار اپنی سوچوں سے تنگ آکر اس نے سر جھٹکا اور علینہ کی طرف دیکھنے لگا جو گہرے گہرے سانس لے رہی تھی اور بار بار سر پیچھے کی جانب دھکیل رہی تھی۔

اس نے دل کی آواز کو دباتے ہوئے اس کی جانب قدم بڑھائے لیکن اس بار اس کے لہجے کے ساتھ ساتھ اس کے قدم بھی لڑکھڑانے لگے تھے۔اس کے اٹھتے ساتھ ہی علینہ نے اس کی طرف دیکھا جو گرتے گرتے ہی بچ گیا تھا۔

اسے دیکھتے ہوئے علینہ کو دو دن پہلے اپنی اور لبابہ کی ہوئی ملاقات یاد آئی۔

****

دو دن پہلے؛

علینہ ابھی فریش ہو کر اُٹھی تھی۔سکندر کے آؤٹ آف کنڑی جانے کے بعد وہ دیر تک سوتی رہتی۔اس کی حالت ویسے بھی ایسی تھی کہ وہ آرام کرتی رہے۔کچھ سکندر کی

باتوں کا اثر تھا تو کچھ صلہ اور شہمینہ کی لگائی گئی پابندیاں تھیں؛ جس کی وجہ سے وہ بھی بیڈ تک ہی محدود تھی۔

ابھی وہ روم سے نکلی ہی تھی کہ اُسے باہر سے آوازیں آنی شروع ہو گئیں۔ پہلے تو اس نے سر جھٹکا لیکن پھر شہمینہ کو بحث کرتے سنا تو وہ بھی باہر آ گئی۔

کیا ہوا امینا؟ کون ہے؟ علینہ نے پیچھے سے شہمینہ کو آواز دی

عالی۔ یہ لڑکی آپ سے ملنا چاہتی ہے جبکہ چوکیدار کہہ رہا ہے کہ بھائی (سکندر) نے اِن کے آنے پر پابندی لگا رکھی ہے۔ میں نے اِن سے جانے کو کہا تو کہنے لگیں کہ آپ سے ملنا ہے۔ اِسی بات کو لیکر بحث ہو رہی ہے۔ شہمینہ نے اُس لڑکی کو گھورتے ہوئے بات مکمل کی

اچھا ٹھیک ہے۔ کمال کاکا (چوکیدار) انھیں اندر آنے دیں۔ علینہ نے پہلے شہمینہ کو اور پھر چوکیدار کو کہا

لیکن سکندر صاب نے منع کیا ہے۔ وہ بہت غصہ ہونگے جی۔ اُس نے ڈرتے ہوئے کہا

شاہ سے میں بات کر لوں گی۔ اِنھیں اندر آنے دیں۔ علینہ نے اُنھیں جواب دیا لیکن

ابھی تک اس نے باہر کھڑی لڑکی کو نہیں دیکھا تھا

جاؤ مینا جا کر چائے کا بولو۔ میں تب تک اِس لڑکی سے مل کر آتی ہوں۔ علینہ نے کہہ کر اندر کی جانب قدم بڑھائے جبکہ مینا بھی سر ہلاتی اُس کے پیچھے چلی گئی

چوکیدار نے بھی اس لڑکی کے لیئے دروازہ کھولا اور اسے اندر آنے کا کہا تو وہ بھی جلدی سے اس اندر کی جانب بڑھ گئی

اس نے لاؤنج میں قدم رکھا تو دیکھا کہ ہر طرف علینہ؛ سکندر اور بچوں کی تصاویر تھیں۔ کسی تصویر میں تو علینہ اصحاذ کو پکڑ کے کھڑی تھی جبکہ سکندر اس کے پیچھے ان دونوں کے گرد بازووں حائل کیئے پوز دے رہا تھا تو دوسری تصویر میں علینہ نے سکندر کے بازو پر سر رکھا تھا جبکہ اصحاذ سکندر کی گود میں بیٹھا ہوا تھا۔ گھومتے گھومتے اس کی نظر اس تصویر پر پڑی تو بے ساختہ اس کے منہ سے ماشاءاللہ نکلا

اس تصویر میں سکندر اور علینہ دونوں ایک دوسرے کی جانب دیکھ کر کسی بات پر ہنس رہے تھے اور فوٹو گرافر نے وہ لمحہ ساحل کے کنارے غروب ہوتے سورج کے وقت لیا تھا۔

آپ کون ہیں آنٹی؟کسی بچے نے اسے آواز دی؛جو محویت سے سب دیکھ رہی تھی؛ اچانک اس کی آواز پر حال میں لوٹی اور اسے دیکھنے لگی

اسلام علیکم آنٹی۔بچے نے اسے اپنی طرف دیکھ کر سلام کیا

وعلیکم اسلام۔بیٹے کون ہو آپ؟لبابہ نے جھک کر اسکے بال خراب کرتے ہوئے پوچھا

آئی ایم سن آف **علیش**۔ اصحاذ نے فخر سے اسے بتایا

آپ اصحاذ ہو؟لبابہ نے بے یقینی سے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں آنٹی۔مما مما جانی۔اس نے کہتے ساتھ ہی علینہ کو آوازیں دینی شروع کر دیں

مما یہاں ہیں سوئیٹ ہارٹ۔علینہ کی آواز سامنے صوفے سے ابھری؛اس کی پیٹھ باہر کی طرف تھی؛اس لیئے اس لڑکی کو اندر آتے ہوئے دیکھ نہیں سکی اور اب اصحاذ کی آواز پر مڑ کر ان دونوں کو دیکھا

دونوں کی نظریں ملیں۔کیا کچھ نہیں تھا ان آنکھوں میں؟ایک کی آنکھوں میں پچھتاوا؛ شکست؛تڑپ؛غم؛دکھ،؛درد؛تکلیف؛التجاء؛درخواست؛ندامت؛بے بسی تھی جبکہ دوسری کی آنکھوں میں وہی معصومیت؛اپنائیت؛خلوص؛محبت؛چاہت؛خوشی؛

اطمینان؛ سکون کی چمک تھی جبکہ دور دور تک اُن آنکھوں میں غرور نام کی کوئی چمک نہیں تھی۔

لبابہ؟ علینہ نے کھڑے ہو کر بے یقینی اور حیرت سے اس کا نام لیا

اس کی آواز سنتے ہی لبابہ نے جھٹ سے آگے بڑھ کر اسے گلے لگ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جبکہ علینہ اسے اس طرح کی حالت میں دیکھ کر ابھی تک حیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھی

مج۔۔۔مجھے۔۔۔مع۔۔۔معاف کر دو علینہ۔ لبابہ سسکی

بیٹھو۔ آرام سے بات کرتے ہیں۔ علینہ نے اسے سامنے کرتے ہوئے کہا؛ وہ بھی سر ہلاتی اس کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گئی۔

اب بولو کیا ہوا؟ علینہ نے اس کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اونچا کر کے اس سے پوچھا

ت۔۔۔تم مجھ سے ناراض نہیں ہو؟ لبابہ روتے ہوئے پوچھنے لگی

کس بات پر؟ علینہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا

ہر اس بات پر جس سے تمھارا دل دکھا۔۔۔ہ۔۔۔ہر۔۔۔اس کام پر۔۔۔جسے تمھیں

تکلیف ہوتی۔۔۔۔۔ تھی۔۔۔میں نے تمھارے ساتھ بہت برا

کیا۔۔۔مج۔۔۔مجھے۔۔۔معاف۔۔۔کردو۔لبابہ نے سسکتے ہوئے اس کے سامنے

ہاتھ جوڑے

ارے میں ناراض نہیں ہوں۔وہ سب تو میں تو بھول بھی گئی ہوں۔تم بھی بھول جاؤ

اب۔ہمم؟ کہہ کر علینہ نے اس کے آنسو صاف کیئے

میں بہت بری ہوں۔اس لیئے اللہ نے مجھے یہ سزا دی ہے۔لبابہ نے چہرہ دونوں ہاتھوں

میں چھپا کر روتے ہوئے کہا

کوئی برا نہیں ہوتا۔بس وقت اور حالات اگر برے ہوں تو انسان ویسا بن جاتا ہے۔علینہ

نے اس کے دونوں ہاتھ چہرے سے ہٹا کر رسانیت سے سمجھا کر کہا

تو یہ سب میرے ساتھ اب ختم کیوں نہیں ہوتا؟میں نے تو سکندر کو بھی بھلا دیا جب

سے میرا نکاح ہوا ہے۔اب اس کی ہو کر سوچتی ہوں لیکن وہ پھر بھی میرا نہیں ہے۔وہ

ہنوز روتے ہوئے کہہ رہی تھی جبکہ علینہ خاموشی سے اسے سن رہی تھی

اللہ کی طرف سے یہ سب صرف ایک آزمائش ہے اور اللہ بھی اپنے محبوب بندوں کو

آزماتا ہے۔وہ ذات اگر کچھ دیتا ہے تو بھی ہمیں آزماتا ہے اور کچھ لیکر بھی۔وہ ذات دیکھتا ہے کہ میرے بندے میں صبر کتنا ہے؟اور وہ اگر بندہ اس کی رضا میں خوش ہے؛ صبر و شکر کرتا ہے تو میرا رب کبھی اسے ناراض نہیں کرتا بلکہ وہ سب بھی نوازتا ہے اسے جو اس نے سوچا بھی نہیں ہوتا۔اب رونا بند کرو شاباش۔علینہ نے بات کے آخر میں اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

مجھے تم ویسے ہی اچھی لگتی ہو؛شوخ، چنچل،ضدی سی اور روتے ہوئے تو بلکل بھی پیاری نہیں لگتی۔علینہ نے دھیمی مسکراہٹ سمیت کہا

مماازرائٹ آنٹی۔پلیز ڈونٹ کرائے۔اصحاذ نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

لبابہ نے اس کے دونوں ہاتھوں کو باری باری چوما اور اسے خود میں زور سے بھینچا جبکہ علینہ ان دونوں کو دیکھ کر مسکرانے لگی

عاص! بیٹا آپ جاؤ اپنے روم میں شاباش۔علینہ نے اصحاذ کو اس کے کمرے میں بھیجا تو علینہ دوبارہ سے اس کی طرف متوجہ ہوئی

ہاں بولو اب۔کون سی بات تمھیں یہاں تک کھینچ لائی ہے؟علینہ نے بغور اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا

تمھیں آج بھی آنکھوں کے زریعے دل کا حال جاننا آتا ہے۔لبابہ نے سر جھکا کر کہا

مجھے پوری بات بتاؤ۔ایسی کیا بات ہے جو تمھیں چار سال بعد یہاں کھینچ لائی ہے؟اور تمھارا شوہر کون ہے؟علینہ نے اس کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اونچا کرتے ہوئے پوچھا

ساحل آفندی۔ایک لفظی جواب آیا

کیا!!!؟علینہ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں۔میں اس کے بچے۔۔۔۔لبابہ نے شروع سے لے کر ساری بات اس کے گوش گزار کر دی۔

سب ٹھیک ہو جائے گا ایک دن۔تم یہ بتاؤ تمنا کو پتا ہے تمھارا؟سب سننے کے بعد علینہ نے گہرا سانس بھرا اور اس سے پوچھا

نہیں۔پھر سے ایک لفظی جواب آیا

اور یہ سوچا ہے کہ جب یہ بچہ اس دنیا میں آئے گا تو کیا کہو گی اپنے بچے کو کہ اس کا باپ

کون ہے ؟اس کا شناخت کیا ہے ؟تمنا کے ڈر سے تم اپنے بچے کو اس کے باپ سے بھی دور کر دو گی؟علینہ نے اسے آئینہ دکھاتے ہوئے پوچھا

یہ بچہ صرف میرا ہے علینہ۔اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔میں اس بچے کو پالو نگی اور ہاں اسے یہ بھی بتادو نگی کہ اس کا باپ مر چکا ہے۔لبابہ نے بے بسی سے کہہ کر اپنا سر اس کے کندھے پر رکھ دیا

رو نہیں ہے پلیز۔علینہ نے اس کا سر تھپک کر کہا

ایک بات پوچھوں؟لبابہ نے اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا

ہاں پوچھو نہ۔علینہ نے اس کے اسی ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اجازت دی

اس دفعہ بھی بیٹا ہے؟لبابہ نے اسی طرح پوچھا

نہیں۔اس دفعہ بیٹی ہے۔علینہ نے اس کا ہاتھ تھپک کر مسکرا کر کہا

ماشاءاللہ۔لبابہ کے آنکھوں سے کئی آنسو علینہ کے کندھے پر گر رہے تھے جو کہ علینہ کو محسوس ہو رہے تھے لیکن علینہ نے اسے کھل کر رونے دیا تا کہ اس کا ملال کم ہو سکے۔

علینہ ؟لبابہ نے اس کے کندھے سے سر اٹھا کر اسے پکارا

ہمم ؟علینہ نے کپ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بات کرنے کی اجازت دی

بے بی کا نام سوچا ہے ؟لبابہ نے آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتے ہوئے پوچھا

ہاں سوچا ہے۔زرلش شاہ نام سوچا ہے میں نے **'علیش'** کے بے بی گرل کا۔علینہ نے لہجے میں محبت سموئے کہا

ماشاءاللہ۔بہت پیارا نام ہے۔لبابہ نے سراہتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم پلیز دعا کرو کہ ساحل کی بھی بیٹی ہو جائے اس بار۔اسے اپنے گناہوں کا احساس ہو جائے۔پلیز زز علینہ دعا کرنا کہ اس بار ساحل آفندی کی بیٹی ہو اور وہی اس کا غرور توڑ دے۔لبابہ نے روتے ہوئے نفرت سے کہا

سب ٹھیک ہو جائے گا۔یوں رو کر اپنی طبعیت خراب نہیں کرو۔اگر مقابلہ کرنا ہے تو اس کے لیئے مضبوط حوصلے کی بھی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اگر کسی مقام پر لگے کہ بازی ہاتھ سے نکل رہی ہے تو اس کے لیئے ہاتھ پیر اور تیزی سے مارنے چاہیئے تاکہ ہمت اور حوصلے سے ہم جیت کو یقینی بنا سکیں۔ سمجھ رہی ہو نہ ؟علینہ نے رسانیئت سے سمجھا

کر آخر میں پوچھا

ہمم۔ لبابہ نے سر ہلا کر ہمم کہنے پر اکتفا کیا اور وہاں سے جانے کے لیئے

اب مجھے چلنا چاہیئے۔اللہ حافظ۔لبابہ نے بنا پیچھے مڑے باہر کی جانب قدم بڑھائے تو علینہ نے بھی اسے روکا نہیں کیونکہ اس کے زخم ابھی تازہ ہیں جنھیں بھرنے میں وقت تو لگنا تھا۔

****

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حال؛

چھناک کی آواز سے گلاس ٹوٹا؛علینہ جو سوچ رہی تھی اپنے اور لبابہ کے ملاقات کے بارے میں؛ فوراً اسے ہوش میں آئی اور اس کی طرف دیکھنے لگی جو اس تک پہنچ چکا تھا جبکہ علینہ نے نامحسوس انداز میں چاقو پر اپنی گرفت سخت کر دی۔

تت۔۔۔تم۔۔بہت خوب۔۔۔۔خوبصورت ہوع۔۔۔عال۔۔۔عالی۔ساحل نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے لڑکھڑاتے لہجے میں کہا

ہٹو یہاں سے اور مجھے جانے دو۔علینہ نے ناگواری سے کہہ کر منہ موڑا کیونکہ ساحل

کے منہ سے شراب کی تیز بو آرہی تھی

جانے۔۔۔ہی تو نہیں دے سکتا تمھیں۔ساحل نے کہہ کر اس کے کندھے پکڑے

تمھیں سمجھ کیوں نہیں آتا۔۔۔کہ میں محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔نہیں سہہ سکتا تھا۔۔۔تمھاری جدائی اور۔۔۔۔پپ۔۔۔پلیز ززز۔۔می۔۔۔میری زندگی میں شامل ہو جاؤ۔مجھ۔۔۔مجھے اپنا قرب بخش دو۔ساحل بات کرنے کے ساتھ بار بار اپنا سر ہلا رہا تھا جیسے خود کو ہوش میں رکھنے کا ایک طریقہ تھا

اور میں پہلے ہی بتا چکی ہوں کہ میرا 'عشق' سید سکندر شاہ ہیں۔علینہ نے کہہ کر اس کا ایک ہاتھ ہٹایا؛ جیسے ہی وہ دوسرا ہاتھ ہٹانے لگی؛ساحل نے اس کا بایاں ہاتھ اپنی مٹھی میں قید کر لیا اور اسے پیچھے بیڈ پر دھکا دیا

آہہہہہ۔علینہ نے زور سے چیخ ماری حالانکہ اسے تکلیف نہیں ہوئی تھی؛وہ آہستہ سے دوبارہ سے اٹھ کر اس کے سامنے کھڑی ہو گئی

تمھیں لگی تو نہیں؟ساحل نے فکر مندی سے اسے دیکھ کر پوچھا

نہیں۔ایک لفظی جواب آیا

علینہ اس سے دور ہو کر کھڑی ہو گئی لیکن اب اس کی آنکھیں عجیب سی چمک لیئے اسے دیکھ رہی تھیں

ساحل نے دوبارہ سے قدم اس کی جانب بڑھائے تو علینہ کی آنکھوں کی چمک مزید بڑھنے لگی؛ جیسے جیسے وہ قریب آ رہا تھا؛ ویسے ہی علینہ کی آنکھوں کی چمک گہری ہوتی جا رہی تھی جبکہ ہونٹوں پر کھلتی مسکراہٹ مزید پراسرار ہوتی جا رہی تھی۔

ساحل نے تعجب سے اسے دیکھا لیکن پھر اپنا سر جھٹکا اور اس کے بلکل قریب کھڑے ہو کر اس کا دوپٹہ کھینچا

لیکن یہ کیا؟

ابھی وہ دوپٹہ کھینچ رہا تھا کہ علینہ کے آنکھیں لہو رنگ ہو گئیں جیسے جسم کا سارا خون آنکھوں میں اترا ہو۔ اس نے انھی آنکھوں سے ساحل کو ایک نظر دیکھا اور بھرپوری طاقت سے اس کے بائیں کندھے پر چاقو سے وار کیا

چاقو لگنے کی بجائے اس کے کندھے میں گھپ گیا اور علینہ نے دوسرے ہاتھ سے اپنا دوپٹہ اس کے ہاتھ سے واپس کھینچا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہہہ۔ایک جنون سوار تھاعلینہ کے سر پر؛ جیسے سب تہس نہس کر دیگی جبکہ ساحل تکلیف سے چیخیں مار رہا تھا

بے وقوف ہوتے ہیں وہ لوگ؛جو عورت کو کمزور سمجھتے ہیں۔عورت اگر رحم دل ہے تو اس سے زیادہ سفاک بھی کوئی نہیں اس دنیا میں۔عورت اگر عزت کے لیئے جان دے سکتی ہے تو عزت کے لیئے جان لے بھی سکتی ہے ساحل آفندی۔علینہ کی آواز اس وقت مختلف ہو گئی تھی؛ چاقو کندھے سے کھینچ کر اس کے بازو تک کو گہرا کاٹ ڈالا

ساحل اور تکلیف برداشت نہ کر سکا اور لڑکھ کر گرا اور وہی بے ہوش ہو گیا۔

تھووو۔بزدل مرد۔علینہ نے اس کے منہ پر تھوکا اور اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی جہاں ساحل کا خون لگا ہوا تھا؛ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو کمرے میں اسے واش روم نظر آیا۔

اس نے جلدی سے واش روم کا رخ کیا اور اپنے ہاتھ اور چاقو دھونے لگی۔جب دھو لیئے تو واپس باہر کی جانب آئی اور ایک نظر اسے دیکھ کر وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

****

کیا ہوا؟ایک پچیس سالہ لڑکی نے دوسری سے پوچھا

ماردیا۔سامنے والی کی عمر جو لگ بھگ تیس سال تھی؛اس نے جواب دیا

آپ نے مارا؟ تعجب سے پوچھا گیا

نہیں شانزل نے۔سامنے والی نے گہرا سانس کھینچ کر جواب دیا

لیکن یہ سب دوبارہ؟ہوا کیسے ؟سامنے والی نے پھر سے پوچھا

بتاتی ہوں۔تو ہوا کچھ یوں کہ۔۔۔۔۔دو لڑکیاں اب سرگوشی میں بات کررہی تھیں جیسے کہ ان کی آواز تیسرے تک نہ پہنچ پائے۔

اب کیا ہوگا؟فکرمندی سے پوچھا گیا

کسی کے پاس ثبوت ہی کیا ہے ؟شانِ بے نیازی سے جواب دیا گیا

اس کے پاس تو ہے نہ ؟اب کی بار لہجہ سخت ہوا

تو؟پھر بھی کچھ نہیں کر سکے گا۔پُر یقین لہجے میں کہا گیا

افففف۔ایک تو مجھے آپ کی سمجھ نہیں آتی۔یہ کہہ کر اس لڑکی نے اپنا سر اپنے ہاتھوں میں گرا لیا

آجاؤ۔سامنے والی نے ہاتھ اس کی طرف بڑھایا

کہاں؟اس پچیس سالہ لڑکی نے پوچھا

شاپنگ پہ۔ہنوز اسی طرح کہا گیا

چلیں۔گہرا سانس بھر کر آمادگی ظاہر کی گئی اور یوں دونوں ملکر اپنی منزل کی جانب روانہ ہو گئیں۔

****

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹون

ٹون

ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔صلہ نے فورًا ریسیور اٹھایا۔

ہیلو؟صلہ نے گہرا سانس کھینچ کر ہیلو کہا

ہیلو صلہ؟میں علینہ بات کر رہی ہوں۔میں آج فائزہ کے ساتھ ہی رکونگی۔ٹھیک ہے؟ بچوں کو سنبھال لینا یا پھر ڈرائیور کے ہاتھ ادھر ہی بھیج دینا۔علینہ نے پوری بات ایک ہی سانس میں مکمل کر دی

یار! تمھیں پتہ بھی ہے ہم سب کتنا پریشان ہو گئے تھے؟اور تم ابھی بتا رہی ہو کہ تم پچھلے چار گھنٹوں سے وہاں ہو۔صلہ نے غصے سے کہا

پلیز زیار۔شاپنگ پر گئے تھے ہم لوگ۔تھک گئی ہوں کافی زیادہ۔بحث کا موڈ نہیں ہو رہا میرا۔اصحاذ کو بھیج دو اگر میرا بیٹا نہیں آنا چاہتا تو اسے مینا چچی کے پاس سُلا دینا۔ علینہ نے بھی دوبدو جواب دیا

خود غرض لڑکی۔صلہ خود کے ساتھ بڑبڑائی لیکن علینہ نے اس کی بڑبڑاہٹ سن لی تھی

تم سے کم ہی ہوں۔علینہ نے مسکراتے ہوئے کہا

تم نے سن لیا؟صلہ نے شاکنگ انداز میں پوچھا

ہاہاہاہا۔ہاں سن لیا اور اب حیران نہ ہو زیادہ۔کون سا پہلی بار ہے؟علینہ مسلسل مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی

اففففف۔تمھارے سامنے بندہ بات تو کیا بڑبڑا بھی نہیں سکتا۔صلہ نے ہار مانتے ہوئے کہا

تو بڑبڑانے کی کیا ضرورت ہے؟صاف بولا کرو ایسی ہو یا ایسا ہے؟علینہ نے زور دے کر

کہا

اچھا میری ماں۔اب بس کر دو۔صلہ نے ماتھا پیٹ کر کہا

ماں تمھاری ایک ہی ہیں۔اور ہاں بچوں کو میرا پیار دینا۔اور مینا کے پاس ہی رک جانا تم دونوں بھی۔وہ بیٹی کی ماں ہو کر آج بھی بارش کے موسم میں اکیلے ڈر جاتی ہے۔علینہ نے تفکرانہ لہجے میں کہا

ٹھیک ہے میں ادھر ہی ہوں اور ہاں سکندر کی کال آئی تھی۔پوچھ رہے تھے تمھارا۔ صلہ نے اس سے کہا

ٹھیک ہے ان سے بھی بات کر لو نگی۔اپنا خیال رکھنا۔اللہ حافظ۔علینہ نے کہہ کر فون بند کر دیا

اللہ تمھیں اور تمھاری اتنی زیادہ محبت؛فکر اور چاہت کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔آمین۔ صلہ نے دل سے اسے دعا دی اور واپس کریڈل رکھ دیا اور چلی گئی۔

****

دو ہفتے بعد؛

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سہ خبرہ دہ زڑگیہ ؟ولے داسی گرزے؟خیر خودی کنہ ؟دڑخود رتہ نہ ماسوسیگی چرتہ ؟

(کیا بات ہے دل کے ٹکڑے؟ایسے کیوں ٹہل رہی ہو؟خیر تو ہے؟درد تو محسوس نہیں ہو رہا کہیں؟)سکندر نے علینہ سے پوچھا جو کمرے میں پچھلے دس منٹ سے ٹہل رہی تھی

نہ بس اسے۔زڑہ می یرہ خوری۔

(نہیں بس ایسے ہی۔میرا دل گبھرا رہا ہے۔)علینہ نے ٹہلتے ہوئے جواب دیا

ولے پہ سہ؟

کیوں کس چیز کو لیکر؟سکندر نے تشویش سے پوچھا

بس ھغہ خوب راتہ یاد شی نو وو۔

(بس وہ خواب یاد آتا ہے تو وو وو۔)علینہ نے سر جھکا کر کہا

اسم نشتا۔مہ یریگہ۔زہ یم کنہ۔

(کچھ نہیں ہے۔نہ ڈرو۔میں ہوں نہ۔)سکندر نے کہہ کر اسے بیڈ پر بٹھایا اور اس کا سر اپنے کندھے پر دھرا اور اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا

ہمم۔

ہمم۔علینہ نے صرف کہنے پر اکتفا کیا اور اس کے انگلیوں کا لمس اپنے بالوں میں محسوس کرنے لگی

زڑ گیہ؟

(دل کے ٹکڑے؟)سکندر نے تھوڑی دیر علینہ کو پکارا

جی۔علینہ نے ویسے ہی سر رکھے جواب دیا

لبابہ راغلے وا؟

(لبابہ آئی تھی؟)سکندر نے بنا تمہید باندھے پوچھا

آو جی راغلے وا۔

(ہاں جی آئی تھی۔)علینہ نے گہرا سانس بھر جواب دیا

او زڑ گیہ تہ پرے نخودہ؟

(اور دل کے ٹکڑے تم نے آنے دیا؟)سکندر نے اس کا سر کندھا سے اٹھا کر اس کا چہرہ

اپنی طرف کر کے پوچھا

ھغہ ملامتہ ڈھیرہ وا؛اوتاسو ہسی ہم پہ مایقین شتا چیی زہ بہ چرے ہم غلط ایسم نہ کوم نو اوس

بہ میی ولے کاؤ؟

(وہ بہت شرمندہ تھی؛اور ویسے بھی آپ کو مجھ پر یقین ہے کہ میں کبھی غلط نہیں

کروں گی تو اب کیوں کرنے لگی؟)علینہ نے سکندر کی آنکھوں میں دیکھ کر جواب دیا

علینہ۔تہ ولے دمرہ خایٔ؟

علینہ۔تم کیوں اتنی اچھی ہو؟ سکندر نے بے بس ہوتے ہوئے پوچھا

زکہ چیی تاسو خایے۔

کیوں کہ آپ اچھے ہیں۔علینہ نے کہہ کر سکندر کے ماتھے پر ہونٹ رکھے اور پیچھے ہو کر

اسے دیکھنے لگی

زمونگہ لور سنگہ دہ؟

(ہماری بیٹی کیسی ہے؟)سکندر نے علینہ کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر پوچھا

ڈھیرہ خا۔

بہت اچھی۔علینہ نے سکندر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے جواب دیا

خوشلہ اوسی اوڈھیرہ منّادی داپارہ۔

خوش رہو اور بہت شکریہ اس کے لیئے۔سکندر نے کہہ کر باری باری اس کے دونوں آنکھوں پر بوسہ دیا؛اس سے پہلے وہ آنکھوں سے ہونٹوں تک کا سفر طے کرتا؛کسی نے زور سے دروازہ کھول دیا

ظالم سماج۔سکندر نے منہ بنا کر کہا کیونکہ سکندر دروازے کی آواز پر فورًا پیچھے ہوا تو علینہ کو اس کی شکل دیکھ کر ہنسی آئی جسے اس نے رکا نہیں بلکہ اس کی ہنسی چھوٹ گئی

ہاہاہاہاہاہا۔

سوری باباجانی۔میں نے کچھ نہیں دیکھا۔اصحاذ نے اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے آنکھوں کو ڈھانپتے ہوئے کہا

آجاؤ یار۔اب تو آ گئے ہو۔کباب میں ہڈی۔پہلی بات زور سے دوسری بات آہستہ سے کہی لیکن علینہ نے پھر بھی سن لی

ہاہاہاہا۔آپ کباب میں ہڈی ہونگے۔خبر دار جو میرے بیٹے کو ایسا ویسا کچھ بولا بھی تو۔

علینہ نے ہنستے ہوئے کہہ کر اصحاذ کی طرف قدم بڑھائے

جو حکم میری جان۔ سکندر بھی اس کی تقلید کرتے ہوئے ان دونوں کی طرف بڑھا اور پہلے علینہ کو اور پھر اصحاذ کو سر پر پیار کیا اور باہر کی جانب بڑھ گیا

****

ان دنوں کراچی کے حالات بہت خراب ہو گئے تھے۔ ہر طرف قتل و غارت جیسے واقعات روزانہ کی بنیاد پر ہو رہے تھے۔ اغواء برائے تاوان؛ ریپ کے بعد لڑکیوں کو مار دینا؛ بوری بند لاشیں ملنا؛ بھتہ خوری کے واقعات تو جیسے عام سی بات ہو گئی تھی۔

ادھر کم عمر لڑکیوں کو بے وقوف بنا کر انھیں اپنی جال میں پھنسا کر اور پھر جب وہی لڑکیاں اپنی 'محبت' کی خاطر گھر سے بھاگ جاتیں تو آگے وہ کوٹھے کی زینت بن جاتی یا پھر کچھ لڑکیاں مٹی کی چادر تان کر لمبی نیند سو جاتی۔

انھی دنوں 'ایس اے' نامی گینگسٹر نے ہر طرف تباہی مچا دی تھی۔ لوگوں کو مارنا تو جیسے عام ہو گیا تھا اس کے لیئے۔ لڑکیوں کو اغواء کر کے آگے بیچنا؛ بھتہ نہ دینے پر گھر کے کسی فرد کو قتل کر دینا؛ کسی کو پتا نہیں تھا کہ یہ 'ایس اے' نامی گینگسٹر کون ہے لیکن جسے

پتا تھا وہ کیا کر سکتا تھا؟

****

تم نے بہت غلط کیا علینہ۔ بہت غلط۔ اب تم جیتے جی مرو گی۔ ہر روز مرو گی تم۔ ساحل نے آئینے میں اپنے زخم کو دیکھتے ہوئے غصے سے کھولتے ہوئے کہا

ساحل کو جب علینہ نے شدید زخمی کر لیا تھا تو اس کے جانے کے ٹھیک آدھے گھنٹے بعد اس کا وفادار ملازم اس سے ملنے آیا تو دیکھا کہ اس کا سائیں شدید زخمی حالت میں ہے تو ارد گرد کی پرواہ کیئے بنا وہ باہر کی جانب بڑھ گیا اور جلدی سے ادھر ادھر لوگوں کو مدد کرنے کے لیئے دیکھنے لگا لیکن وہاں کوئی ہوتا تو مدد کو آتا نہ۔ وہ واپس اندر کی جانب بھاگا اور جیسے تیسے کر کے اس کے وجود کو باہر گاڑی تک لایا اور اسے ہسپتال لیکر چلا گیا جہاں ڈاکٹر نے اس کے بچنے کی خبر سنائی وہی ساحل کے ہوش میں آنے کے بعد کسی کو بھی بتانے سے منع کرنے پر وہ بھی چپ ہو گیا

بہت شوق ہے نہ تمھیں اس 'سکندر' کی اولاد کو اس دنیا میں لانے کا۔ وہی چھین لونگا میں تم سے۔ ساحل نے کہتے ساتھ ہی ہاتھ سامنے شیشے پر زور سے دے مارا؛ درد کی ایک لہر پورے جسم میں دوڑ گئی لیکن وہ ضبط کر گیا

میں تمھیں روز؛ہر روز تڑپاؤ نگا؛تم چاہ کر بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکو گی۔روز جیوں گی تم اور روز مرو گی۔ساحل نے زخمی نگاہیں ایک بار پھر اپنے زخم پر دوڑائی جہاں علینہ کا دیا گیا زخم دوبارہ سے کھل گیا تھا

سائیں سائیں۔سنبھالیں خود کو۔خود کو تکلیف نہیں دیں سائیں۔اس کا وہی ملازم پیچھے سے آیا اور اسے منع کرنے لگا

نہیں اتنی جلدی نہیں۔میں جس طرح اس کے 'عشق' میں پل پل مر رہا ہوں وہ بھی یہی تکلیف سہے گی۔ساحل نے آنکھوں اور زخم میں ہوتی جلن کے باوجود اپنی بات مکمل کی

وہ تو ٹھیک ہے سائیں؛گستاخی معاف لیکن اس کے لیئے آپ کا صحت مند ہونا بھی ضروری ہے نہ۔اس طرح تو آپ کچھ نہیں کر سکیں گے۔اس کے ملازم نے حاضر دماغی سے جواب دیتے ہوئے کہا

ہمم۔تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ساحل نے سامنے ٹوٹے ہوئے شیشے کے خالی فریم پر سر ٹکاتے ہوئے کہا؛گویا وہ تکلیف برداشت کر رہا تھا

سائیں اگر درد زیادہ ہو رہا ہے تو ڈاکٹر کو بلاؤں؟اس کے کندھے سے شرٹ کو سرخ دیکھتے ہوئے ملازم نے فکر مندی سے پوچھا

نہیں۔آؤ تم ہی پٹی کر دو۔کسی کو بھی بلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ساحل کہہ کر بیڈ کی جانب بڑھ گیا اور اپنی شرٹ اتار کر ریلیکس انداز میں اس کے آنے کا انتظار کرنے لگا

پتہ نہیں وہ کون سی لڑکی ہے جو اتنے خوبصورت مرد کو ٹھکرا کر چلی گئی ہے؟کہیں اور اپنی دنیا بسالی ہے اس نے۔اتنا خوبصورت اور امیر مرد کس کا خواب نہیں ہو سکتا؟اور وہ لڑکی کون تھی جس کو سائیں لائے تھے؟اور جس نے سائیں کو اس حال تک پہنچا دیا تھا؟غلام بخش اپنے اس خوبرو سائیں کو دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا

جس کے چہرے پر جسم کی تکلیف سے زیادہ اندرونی زخموں کی تکلیف نمایاں تھی؛بہت سے سوالات اس کے ذہن میں تھے لیکن ابھی وہ پوچھ کر اس کے غصے کو آواز نہیں دے سکتا تھا کیونکہ کیا پتا کب اس کا سائیں غصے میں آجائے اور اس کا حشر نشر کر کے رکھ دے۔اس لیئے اس نے فوراً سر جھٹکا اور فرسٹ ایڈ باکس سے روئی نکال کر اس کا زخم صاف کرنے لگا۔

جبکہ ساحل لب بھینچے اپنے کندھے پر ہوتی تکلیف کو ضبط کرنے لگا۔علینہ کا دیا گیا ہر زخم

ایساہی تھاجو جلد بھرنے والا نہیں تھا۔

تم واقعی بہت شدت پسند ہو علینہ۔ساحل نے ٹرانس کی کیفیت میں خود سے کہا

دیکھا تمھارے 'عشق 'کا زخم ابھی بھرا نہیں تھا کہ تم نے میرا کندھا بھی 'شدید 'زخمی کر دیا۔ساحل ایک ٹرانس کی کیفیت میں خود سے بول رہا تھا

جبکہ غلام بخش کان بند کیئے اپنا کام کر رہا تھا۔انھیں اپنے مالکوں کے کسی کام میں بولنے کی اجازت نہیں تھی اور نہ ہی پوچھنے کی۔انھیں جو بھی کہا جاتا؛ان پر عمل کرنا ان پر فرض تھا ورنہ دوسری صورت موت ہی ہوتی تھی۔

تم اتنی سفاک تو نہیں تھی علینہ۔پھر ایسے کیوں کیا تم نے؟کیا تمھیں میری آنکھوں میں محبت نظر نہیں آتی؟کیا میں محبت کرنے کے قابل نہیں ہوں؟کیا کمی ہے مجھ میں؟ساحل نے پیچھے بیڈ سے سر ٹکاتے ہوئے اس کے تصور سے پوچھا

میرا عشق 'سید سکندر شاہ 'ہیں۔علینہ کا کہا گیا جملہ اس کے سماعتوں سے ٹکرایا تو یکدم اس نے آنکھیں کھول دیں

آہہہہ۔سکندر تم نے وار وہی کیا ہے جہاں میں نے اس پر اپنی زندگی لٹا دی تھی۔کاش

تم نہ ہوتے۔ساحل اب اپنی بے بسی پر رونے لگا تھا

زندہ رہ کر مردہ کر دیا مجھے سکندر شاہ تم نے۔یہ زخم میں اب خود بھی بھرنے نہیں دونگا۔ناسور بن جائے گا لیکن کبھی بھی بھرنے نہیں دونگا اور اس کی سزا تم دونوں کو ملے گی۔ساحل نے کہہ کر تیش میں آکر سامنے پڑا فرسٹ ایڈ باکس بھی ہاتھ سے مار کر نیچے گرا دیا

جبکہ اس کا ملازم پٹی کر کے کب کا جا چکا تھا اور وہ باہر کھڑا اس کے بے بسی پر افسوس کرتا وہی سے چلا گیا۔

****

یار یہ کراچی کے حالات کتنے خراب ہو رہے ہیں۔روز بروز کچھ نہ کچھ ہو رہا ہے یہاں تو۔صلہ نے گود میں افرہ کو اٹھاتے ہوئے کہا

ہاں نہ یار۔بہت ظالم لوگ ہیں۔بے چارے مظلموں کو اپنا نشانہ بنا رہے ہیں۔علینہ نے سیب کا ٹکڑا منہ میں رکھتے ہوئے کہا

لیکن ہم کر بھی کیا سکتے ہیں؟صلہ نے افسوس سے کہتے ہوئے کہا

ہمم۔ سہی کہہ رہی ہو۔علینہ نے اس کی بات کی تاکید کی

ویسے تمھارا ڈیٹ کب ہے؟ صلہ نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا

پرسوں 23 دسمبر کو۔علینہ نے سرخ گالوں سمیت کہا

اوئے ہوئے۔ لڑکی شرما رہی ہے۔ مینا آؤ دیکھو تو زرا علینہ شرما رہی ہے۔ صلہ نے اسے چھیڑتے ساتھ ہی مینا کو بھی آواز دی جو صلہ کی آواز سن کر آگئی

ہاں نہ بھابھی۔ عالی آج کل بہت شرماتی رہتی ہیں۔ مینا نے بھی تنگ کرنا اپنا فرض سمجھا

اچھاااا؟ صلہ نے مصنوعی حیرت سے پوچھا

ہاں نہ بھابھی اور کیا؟ جب بھائی (شاہ) بے بی گرل کے لیئے کچھ لاتے ہیں تو اس وقت عالی ایسا شرماتی ہیں کہ اففففف۔ شمینہ نے انتہائی ڈرامیٹک انداز میں علینہ کی ٹانگ کھینچی

مینا۔علینہ نے تنبیہی نظروں سے دیکھ کر اسے پکارا

مینا قربان جائے عالی پر۔ بولیئے۔ مینا نے ایک ہاتھ سینے پر رکھ کر تھوڑا سا جھک کر ہنستے ہوئے کہا

سدھر جاؤ۔علینہ نے دھیمی مسکان لیئے کہا

اب آپ کا کرم ہے عالی جان۔ہم کیا کر سکتے ہیں؟ ہاہاہاہاہا۔میناؔ اور صلہ نے بیک وقت ایک ساتھ کہا اور بات کے آخر میں قہقہہ لگایا

تم دونوں کو تو میں۔رکو ایک منٹ۔علینہ نے بیٹھے بیٹھے ان دونوں کو کہا

آہاں۔اب تو آپ کچھ نہیں کر سکتیں۔بیٹھیں آرام کریں اور ہمیں خدمت کا موقع دیں۔بے بے گرل کے آنے کا بعد سارے حساب چکتا کر لینا آپ۔مینا نے آنکھ دبا کر بات مکمل کی اور واپس کیچن کا رخ کیا؛جہاں اس نے رات کا کھانا بھی بنانا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پاگل۔علینہ نے سر جھکا کر دھیمی آواز میں کہا

ویسے عالی؟صلہ نے اسے دیکھتے ہوئے آواز دی

ہاں؟علینہ نے اس کی طرف دیکھا کر کہا

اس دفعہ بھی ہم لوگ تمھیں لیکر جائیں گے ہسپتال۔صلہ نے دوٹوک بات کی

نہیں یار۔اس بار مینا اور طلال بہت کہہ رہے ہیں۔ان کی بات کا مان رکھ لیتے ہیں اس بار۔علینہ نے اس کی بات سن کر مینا کا پلان بتایا

چلو ٹھیک ہے۔ جیسے تمھاری مرضی۔ ہم بے بی کے آنے کے بعد اس سے ملنے آجائیں گے۔ کیسا؟ صلہ نے اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

جیسے تمھاری خوشی۔ علینہ نے اس کے دوسرے ہاتھ کو آہستہ سے دبا کر کہا

تھینکس۔ صلہ نے مُسکرا کر سر اُس کے کندھے پر ٹکاتے ہوئے کہا

کس لیئے؟ علینہ نے اُس کے سر پر اپنا گال رکھتے ہوئے پوچھا

زرلش کو میرے حومی کو دینے کے لیئے۔ صلہ نے اسی طرح جواب دیا

جیسے میری بیٹی ہے ویسے تمھاری بھی اور جہاں تک بات ہے حومی کی تو میری بھی یہی خواہش تھی کہ میری بیٹی تمھاری بہو بن سکے۔ ایک بوجھ کم ہوا ہے میرے کندھوں سے کہ کل کو میں نہ بھی رہوں تو میری زر (زرلش) محفوظ ہاتھوں میں ہو گی میرے بعد۔ علینہ نے جتنے آرام سے یہ بات کی تھی؛ اتنے ہی جھٹکے سے صلہ نے اُس کے کندھے سے سر اٹھایا تھا

کیا کہا تم نے؟ صلہ نے کڑے تیور لیئے پوچھا

وہی جو تم نے سنا۔ علینہ نے اب بھی آرام سے جواب دیا

مر جاؤ تم۔ بات نہیں کرنا مجھ سے اب کبھی دوبارہ۔ جا رہی ہوں میں۔ صلہ نے کہہ کر حومی اور افرہ کو بھی چلنے کا اشارہ کیا اور وہاں سے کچھ بھی کہے بغیر واک آؤٹ کر گئی

پیچھے علینہ نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور صوفے کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ وہ جانتی تھی اس کا غصہ وقتی ہے جب غصہ اُتر جائے گا تو خود ہی چلی آئیگی۔

عالی؟ بھابھی چلی گئیں؟ بچے بھی چلے گئے؟ مینا نے کھانا سرو کرتے ہوئے پوچھا

ہاں چلے گئے۔ علینہ نے صوفے سے اُٹھتے ہوئے کہا

ناراض ہو گئیں کیا وہ؟ مینا نے اس کا ہاتھ تھام کر پوچھا اور اُسے ڈائینگ تک لے جانے لگی

ہاں پاگل ہے۔ چھوٹی سی بات پر ناراض ہو گئی۔ خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔ چلو تم کھانا نکالو۔ طلال اور شاہ دونوں آج لیٹ آئینگے۔ علینہ نے جلدی سے بات ختم کی اور پہلے اس کے اور پھر اپنے پلیٹ میں کھانا نکال کر کھانے لگی

اس طرح باتیں کرتے وہ دونوں کھانا کھا کر نیچے ہی ایک روم میں چلی گئیں کیونکہ علینہ کو سیڑھیاں چڑھنا منع تھا جبکہ مینا اس کے ان دنوں میں ہر وقت پاس پاس رہتی تھی۔

****

قسمت کے کھیل بھی انوکھے ہیں۔دعا کی قبولیت کی گھڑی بھی نہیں معلوم ہوتی۔مذاق میں کی گئی بات یا پھر ناراضگی سے کہی گئی بات اکثر اوقات حقیقت کا روپ دھار لیتی ہیں اور ہم سوچتے رہ جاتے ہیں کہ ہم نے تو صرف مذاق کیا تھا؟لیکن تب تک وقت گزر چکا ہوتا ہے۔ہاتھ کچھ نہیں آتا بلکہ وہ وقت بھی ریت کی مانند پھسل جاتا ہے۔ہم صرف ملام ہی کر سکتے ہیں؛کاش ! ہم نے یہ بات اس وقت نہ کہی ہوتی۔کاش ہم وہ وقت واپس لا سکتے ! لیکن تب ہاتھ کچھ نہیں آتا سوائے افسوس کے۔

****

کیا تم جانتے ہو؟ تمھارے سائیں کو کس نے زخمی کیا ہے؟اندھیرے میں ایک نسوانی آواز گونجی البتہ ایک سایہ نظر آرہا تھا باقی کچھ نہیں

نہیں جی۔میں نہیں جانتا۔سامنے والے نے مؤدب ہو کر جواب دیا

لیکن مجھے پتہ ہے کس نے کیا ہے؟اس سایے نے جواب دیا

کس نے کی ہے یہ حرکت؟مٹھایاں بھینچ کر پوچھا گیا

یہ تو تم بتاؤنہ غلام بخش؟تم ہی تو اس کے لیئے لڑکیاں لاتے ہو اور اس کی ہر رات رنگین کرنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑتے۔وہ جو کوئی بھی تھی ہتاک تاک کر پتے پھینک رہی تھی

آپ کون ہیں؟غلام بخش نے ماتھے پر آئے پسینہ صاف کرتے ہوئے پوچھا

ہاہاہاہا۔میں جو بھی ہوں،یہ تمھارا مسئلہ نہیں ہے لیکن یہ بتاؤ اپنے مالک کے لیئے کیا کر سکتے ہو؟اس نے شروع میں ہنستے ہوئے اور آخر میں سرد آواز میں پوچھا

سائیں کے لیئے جان دے بھی سکتا ہوں اور جان لے بھی سکتا ہوں۔ایک عزم اور یقین کے ساتھ کہا گیا

اچھا لیکن فلحال تمھیں اپنی جان دینے کی ضرورت نہیں ہے؛تمھیں فلحال کسی کی جان لینی ہے۔سرد لہجے میں کہا گیا

کسی کی؟غلام بخش نے متجسس ہو کر سوال کیا

علینہ کی؛اپنی سائیں ساحل کی محبوبہ کی جان لینی ہے تم نے۔غصے سے حکم صادر کیا گیا

اور اگر میں ایسا نہ کروں تو؟غلام بخش نے اندھیرے میں سائے کو دیکھتے ہوئے پوچھا

تو پھر اپنی بیٹیوں کو خود ہی کوٹھے پر بٹھا دینا۔نہایت سفاکی سے جواب دیا گیا

ج۔۔۔جی۔غلام بخش کی آنکھیں اس کا ھوان سن کر حیرت سے پھیل گئیں اور

ہکلاتے ہوئے پوچھا

بلکل۔اب کی بار آرام سے جواب دیا گیا

مجھے کیا کرنا ہوگا؟غلام بخش نے پھر سے پوچھا

پرسوں وہ ہسپتال جائے گی؛راستے میں ہی اس کی گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہو جائے گا اور وہ اور

اس کا ہونے والا بچہ دونوں اللہ کو پیارے ہو جائیں گے۔سمجھ رہے ہو نہ؟سامنے والے

نے اپنا پلان بتاتے ہوئے آخر میں اس سے پوچھا

جی سمجھ گیا۔غلام بخش نے سر ہلاتے ہوئے بات کا جواب دیا

اور اگر کام نہ ہوا تو یاد ہے نہ انجام کیا ہوگا؟جاتے ہوئے اس نے سائے نے پلٹ کر یاد

کروانا ضروری سمجھا

جی یاد ہے۔اس نے چہرے پر ہاتھ پھیر کر جواب دیا

ہممم۔یہ کہہ کر وہ سایہ بھی رفتہ رفتہ دور ہوتا اندھیرے میں ہی غائب ہو گیا تو پیچھے غلام

بخش بھی کندھے اچکاتے اپنے نئے دیئے گئے حکم کی تعمیل کرنے وہی سے چلا گیا۔

اس نے یہ جاننا ضروری ہی نہیں سمجھا کہ اسے حکم دینے والا کون ہے؟ بس اپنے سائیں کی خاطر وہ کچھ بھی کر سکتا تھا اور کروا بھی سکتا تھا۔ اس لیئے اب بھی بنا کچھ سوچے سمجھے حکم مان گیا؛ یہ جانے بنا کہ اگر یہی وقت دوبارہ آ گیا یعنی مکافاتِ عمل تو کیا ہو گا؟

****

۲۳ دسمبر؛

آہہہ!!! علینہ نے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے زور سے چیخ ماری

مینا؟ آہہہ۔۔۔ علینہ نے چیختے ہوئے جلدی سے شمینہ کو بھی آواز دی

ہاں بھابھی؟ اوہ۔۔۔ مینا نے جواب دیتے ساتھ ہی اس کے ہاتھ تھامے اور انھیں ملنے لگی

بھابھی حوصلہ رکھیں۔ میں ابھی طلال کو کہہ دیتی ہوں۔ ہم جا رہے ہیں ہسپتال۔ طلال طلال جلدی آئیں۔ علینہ کو دلاسہ دینے کے ساتھ ساتھ وہ طلال کو بھی آوازیں دینے لگی

کیاہوامینا؟ طلال نے اس کی آوازیں سنی تو جلدی سے روم میں آگیااور اس سے پوچھنے لگا

آپ گاڑی نکالیں؛بھابھی کو ہسپتال لیکر جانا ہے۔ جلدی کریں۔انھیں بہت پین ہو رہا ہے۔مینا بھی رونے لگی تھی

اچھاتم رومت؛بھابھی کو سنبھالو؛میں گاڑی نکالتا ہوں؛تم انھیں باہر لیکر آؤ۔طلال نے کہتے ساتھ ہی باہر کی جانب دوڑ لگائی اور جلدی سے گاڑی نکالی

آئیں بھابھی۔آرام سے۔بس بس ہم جانے والے ہیں ہسپتال۔آپ حوصلہ رکھیں پلیز۔مینا اس کے ساتھ ہی رو رہی تھی لیکن پھر بھی اسے دلاسہ دے رہی تھی

آہہہ۔علینہ نے اٹھا ہی نہیں جارہا تھا

ایسا۔۔۔لگ۔۔۔رہا ہے مینا۔میری جان۔۔۔۔۔لے لی گی یہ۔۔۔۔آاہہہہ۔علینہ نھ بہ مشکل اٹھتے ہوئے؛درد سے دہرے ہوئے وجود سمیت کہا

بھابھی کچھ نہیں ہوگا۔آپ پلیز ایسی باتیں نہ کریں۔شمینہ اس کا ہاتھ پکڑ کر احتیاط سے باہر لاتی؛گاڑی میں بٹھا کر اس کا بیگ رکھتی؛خود بھی اس کے ساتھ پیچھے ہی بیٹھ

گئی۔

بہت درد ہو رہا ہے۔علینہ روتے ہوئے کہنے لگی

کچھ نہیں ہو گا بھابھی۔ہم لوگ ہیں نہ۔طلال نے مرمریں اسے دیکھ کر جواب دیا جبکہ شہمینہ بار بار اس کے ہاتھوں کو مسل رہی تھی۔

****

انھیں کیا پتا تھا کہ قسمت آگے کیا کھیل کھیلنے والی ہے؟کون سے ستم ڈھانے والی ہے؟ کیا کیا لٹنے والا ہے؟کس کا کتنا نقصان اور کتنا نفع ہونے والا ہے؟جو سوچا ہے؛جو کرنا ہے؛کیا وہ سب ہو سکے گا؟کیا زندگی پہلے جیسی گزرے گی؟کیا طوفان کے تھمنے کے بعد کی زندگی پر کوئی اثر چھوڑے گی؟اور اگر کوئی اثر چھوڑتا ہے تو وہ کتنا گہرا ہو گا؟

****

عالی؟مینا؟عاص؟کہاں ہو سب؟صلہ ان کے گھر آتے باری باری سب کو آوازیں دیتی کچن کی جانب بڑھ گئیں

مینا؟وہ کچن میں قدم رکھتی شہمینہ کو پھر سے آواز دینے لگی لیکن وہاں کوئی ہوتا تو جواب

دیتانہ۔

وہ بی بی جی۔۔وہ لوگ علینہ بی بی کو ہسپتال لیکر گئے ہیں۔چوکیدار نے اس کے باہر آتے ہی بتایا

اوہ۔ہاں آج تو۔شکریہ بتانے کا۔میں بھی نکلتی ہوں۔آپ دعا کیجیئے گا سب خیریت سے ہو۔آمین۔آجاؤ حومی۔عاص اور افرہ کو بھی لیکر آؤ۔اس نے باہر کی جانب تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے ان تینوں کو آواز دی تو وہ تینوں بھی ماں کی آواز سن کر باہر آ گئے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یااللہ! سب خیر ہو۔آمین۔ناجانے کیوں آج اتنی گھبراہٹ ہو رہی ہے مجھے؟ یااللہ خیر کرنا پاک پروردگار۔وہ سر سٹیرنگ پر ٹکا کر اپنے رب سے مخاطب تھی

مما چلیں۔سات سالہ حومی نے کہا

ہاں چلتے ہیں۔اس نے آنسو پونچھتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی اور ہسپتال کے راستے پر ڈال دی۔

****

ابھی وہ لوگ جا رہے تھے کہ ایک گاڑی نے اوور ٹیک کیا۔ طلال نے جلدی سے گاڑی سنھبالی اور سائیڈ سے گزرنے لگا

ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ ٹرک ان کے دائیں جانب سے اچانک نمودار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کی گاڑی کو ٹھوکر مارتا تیزی سے گزرتا چلا گیا۔

گاڑی کو جھٹکا اتنی شدت سے لگا تھا کہ وہ قلا بازیاں کھاتی؛ الٹی ہو کر گول گول گھومتی سامنے لگے بجلی کے کھمبے سے ٹکرا گئی اور ایک زوردار دھماکے جیسی آواز کے بعد وہاں ہر طرف خاموشی چھا گئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے یہ گاڑی دیکھو۔

توبہ توبہ۔

آؤ دیکھتے ہیں۔

اس میں تو خواتین بھی ہیں۔

آؤ بھائی صاب۔ انھیں باہر نکالتے ہیں۔

ارے بھائی کوئی انھیں ہسپتال لے جاؤ۔ یہ ایک تو ماں بننے والی ہے۔ جلدی کرو بھائی۔

ایک نسوانی آواز اس بھیڑ میں گونجی۔

مختلف آوازیں اس وقت علینہ کے کانوں میں پڑ رہی تھی۔ایک آخری بار اس نے سامنے اپنی بہنوں جیسی دیورانی اور بھائیوں جیسے دیور کو دیکھا تھا؛ جہاں طلال تو گاڑی سے آدھا باہر تھا اور سر پر شدید چوٹ لگی تھی جبکہ شمینہ کے پیٹ میں شیشہ کھب گیا تھا؛ باقی جسم پر بھی شدید چوٹیں آئیں تھیں اسے اور اس کے سائیڈ کا دروازہ کھلنے کی وجہ سے وہ گاڑی سے باہر زمین پر پڑی تھی۔اس کے بعد علینہ بھی ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana...

****

ہسپتال میں ایمرجنسی میں ان تینوں کو لایا گیا۔ڈاکٹروں نے علینہ کی حالت دیکھ کر جلدی سے اس کی ٹریٹمنٹ شروع کر دی جبکہ طلال اور شمینہ کو بھی آئی۔سی۔یو منتقل کر دیا گیا جبکہ علینہ کے پرس میں موجود ڈائیری سے انھوں نے سکندر کے آفس کال کر دی اور انھیں جلدی پہنچنے کا کہا۔

سکندر کو تو پہلے یقین نہیں آیا لیکن بعد میں ایک دم اٹھ کر حامد کو ساتھ لیکر ہسپتال کی جانب بڑھ گیا

وہ لب بھینچے تیزی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔دل میں بار بار یہی خیال آرہا تھا کہ اگر اس کی زندگی؛اس سے دور چلی گئی! اس کا ہونے والا بچہ ؟وہ کیا کرے گا؟

وہ شدت سے یہی دعا مانگ رہا تھا کہ کاش جو اس نے سنا ہے وہ سچ نہ ہو۔ لیکن ہر بار مانگی گئی دعائیں قبول نہیں ہوا کرتیں۔

****

اس وقت سکندر اور حامد کے پہنچتے ساتھ ہی صلہ بھی ان کے ساتھ پارکنگ میں مل گئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے تم لوگ بھی پہنچ گئے؟صلہ نے شرارت سے کہا

تم جاؤ اندر سکندر شاباش۔حامد نے سکندر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اندر جانے کا کہا

وہ بھی سپاٹ چہرہ لیئے؛تقریبا بھاگنے کے انداز میں اندر کی جانب بھاگا

تم نے اسے کیوں بھیج دیا؟مجھے تو۔۔

کیونکہ ہماری عالی کا ایکسیڈنٹ ہو چکا تھا۔حامد نے گلے میں ابھرتے گلٹ سمیت اس کی

بات کاٹ کر کہا

کیا!!!!!؟؟صلہ کے ہاتھ سے اس کا پرس گر گیا

نہیں نہیں۔ایسا نہیں ہو سکتا۔عالی بلکل ٹھیک ہو جائے گی۔عاہیہ بیپیسی۔صلہ نے وہی کھڑے کھڑے چیخنا شروع کر دیا اور وہی گرنے والے انداز میں زمین پر بیٹھ کر زور زور سے رونے لگی

صلہ سنبھالو خود کو۔اٹھو۔ہمیں سکندر کو بھی سنبھالنا ہے۔اس نے صلہ کو بازووں سے تھام کر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ سے بچوں کو پکڑ کر اندر کی جانب بڑھ گیا جہاں دوسری قیامت ان کی منتظر تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

کام کا کیا بنا؟وہی نسوانی آواز گونجی

ہو گیا آپ کا کام۔غلام بخش نے مؤدب ہو کر جواب دیا

آہاں۔یہ لو تمھارے کام کے پیسے اور جی لو اپنی زندگی۔اس کے پیسوں سے بھرا لفافہ اس کے سامنے پھینکتے ہوئے کہا

اتنی رقم؟ غلام بخش نے رقم دیکھ کر پوچھا

میری طرف سے اپنی بیٹی کے لیئے کچھ لے لینا ان سے۔ تحفہ سمجھ کر رکھ لینا۔ اس نے کہہ کر اپنا رخ موڑا اور وہی سے بنا کوئی جواب سنے نکلتی چلی گئی۔

واہ جی۔ اتنی رقم۔ اب تو میں ان سے اپنی بیٹی کی ہر خوشی پوری کر سکوں گا۔ اس نے رقم واپس لفافے میں ڈال کر کہا اور وہ بھی خوشی خوشی وہی سے چلا گیا۔ یہ جانے بنا کہ آگے چل کر اس نے یہی رقم سود سمیت لوٹانی ہے۔ کب؟ کیسے؟ یہ تو آنے والے وقت نے طے کرنا تھا۔

****

طلال؛ شمینہ اور علینہ کے ساتھ کون ہیں؟ ڈاکٹر نے باہر آکر پوچھا

مم۔۔۔ میں ہوں۔ کیسے ہیں وہ؟ سکندر نے ہکلاتے ہوئے پوچھا جبکہ صلہ اور حامد بھی اس کی جانب بڑھ گئے اور ڈاکٹر کی جانب متوجہ ہو گئے

آئی سوری شاہ صاحب لیکن آپ کے بھائی بھابھی تو موقع ہر ہی دم توڑ گئے تھے

جبکہ۔۔۔

علینہ کیسی ہے؟ سکندر نے اس کی بات کاٹ کر چیخا

انھیں بہت چوٹیں آئی ہیں اور انٹرنل بلیڈنگ کی وجہ سے ہمیں ان کا آپریشن کرنا پڑ گیا ہے۔ڈاکٹر نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

اور ہمارا بب۔۔۔بچہ؟ سکندر کو اپنی آواز کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی

مبارک ہو آپ کی بیٹی ہوئی ہے۔آپریشن تھیٹر سے دوسری ڈاکٹر اور ایک نرس کے گود میں موجود ایک بچی اس کے حوالے کرتے ہوئے کہا

سکندر نے بے تابہ اس کے چہرے کے ہر نقش کو چوما اور پھر اس کے سر کے ساتھ اپنا ماتھا ٹکا کر رونے لگا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈاکٹر کیا ہم علینہ سے مل سکتے ہیں؟ صلہ نے روتے ہوئے پوچھا

جی مل سکتے ہیں۔ڈاکٹر نے انھیں اجازت دی تو سکندر فوراً اندر کی جانب بڑھ گیا جبکہ صلہ اب بھی باہر کھڑی تھی اور حامد اور بچے بھی اس کے ساتھ ہی تھے۔

علینہ کے بچنے کے کوئی چانسز ہیں؟ حامد کے جس دل سے یہ بات کہی تھی؛ یہ وہی جانتا تھا اور اس کا اللہ۔

ان کے پاس بھی زیادہ وقت نہیں ہے۔ایکسکیوز می۔ڈاکٹر یہ کہہ کر آگے بڑھ گیا جبکہ صلہ اور حامد دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے وہی رونے لگے جبکہ حماد بھی ان کے گرد اپنے چھوٹے ہاتھوں کا گھیرا بنا کر رونے لگا جبکہ افرہ ان تینوں کو دیکھ کر رونے لگی تو صلہ نے جلدی سے اسے گود میں اٹھایا اور وہ بھی اندر کی جانب بڑھ گئی۔

****

اندر آکر سکندر نے علینہ کی جانب قدم بڑھائے اور بچی اس کے ساتھ ہی لٹا دی اور جھک کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اپنا ماتھا اس کے ماتھے سے ٹکا دیا اور رونے لگا جہاں اس کے آنسو علینہ کا چہرہ بھگو رہے تھے۔

اس وقت علینہ کا پورا وجود مختلف نالیوں میں جکڑا تھا۔اس کے سر پر سفید پٹیاں کی گئی تھی جبکہ ایک ہاتھ پر بھی پٹی باندھی گئی تھی۔

آہٹ کی آواز سن کر علینہ نے مندی مندی آنکھیں کھول دیں اور ارد گرد دیکھنے لگی۔

می۔۔۔مینا؟ طط۔۔۔۔طلال؟ علینہ نے بہ مشکل پوچھا

سکندر نے نفی میں سر ہلایا اور رونے لگا جبکہ علینہ بھی رونے لگی تھی

ہ۔۔۔ہم۔۔۔ہما۔۔۔ہماری ب۔۔۔بب۔۔۔بیٹی؟علینہ نے یکدم پوچھا

یہ ہے ہماری زرلش۔سکندر کے جواب دینے سے پہلے ہی صلہ آنسو صاف کرتی جلدی سے زرلش کو گود میں اٹھائے اس کی جانب لپکی

ع۔۔۔عاص۔۔؟الفاظ ٹوٹ پھوٹ کر اس کی زبان سے ادا ہو رہے تھے

مما جانی۔میں یہاں ہوں۔اصحاذ نے جلدی سے علینہ کا ہاتھ تھاما

علینہ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو سکندر اس کی بات سمجھتا اصحاذ اور حماد دونوں کو ان کے قریب کر کے کھڑا ہو گیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عاص؟آپ۔۔۔مم۔۔۔مما سے۔۔ای۔۔۔ایک۔۔۔پرومس کرو۔۔۔کہ۔۔۔ آپ۔۔۔اپنی۔۔ڈول کا بہت۔۔۔بہت خیال۔۔۔رکھو گے اور۔۔۔حومی بیٹا آپ بھی۔علینہ نے اپنا دوسرا ہاتھ ان دونوں کے آگے پھیلایا

وی پرامس یو مما جانی۔دونوں بچوں نے بیک وقت ایک آواز میں کہا اور اپنے چھوٹے ہاتھ اس کی ہتھیلی پر رکھ دیئے

سکندر،صلہ،حامد،حامد،افرہ،اصحاذ اور ان کی نو مولود بیٹی زرلش سب تھے جو نہیں تھا

تو وہ ان کی چچا، چچی یعنی طلال اور شمینہ۔

علینہ نے نظریں گھما کر دیکھا تو زرلش اب سکندر کی گود میں تھی اور وہ کبھی اس کے ہاتھ چوم رہا تھا تو کبھی ماتھا۔

سکندر نے علینہ کی طرف دیکھا تو اس کی جانب بڑھا اور نرمی سے ہونٹ اس کے ماتھے پر رکھ دیئے اور اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا

اس خوبصورت تحفے کا شکریہ۔

علینہ جواباً مسکرائی اور ان سب کی طرف دیکھنے لگی؛ مطمئن سی مسکراہٹ اس کے چہرے پر بکھر گئی لیکن شاید یہ سب صرف کچھ لمحوں کے لیئے تھا؛ اچانک ہی اس کے سینے میں درد ایک لہر اٹھی اور دیکھتے ہی دیکھتے علینہ نے ایک آخری ہچکی لی اور سب کو چھوڑ کر سفرِ آخرت پر روانہ ہو گئی۔

****

صلہ کو تعجب ہوا کہ علینہ مسلسل ان کی طرف دیکھ رہی ہے۔ وہ علینہ کی طرف بڑھی اور اس نے آہستہ سے اس کا کندھا ہلایا اور اسے بلایا

عالی؟صلہ نے جھک کر اسے بلایا؛اس کی آواز سن کر سکندر اور حامد بھی ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

عالی؟علینہ؟علینہ اٹھو۔علینہ۔سکندر دیوانہ وار اس کی جانب لپکا اور زور سے اس کا کندھا ہلایا تو علینہ کا ہاتھ بیڈ سے نیچے گرا اور یہی سب کو حیرت کا جھٹکا لگا

عاہیییییمییی۔۔علیناااااا۔۔۔ مماااااا۔۔۔۔۔بیک وقت کمرہ مختلف چیخوں سے گونج اٹھا

سب سے پہلے حامد باہر کی جانب بھاگا اور تیزی سے ڈاکٹر کو بلا کر لایا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈاکٹر نے علینہ کی نبض چیک کی تو پتہ چلا کہ وہ کب کی ان کو چھوڑ کر جا چکی ہے۔

سوری؛ شی از نو مور۔ڈاکٹر نے سٹھیتو سکوپ گلے سے اتار کر ہاتھ میں پکڑا اور علینہ کی کھولی آنکھوں کو بند کر کے انھیں کہہ کر وہاں سے باہر چلا گیا

نہیں علینہ۔تم ہمیں چھوڑ کر نہیں جا سکتی! تمھیں ہمارے بچوں کی قسم ہے اٹھ جاؤ۔ علینہ اٹھ جاؤ۔سکندر نے زرلش بے بی کٹ میں ڈال دی تھی؛اور اب علینہ کے سرہانے کھڑے ہو کر چیخ چیخ کر اسے اٹھا رہا تھا لیکن وہ تھی کہ سکون سے سو رہی تھی؛

ابدی نیند سے بھلا کوئی جاگا ہے آج تک؟

اس کے چہرے پر وہی مسکراہٹ برقرار تھی؛ جو ہمیشہ سے ہتقتی تھی؛ یعنی وہ خوش تھی اور مطمئن بھی کہ جانے سے پہلے ان سب سے کیا گیا اپنا وعدہ ایفاء کر کے چلی گئی۔

سکندر پلیز۔۔۔صلہ نے روتے ہوئے اس کی ہاتھ علینہ سے ہٹائے

نہیں صلہ۔علینہ ہمیں چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔اس سے کہو کہ میں بھی مر جاؤنگا اس کے بغیر۔سکندر نے مڑ کر اسے کہا اور پھر سے علینہ کے چہرے پر جا بجا بوسی دینے لگا

سکندر پلیز۔۔۔سنبھالو خود کو۔حامد نے اس کے کندھے پکڑے اور اسے گلے سے لگاتے ہوئے کہنے لگا

بابا؟ مما تو سو رہی ہیں نہ؟ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ اصحاذ نے سکندر کے ہاتھ پکڑ کر معصومانہ پوچھا

سکندر نے جھٹ سے اسے گلے لگایا اور مزید رونے لگا؛ اتنا کی اس کی ہچکی بندھ گئی تو صلہ نے آگے بڑھ کر اصحاذ کو تھاما اور اس سے الگ کیا

سکندر۔۔۔ہمیں مینا اور طلال کی۔۔۔ڈیڈ۔۔۔ڈیڈ باڈیز بھی لینی ہیں۔حامد نے

لڑکھڑاتے لہجے پر قابو پاتے ہوئے سکندر سے کہا تو اس کی بات سن کر سکندر نے خالی خالی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا البتہ اس کے ہونٹ خاموش ہو چکے تھے۔

****

سب کیسے ہوا؟ لاشیں گھر لائیں گئیں اور دفنادی گئیں۔ بارش خوب رج کر برس رہی تھی جیسے سکندر کے گھر پر ٹوٹی ہوئی قیامت پر آسمان بھی افسردہ تھا اور اس کے برسنے پر اس کے غم میں برابر کا شریک تھا۔

سکندر کو کچھ پتا نہ چلا؛ علینہ کو لحد میں اتارتے ہوئے اور پھر مٹی کے حوالے کرتے ہوئے وہ دھاڑے مار مار کر رویا تھا۔ وہ اتنا رویا تھا کہ اسے نروس بریک ڈاؤن ہوا تو ڈاکٹر نے اسے نیند کی دوا دی تاکہ اس کا ذہن سکون حاصل کر سکے۔

****

بابا؟ علینہ کا آج رسم قل تھا؛ سکندر نے علینہ کی تصویر اٹھائی تھی اور اس پر ہونٹ رکھے ہی تھے کہ اصحاذان کے روم میں آیا اور اسے آواز دی

جی بابا کی جان۔ سکندر نے ایک بازو وا کرتے ہوئے روندھے ہوئے لہجے میں جواب دیا

مماالله میاں کے پاس گئی ہیں نہ؟ وہ اب کبھی واپس نہیں آئینگی نہ؟ اصحاذ نے معصوم سے انداز میں سوال کیا

ہاں میرے بچے۔ آپ کی مماالله میاں کے پاس ہیں اور اب وہ کبھی واپس نہیں آئینگی۔ سکندر نے اسے خود میں بھینچ کر روتے ہوئے کہا

لیکن الله میاں سے میں کہوں گا کہ وہ مجھے بھی مما کے پاس لے جائیں۔ مجھے مما کے بغیر نیند نہیں آتی۔ اصحاذ نے روتے ہوئے کہا

اصحاذ؟ ایسی فضول باتیں نہ کریں۔ آپ کو یاد ہے نہ مما نے جاتے ہوئے آپ سے ایک پرامس لیا تھا؟ سکندر نے اب نرمی سے اس کے بال سہلاتے ہوئے اور خود پر قابو پاتے ہوئے کہا

جی بابا جانی یاد ہے۔ اصحاذ نے روتے ہوئے کہا

****

جبکہ دوسری طرف کوئی دبے پاؤں کمرے میں آیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اچانک ہی اس کی نظر بے بی کاٹ پر پڑی تو اس کی آنکھیں چمک گئیں اور سایہ جلدی سے اس

کاٹ کی جانب بڑھا اور اس میں موجود سوئی ہوئی بچی کو دیکھنے لگا

ماشاءاللہ۔بے ساختہ اس سایے کے منہ سے نکلا اور پھر جلدی سے ہوش میں آتے اسے کمبل میں لپیٹ کر جیسے آیا تھا؛ویسے ہی واپس چلا گیا بنا کوئی ثبوت چھوڑے؛بنا کوئی آواز پیدا کیئے،بنا کسی کو کچھ بھی محسوس کیئے۔

اپنا کام کر کے تو وہ واپس چلا گیا تھا لیکن پیچھے ایک اور قیامت چھوڑ کر؛ایک نیا طوفان لا کر۔جبکہ وہی سایہ اسے ایک گھر کے آگے چھوڑ کر چلا گیا۔

****

کسی بچے کی رونے کی آواز سن کر وہ باہر نکلی۔آواز کا پیچھا کرتے کرتے وہ باہر مین گیٹ کی طرف آئی۔ویسے بھی وہ ایک فلیٹ تھا؛جہاں باہر کا دروازہ نزدیک ہی تھا۔اس لیئے وہ جلدی ہی باہر کی جانب بڑھی اور دروازہ کھول دیا۔

ادھر ادھر دیکھنے پر اسے کچھ نہ ملا تو غیر ارادی طور پر اس کی نظر نیچے زمین پر پڑی تو دیکھا کہ چھوٹی سفید سی بچی،سفید ہی کمبل میں لپٹی رو رہی تھی۔

اس کا اپنا وجود بھی کافی بھرا تھا یعنی وہ خود بھی ماں بننے والی تھی۔ایسے میں اس کے جھکنا

مشکل تھا لیکن پھر بھی ہمت کر کے اس نے اس بچی کو گود میں اٹھایا اور گھر کے اندر لے گئی۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ بچی کون ہے؟ کس کی ہے؟ لیکن وہ اس سے کچھ ہی دنوں میں مانوس ہو گئی تھی۔ اصل بات تو تب اسے پتہ چلی جب ایک دن اسے پتا چلا کہ سکندر کی بیوی یعنی کی موت ہو چکی ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس کی نومولود بیٹی بھی غائب ہے۔

****

بابا میں زر کو دیکھ لوں؟ اصحاذ نے معصومیت سے کہا

جی بیٹا۔ سکندر نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا

بابا۔ آپ سیڈ نہ ہوں۔ مما ہمیں وہاں سے دیکھ رہی ہیں۔ وہ خفا ہو نگی اگر ہم روئیں گے۔ اصحاذ نے اپنے طور پر بہت ہی معصوم انداز میں بہت بڑی بات کہہ دی

اس کی بات سن کر سکندر نے پھر سے اسے خود میں بھینچا اور اس کے سر پر بوسہ دیا

سکندر؟ حامد نے کمرے میں آ کر اسے بلایا

ہاں؟ اسے دیکھتے ہوئے سکندر نے سوالیہ پوچھا

آجاؤ باہر۔کچھ لوگوں کو تم سے ملنا ہے۔حامد نے اس کے پاس آکر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو سکندر نے جھٹ سے اسے گلے لگایا اور بے تحاشہ رونے لگا جبکہ اصحاذان دونوں کو چھوڑ کر زرلش کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

****

حامد خود بھی رو رہا تھا؛علینہ صرف ان کی دوست نہیں تھی بلکہ بھابھی اور بہن کا کردار بھی اس نے خوب نبھایا تھا۔چاہے ان کی شادی کی سالگرہ ہو؛یا پھر حماد اور افرہ کی پیدائش؛سب میں بڑھ چڑھ کر اس نے صلہ اور حامد کا خیال رکھا تھا۔سکندر نے من چاہی بیوی؛صلہ نے بہنوں جیسی دوست اور حامد نے بہنوں جیسی بھابھی اور دوست کھوئی تھی۔

صلہ کو رہ رہ کر اپنی اور علینہ کی آخری ملاقات یاد آرہی تھی جس میں اس نے علینہ سے لڑائی کی تھی اور اسے کہا تھا کہ وہ مر جائے۔

کچھ دن پہلے؛

جیسے میری بیٹی ہے ویسے تمھاری بھی اور جہاں تک بات ہے حومی کی تو میری بھی یہی

خواہش تھی کہ میری بیٹی تمھاری بہو بن سکے۔ایک بوجھ کم ہوا ہے میرے کندھوں سے کہ کل کو میں نہ بھی رہوں تو میری زر(زرلش) محفوظ ہاتھوں میں ہو گی میرے بعد۔علینہ نے جتنے آرام سے یہ بات کی تھی؛اتنے ہی جھٹکے سے صلہ نے اُس کے کندھے سے سر اٹھایا تھا

کیا کہا تم نے؟صلہ نے کڑے تیور لیئے پوچھا

وہی جو تم نے سنا۔علینہ نے اب بھی آرام سے جواب دیا

مر جاؤ تم۔بات نہیں کرنا مجھ سے اب کبھی دوبارہ۔جا رہی ہوں میں۔صلہ نے کہہ کر حومی اور افرہ کو بھی چلنے کا اشارہ کیا اور وہاں سے کچھ بھی کہے بغیر واک آؤٹ کر گئی۔

حال؛

عاہیہ میبیی۔۔۔کاش مجھے پتا ہوتا تو میں کبھی بھول کر بھی یہ بات نہ کرتی۔صلہ روتے ہوئے خود سے مخاطب تھی

صبر کرو صلہ۔حامد نے پیچھے سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر حوصلہ دیتے ہوئے کہا

مجھے ایسا نہیں کہنا چاہیئے تھا۔کاش۔میں وہ سب نہ کہتی اسے۔اللہ معاف کر دیں۔صلہ

نے روتے ہوئے چیخ کر سجدہ ریز ہوتے ہوئے کہا

چھوٹی مما؟اصحاذ نے پھولتے ہوئے سانسوں سمیت اسے پکارا

کیاہوا بچے؟صلہ نے اس کی آواز سن کر جھٹ سے سر اٹھایااور اسے اپنے قریب کیااور اس سے پوچھنے لگی

چھوٹی مماوہ۔۔۔وہ۔۔۔اصحاذ نے سانس لینے کو روکا2

چھوٹی مماوہ زر نہیں مل رہی۔کیا آپ نے اسے کہیں دیکھا ہے؟اصحاذ نے اس کے سر پر بم پھوڑا؛اس کی بات سن کر حامد پہلے بھاگااور پھر صلہ بھی ننگے پیر باہر کی جانب بڑھی

وہ یہی تو تھی بی۔۔۔صلہ کی آدھی بات منہ میں ہی رہ گئی کیونکہ سامنے ہی بے بی کاٹ خالی تھا

سکندر۔اس نے جھٹ سے سکندر کو آواز دی اور پھر خود ہی باہر کی جانب بڑھ گئی

کیاہوا؟اس طرح کیوں آواز دے رہی ہو؟سکمدر نے تشویش سے پوچھا

وہ وہ۔۔۔زر تمھارے پاس ہے؟صلہ نے امید بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے

پوچھا

نہیں تو۔وہ تو کمرے میں ہے نہ۔ کیا ہوا اسے؟ یہ کہہ کر سکندر اس کمرے کی جانب

بڑھا

وہ اپنے کمرے مین نہیں ہے سکندر۔ صلہ نے روتے ہوئے کہا

کیاااا؟ سکندر نے پلٹ کر حیرانی سے کہا جواب میں صلہ نے روتے ہوئے سر ہلایا

بوا!! کمال کاکا۔ سکندر نے سب کو آوازیں دینا شروع کر دیں

جی۔۔۔جی بڑے صاب۔ دونوں مودبانہ اس کے سامنے کھڑے ہو گئے

زر کہاں ہے؟ سکندر نے کڑے تیور لیئے ان دونوں سے پوچھا

ہائے۔ بڑے صاب یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ بچی کہاں چلی گئی؟ بوا نے روتے ہوئے

پوچھا

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے بوا۔ جتنا پوچھا ہے اتنا جواب دیں تو بہتر ہو گا۔ انگلی

اٹھا کر وارن کرنے والے انداز میں کہا گیا

ہمیں نہیں معلوم بڑے صاب۔ خود کمال کاکا بھی رو رہے تھے؛ایک تو جوان مالکن کی

موت تو دوسری طرف انھی کی چھوٹی سی تین دن کی بیٹی بھی غائب ہو گئی۔

سکندر نے ایک کڑی نگاہ ان دونوں پر ڈالی اور حامد کو اشارہ کرتا باہر کی جانب بڑھ گیا تو پیچھے صلہ سر ہاتھوں مین تھام کر رونے لگی جبکہ اصحاذ؛ حماد اور افرہ وہ تینوں بھی رو رہے تھے جبکہ فائزہ (علینہ کی بہن) دوپہر کو ہی واپس کینیڈا چلی گئی تھی اس لیئے اسے کچھ خبر نہیں تھی۔

****

سکندر نے گھر کا چپہ چپہ چھان مارا لیکن زرلش نے نہیں ملنا تھا سو وہ نہیں ملی۔ سکندر اور حامد نے ہر جگہ اسے تلاش کیا جبکہ پولیس بھی ان کے ساتھ مدد میں پیش پیش رہی لیکن زرلس ایسے غائب تھی کہ نا جانے اسے زمین کھا گئی تھی یا پھر آسمان۔

کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں انھوں نے اسے نہ ڈھونڈا ہو۔ لیکن زرلش نہ نہ ملنے کی قسم کھار کھی تھی شاید اس لیئے انھیں کہیں بھی نہیں ملی۔

سکندر اور حامد روزانہ اسے ڈھونڈنے جاتے لیکن شام کو مایوس ہی لوٹ آتے۔ سکندر ہر نماز میں اپنی بیٹی کی خیریت طلب کرتا اور پھر رو رو کر علینہ سے معافیاں مانگتا کہ وہ

اس کی بیٹی کی حفاظت نہیں کر سکا لیکن قسمت کا لکھا کون بدل سکتا ہے؟

وقت گزرتا چلا گیا۔ان کے زخموں پر مرحم بھی رکھتا چلا گیا لیکن اب بھی ان سب کا دکھ ایک ہی ذات سے منسلک تھا اور تھی علینہ۔علینہ نے ان سے دور جا کر ان سب کے اندر ایک نہ مکمل ہونے والا خلا بھر دیا تھا جو شاید ہی کبھی بھر سکے لیکن انھیں مضبوط بننا تھا، اپنے لیئے نہیں بلکہ اپنے بچوں کے لیئے۔

****

علینہ کے موت کے ایک سال بعد ہی سکندر نے بھی اپنا بزنس پاکستان سے وائینڈ اپ کر کے اصحاذ کو لیکر امریکہ سیٹل ہو گیا جبکہ حامد اور صلہ اپنے بچوں کے ساتھ یہی رہ گئے۔

دوسری طرف جسے وہ بچی ملی تھی اس نے اس بچی کو غور سے دیکھا تو اس کی آنکھوں کا رنگ دیکھ کر اس کا رنگ فق ہوا کیونکہ اس کی آنکھیں ہو بہو علینہ کی طرح تھیں؛ ہیزل گرین۔

اس کے بعد اس نے ہر جگہ سکندر کو ڈھونڈا لیکن اسے ان کا کچھ پتا نہیں چلا اور کچھ اس

کی اپنی طبعیت بھی ٹھیک نہیں رہتی تھی اس لیئے اس نے اس کی حفاظت کا ذمہ اٹھالیا اور اسے اپنی بیٹی کی طرح پالنے لگی۔

خود اس کی اپنی بھی بیٹی ہوئی تھی۔ جس کا نام اس نے ایمن رکھا تھا جبکہ سکندر کی بیٹی کا نام زرلش رکھا۔

وہ دونوں کو ایک جیسا رکھتی تھی۔انھیں کوئی کمی نہیں رہنے دیتی تھی اور ہر نماز میں اللہ سے یہی دعا کرتی تھی کہ وہ علینہ اور سکندر کے اولاد کی اچھے سے حفاظت کر سکے۔

زرلش نے جب پہلا لفظ 'مما' سیکھا تو وہ بہت روئی۔اس نے خود میں بینھچا اور اسے بار بار یہی کہنے کو بولتی رہتی۔

وہ جب جب اپنی توتلی زبان میں مما بولتی؛تو وہ اس کا منہ چوم لیتی تھی۔اس طرح وقت گزرتا چلا گیا؛وہ زرلش اور ایم سکول جانے لگیں۔وہ بھی اپنے شوہر کے دیئے گئے پیسوں سے ان کا خرچہ اٹھاتی اور ان پر دل و جان سے صدقے واری جاتی۔

زرلش نرم خو تھی لیکن علینہ کی طرح ہی جنونی تھی جبکہ ایمن شوخ و چنچل سی تھی جبکہ اس میں ایک ہی خامی تھی وہ تھی اس کی حسن پرست فطرت۔

ان کے آگے کی زندگیوں میں کیا ہونے والا تھا؟ یہ تو آنے والے وقت نے بتانا ہے۔

****

اٹھارہ سال بعد؛ (حال)؛

آج اٹھارہ سال گزر گئے علینہ اور زرلش کو ان کی زندگیوں سے گئے ہوئے لیکن وہ دونوں آج بھی ان سب کے دلوں میں زندہ ہیں۔

صلہ نے آنکھیں کھولیں تو خود کو لاؤنج میں اکیلا پایا۔اس نے ادھر ادھر دیکھا تو گھڑی شام کے چھ بجا رہی تھی۔اس نے اپنا چہرہ صاف کیا کیونکہ رونے سے اس کا چہرہ بھیگ چکا تھا۔وہ اٹھی اور کچن کی طرف بڑھ گئی جہاں اس نے آج علینہ کی پسند کا کھانا خود بنانا تھا۔

آج اٹھارہ سال بعد اصحاذ ایک بزنس ٹائیکون بن چکا ہے؛ جبکہ عینی بھی اس کے ساتھ بزنس کرتی ہے۔سب کی زندگیاں اچھے سے چل رہی ہے لیکن ماں باپ کی کمی دونوں بھی آج بھی محسوس کرتے ہیں۔افرہ کی بھی شادی ہو چکی ہے جبکہ حماد زرلش کی یادوں کو لیکر آج بھی غیر شادی شدہ ہے۔

****

والدین گھر کا ستون ہیں۔دونوں میں سے اگر کوئی ایک بھی نہ ہو تو گھر ویران سا لگتا ہے۔اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہر ایک کے والدین کو لمبی اور خوشیوں والی زندگی سے نوازیں۔آمین۔

****

کسی اور نے بھی ڈائیری میں لکھے گئے اشعار پر ہاتھ پھیرا اور پھر وہی اپنے ہونٹ رکھے اور زارو قطار رونے لگا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تیری خاطر ہم خود کو بدلنے لگے

تیری خاطر ہم خود کو سنوارنے لگے

تیری خاطر ہم خود کو آپ پر قربان کرنے لگے

تیری خاطر ہم سب کچھ چھوڑنے لگے

تیری خاطر ہم خود کو سنبھالنے لگے

بس تیری خاطر،ایک تیری خاطر،فقط تیری خاطر!!!

(از قلم علینہ فرید)

****

ختم شد

اس کا نیا سیزن بھی وٹ پیڈ پر موجود ہے۔ جس کا نام ہے 'محبت شرط ہے ایثار کا'

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین